

وَاللَّهُ عَلَى النَّاسِ حَكِيمٌ عَلِيمٌ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلُهُ

مناسک حج (اردو)

زیارات حج

مطابق فتوے

سماحة آية الله العظمى السيد ابراهيم الحلي مد ظله العالی
مجتهد عظم بفتاوى
مسبح

جناب محمّد الاسلام الشیخ منظور حسین النحوی

ناشر

جناب اشرف الحاج عمدة الاخيار کے بی ابراہیم کراچی

عرض مترجم

کسی زبان کا کسی دوسری زبان میں ترجمہ کرنا جہت مشکل کام
لیکن ضرورت کے لئے نظر رکھتے ہوئے میں مناسک حج عربی کے
میں مشغول ہو گیا ہوں، تاکہ اردو دان حضرات مسائل حج کو اچھی طرح
کے عمل پیرا ہوں۔

اب میں اس ترجمہ میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں یہ فیصلہ قارئین
کرام فرمائیں گے۔

وفا ہے کہ اللہ تعالیٰ بحق نذر واکل محمد طہیم السلام بھیجے مرنین مہم
کے سچے اعمال بجالانے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین رب العالمین۔

منتظر حسین الحقانی

اظہارِ تشکر

چونکہ احقر تقریباً بیس سال سے حج بیت اللہ الحرام سے باقاعدہ
ایزدی ہر سال مشرف ہوتا ہے اور مطوف بناب حیدر حسن شیخ کے
ہاں بیٹھ کر مسائل حج کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ موصوف ہمیشہ خواہش
کرتے ہیں کہ مناسک حج اوروں کو سمجھ میں دیاں موجود رہے اور مناسک
کی تقسیم اور تبلیغ میں مساعدت کرتے ہیں۔ خدا جزا اس کے خیر عطا فرمائے

—ۛ—

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ
وَاَفْعَلِ بَرِيَّتِهِ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ عِيَّتِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَ
الَّتَعْتَهُ الدَّائِمَةُ عَلٰى اَهْلِهَا اَجْمَعِيْنَ وَبَعْدُ

اس رسالہ مناسک حج میں اغلب مسائل مبتلی پر کوہ منتظم و مرتب
کیا گیا ہے جو آسانی سے سمجھے جاسکتے ہیں۔ ہم نے مستحبات کو واجبات
سے جدا کر کے لکھا ہے تاکہ مومنین کو کسی قسم کا اشتباہ نہ ہو سکے۔ ہمیں
امید ہے کہ خداوند متعال اس عمل کو ہمارے لئے ذخیرہ آخرت قرار
دے گا۔ آمین رب العالمین۔

وجوب حج

جو شخص حسب ذیل شرائط رکھتا ہو تو اس پر حج بجالانا واجب ہے
اور وجوب حج قرآن اور سنت کے بطور قطعی ثابت ہے۔ حج اگر کان
دین میں سے ہے اور اس کا وجوب ضروریات دین میں سے ہے۔
وجوب حج کا اعتراف کرنے کے بعد اسے ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے بلکہ

اصل فریضہ حج کا انکار موجب کفر ہے۔ خداوند متعال قرآن میں فرماتا ہے۔ **وَاللّٰهُ عَلَى النَّاسِ رَحِيْمٌ اَلْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا** وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ یعنی اللہ تعالیٰ نے مسکین اور سگتہ معطلہ تک جانے کے لئے ممکن اشخاص پر حج واجب قرار دیا ہے اور جس نے اس واجب سے روگردانی کی اور انکار کیا تو اس نے خود اپنا نقصان کیا خداوند کریم تو تمام موجودات سے بے نیاز ہے۔

شیخ یعقوب کلدی علیہ الرحمۃ نے بطریق معتبر امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص بغیر کسی عذر شرعی کے حجۃ الاسلام کی استطاعت کے باوجود حج نہ بجالائے اور مرجا تو گویا یہودی یا نصرانی کی موت مرا ہے۔

مذکورہ بالا آیه کریمہ وحدیث شریف اہمیت حج اور اس کے وجوب کے لئے کافی ہے۔ بلکہ علاوہ ازیں اور کافی روایات اہمیت حج و وجوب حج کے لئے وارد ہوئی ہیں۔ جن کی اس مختصر رسالہ میں گنجائش نہیں ہے۔ لہذا مذکورہ آیه وحدیث پر اکتفا کیا ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ مکلف پر عمر بھر اصل شریعت میں حج بجالانا ایک مرتبہ واجب ہے اس کو حجۃ الاسلام کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱ شریعت مطلق ہونے کے بعد حج کا فرائض بجالانا واجب ہے

یعنی سال استقامت ہی میں بجالائے اور اگر کوئی بطور نافرمانی و عصیان یا کسی مقرر سے اقل سال حج کو ترک کرے تو دوسرے سال بجالائے۔ اسی طرح تمام زندگی میں جب تک بھانہ لائے گا و جب حج باقی رہے گا اور بعید نہیں ہے کہ بغیر مقرر کے تاخیر کرنا گناہ و کبیرہ ہے۔

مسئلہ ۲۔ اگر استقامت حاصل ہو اور حج بجالانا مقدمات اور وسائل متیا کرنے پر موقوف ہو تو فوراً اُن کو حاصل کر کے آمادہ سفر ہونا ضروری ہے اور اگر مسترد قافلے جانے والے ہوں تو مسکن کو اگر اولین ہو تو اولین قافلے کے ساتھ روانہ ہو جائے۔ اور اگر روانہ نہ ہو تو قافلہ صبح وقت پر کمرہ معطلہ پہنچ سکتا ہو تو تاخیر کر سکتا ہے ورنہ اولین قافلہ کے ساتھ جانا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۔ اگر اولین قافلہ کے ساتھ جانے پر ممکن تھا اور نہ جائے اس اعتقاد پر کہ آخر وقت تک پہنچ جاؤں گا لیکن اتفاق سے بعد والے قافلہ کے ساتھ نہ جاسکے یا تاخیر کی وجہ سے حج درک نہ کر سکے تو حج اُپس کے ذمہ واجب و مستقر رہے گا اگرچہ معذور بھی ہو جائے۔

شمار الطہ و حجب حج

شرط اول۔ ہونے سے پس غیر بالغ پر اگرچہ بعد بلوغ نزدیک ہو

حج واجب نہیں ہے۔ چنانچہ اگر کوئی بچہ حج بجالائے اور بطور صحیح بجا لائے تو نہ بد برا خیر حجتہ الاسلام شمار نہ ہوگا۔

مسئلہ ۴۔ اگر نابالغ بچہ بعد از استطاعت حج پر چلے اور میقات سے قبل بالغ ہو جائے تو بلا اشکال اس کا حج حجتہ الاسلام ہوگا۔ لیکن اگر احرام باندھنے کے بعد بالغ ہو تو اب اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ حج مستحبی بجالائے اور نہ ہی بطرف حجتہ الاسلام مدول کر سکتا ہے بلکہ واجب ہے کہ کسی ایک میقات پر جا کر حجتہ الاسلام کا احرام باندھ کر آئے اور ہر آئینہ اگر کسی میقات پر جانے کا امکان نہ ہو تو ایسے شخص کی جائے احرام میں تفصیل ہے جو آگے بیان ہوگی۔ انشاء اللہ

مسئلہ ۵۔ اگر اس عقیدہ سے کہ ابھی بالغ نہیں ہوا حج مستحبی بجالائے اور اداس حج کے بعد روم ہو جائے کہ بالغ تھا تو گزشتہ حج حجتہ الاسلام کے لئے کافی ہوگی۔

مسئلہ ۶۔ بچہ میز کے لئے حج بجالانا مستحب ہے اور ولی شرعی سے اجازت لینا معتبر نہیں ہے۔

مسئلہ ۷۔ مستحب ہے کہ ولی میز بچے یا بچی کو محرم بنا کر حج احرام کے کپڑے اُسے پہنا سکے اور تلبیہ کہنے پر آمادہ کرے اور تلبیہ تلقین کرے اگر تلقین کے قابل ہو ورنہ اس کی جگہ خود تلبیہ پڑھے۔ اور جو چیزیں

محرم پر حرام ہیں اُن سے اجتناب کرنا ہے اور مقامِ حج تک پہنچنے کے
 لباس اتارنے میں تاخیر کرنا جائز ہے۔ اگر اسی راستہ کو اختیار کرے اور
 اعمالِ حج جو کچھ بچہ بجالا سکتا ہے بجالائے اور اگر بچہ انجام نہ دے سکے
 تو ولی بچے کی نیابت بجالائے اور بچے کو طوافِ دوسی اور عرفات و
 مشعر میں دروغ کرے۔ دوسری جہز بچہ خدا انجام دے اور اسی طرح دیگر
 اعمال بھی۔

مسئلہ ۱۰: سفر حج میں عادی فقر سے زیادہ ولی پر لازم ہے نہ
 کہ خود بچہ پر ہاں اگر ولی حج پر جانا چاہے اور بچے کی مخالفت موقوف ہو کہ
 بچے کو ساتھ لے جائے یا سفر حج میں بچے کی مصلحت ہو تو بچے کے مال سے
 اُس کے لئے سفر میں خرچ کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۱۱: بچے کی قربانی کا خرچہ ولی پر ہوگا اور نیز کفار و شکاک
 بھی ولی پر ہوگا۔ ہاں ایسے کفار سے عداً جن کے مرجعیت واجب ہو جائے
 ہیں غاصبانہ نہ بچے پر واجب ہیں اور نہ ولی پر۔

(شرط دوم) عقل ہے نہ اولیٰ نہ پرانگیں چہ الیٰ الٰہی ہو حج واجب نہیں
 ہے۔ ہاں اگر کوئی دیوانہ مریض حج میں ٹھیک ہو جائے اور استطاعت کے
 ساتھ اعمالِ حج بجا لے کر اس کے لئے مکہ ہو تو حج اس پر واجب
 ہوگا۔ ہر چند اوقات دیگر میں دیوانہ رہے۔

مشرطاسم) آزادی ہے جس غلام زرخیز اگرچہ مستطیع اور سولا سے
ماذن ہر پیر بھی حج اُس پر واجب نہیں ہے۔ ہاں مگر سولا کے اذن
سے حج بچا لئے تو حج صحیح ہوگا لیکن حجۃ الاسلام سے کفایت نہیں کریگا
یعنی اگر آزادی کے بعد مستطیع ہو جائے تو دوبارہ حج واجب ہے

مسئلہ ۱۰۔ جو غلام سولا کے اذن سے حج بچا لئے اور سفر
حج میں مروجہ کفارہ کوئی کام کرے تو شکار کا کفارہ سولا پر واجب ہوگا۔
اور دیگر کفارے کا خود عمل ہوگا۔

مسئلہ ۱۱۔ اگر سولا کے اذن سے حج کرنے جائے اور مشعر الحرام
کی طرف چلنے سے قبل آزاد ہو جائے تو اس کا حج حجۃ الاسلام سے کفایت
کرے گا بلکہ ظاہر یہ ہے کہ اگر وقت عرفات میں آزاد ہو جائے تو بھی
حجۃ الاسلام سے کفایت کرے گا۔ ہر چند مشعر الحرام کو دور نہ بھی کر سکے
اس صورت میں استطاعت بوقت آزادی معتبر ہے جس اگر آزادی کے
وقت مستطیع نہ ہو تو اس کا حج حجۃ الاسلام شمار نہیں ہوگا اور اقسام حج
میں کوئی فرق نہیں ہے یعنی حج قربان یا افراد یا تنہا ہر جب کہ اپنے
وظیفہ واقعی کے مطابق انجام دے تو کافی ہے۔

مسئلہ ۱۲۔ اگر غلام مشعر الحرام سے پہلے آزاد ہو جائے تو
حج تنہا میں قربانی غلام پر واجب ہے اور اگر اس کا نہ ہو تو قربانی کے

عوض میں روزے رکھے جیسا کہ بعد میں کہا جائے گا اور اگر مشعر سے قبل آزاد نہ ہو تو مرنے کا اختیار ہے کہ غلام کی قربانی دے۔ یا عوض میں غلام کو روزے رکھنے پر آمادہ کرے۔

(شترط چهارم) استطاعت ہے اور اس میں چند چیزیں محترم ہیں۔
 (۱) وقت وسیع ہو یعنی کم از کم عظمیٰ ہلنے اور اعمال واجب بجالانے کے لئے وقت کافی ہو۔ بنا برائیں اگر مالی دستياب ہونے کے بعد اعمال حج کے لئے وقت کافی نہ ہو یا مشقت فوق العادہ اٹھانا پڑنے تو حج واجب نہیں ہوگا۔ اگر حج واجب ہے مال کو آئندہ سال تک محفوظ رکھے۔ پس اگر استطاعت باقی رہے تو آئندہ سال حج واجب ہوگا ورنہ واجب نہیں (۲) امن و سلامتی یعنی جانے آئے اور وہاں پہنچنے میں جانی و مالی ویرانہ ناممکن کوئی خطر نہ ہو۔ اگر کوئی استطاعت کے بعد وجہ بیماری یا دیگر عذر سے نہ جاسکتا ہو تو حج واجب نہیں ہے۔ ہاں ناشب بنانا برا حج واجب ہے جیسے آگے آئے والا ہے۔

مسئلہ ۱۳: اگر سفر حج کے لئے وود راستے ہوں۔

(۱) خطر سے مامون (۲) غیر مامون تو درجہ حج۔

— ساقط نہیں ہوگا بلکہ ازراہ امن جانا واجب ہے اگر کوئی بھی ہو

مسئلہ ۱۴: اگر اپنے شہر میں مال رکھتا ہو اور حج پر جاتے ہے

وہ مال تلف ہو جائے تو حج واجب نہیں ہے اور اسی طرح اگر سفر کا کوئی چیز مانع ہو جیسے حج پر جانے سے کوئی اہم واجب ترک ہو جائے مثل نجات غریق یا نجات از آتش یا سفر حج کسی فعل حرام پر موقوف ہو جس سے جتنا حج سے اہم ہو تو ان تمام صورتوں میں حج واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۵۔ اگر حج پر جانا مستلزم ہو کہ کوئی اہم واجب ترک ہو جائے یا فعل حرام بجالانے سے حج پر جائے تو اس صورت میں بوجہ ترک واجب یا فعل حرام گنہگار ہو گا لیکن ظاہر یہ ہے کہ حج حجتہ الاسلام سے مجزئی ہو گا جب کہ شرائط دیگر سب موجود ہو اور فرق نہیں ہے کہ حج پہلے سے اُس کے ذمہ مستقر تھا یا اُسی سال متطیع ہوا ہو۔

مسئلہ ۱۶۔ اگر سفر حج میں کوئی دشمن موجود ہو اور اس کا دفع کرنا موقوف ہو مال کثیر پر تو مال کثیر دینا واجب نہیں ہے اور بوجہ حج ساقط ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۷۔ اگر سفر حج سمندر پار کرنے پر موقوف ہو تو وجوب حج ساقط نہیں ہو گا مگر غرق ہونے یا بیماری کا خوف لاحق ہو جائے تو وجوب خوف کوئی حج بجالانے سے قربا دبر اظہر اس کا حج صحیح ہو گا۔

(۳) زاد و راحلہ یعنی سفر خج جو مقدار احتیاج ہو رکھتا ہو یا نقدی موجود ہو جس سے توشہ خریدا جاسکے اور راحلہ یعنی جانے آنے کے لئے سواری

موجودہ قیمت زیادہ راجلہ مطابق شان بہر شخص لازم ہے۔

مسئلہ ۱۸۔ سواری کا ہوتا حاجت کے ساتھ معنی نہیں ہے بلکہ
مطلقاً ضرور ہے اگرچہ احتیاج نہ بھی ہو جیسے پیدل جانے کی قدرت بغیر
مشقت موجود ہو اور اس کی شان و آبرو کے منافی نہ ہو۔

مسئلہ ۱۹۔ میزان و معیار زاد و راجلہ یعنی جو فعلاً موجود ہو لہذا
کسی پر واجب نہیں ہے کہ کا دوبارہ کے ذریعہ زاد و راجلہ حاصل کرے اور
اشتراک و ملحقین و غیر نزدیک کا فرق نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۰۔ جو استطاعت و جربہ ج میں مستہر ہے کہ جہاں ناک
رہتا ہے نہ کہ اصل وطن پس اگر کوئی تجارت یا کسی اور وجہ سے مدینہ منورہ
یا جتہ جائے اور وہاں زاد و راجلہ یا نقدی رکھتا ہو جس سے حج بجالا سکتا
ہو تو اس میں حج بجالانہ واجب ہے اگرچہ وطن میں ہوتا تو مستطیع نہ
ہو سکتا۔

مسئلہ ۲۱۔ اگر کوئی ملک رکھتا ہو اور صحیح قیمت پر بیوک سکتا
ہو اور حج پر جانے کے لئے کم قیمت پر بیوک سکتا ہو جو ضرورتی کا باعث
ہو تو ملک کا بیچنا واجب نہیں ہے بلکہ اگر مخارج گراں ہو چکا ہو
مثلاً گرا یہ سواری سال استطاعت میں گراں ہو بہ نسبت سال قبل
تو اس صورت میں تاخیر جائز نہیں ہے بلکہ اسی سال میں جانا چاہیے۔

مسئلہ ۲۲۔ ج سے واپسی کا خرچہ اُسی وقت معتبر ہے جب کہ ملک واپسی کا قصد رکھتا ہو۔ ہاں اگر کوئی واپس آنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو یا وطن کے علاوہ کسی اور جگہ کا قصد سکونت رکھتا ہو تو اس صورت میں فقط مکہ معظمہ جانے کا خرچہ کافی ہے اور واپسی کا خرچہ ضروری نہیں ہے۔ ہاں جہاں سکونت کا قصد رکھتا ہو وہ جگہ اس کے وطن سے بھی دور تر ہو اور خرچہ بھی زیادہ ہو بہ نسبت وطن کے تو اس صورت میں اس جگہ تک خرچہ رکھنا لازم نہیں ہے بلکہ وطن تک واپسی کا خرچہ درجہ جج کے لئے کافی ہے۔

۴۔ رجوع بہ کفایت یعنی مکلف جب ج سے واپس آئے تو اپنا اور اہل و عیال کا ادارہ کر سکتا ہو اور تگ و سستی میں گرفتار نہ ہو جائے پس اگر کوئی مقدار مبلغ کو سرمایہ قرار دے کہ کسب و غیرہ کر رہا ہو اور اس سرمایہ کو حج پر خرچ کر دے اور واپسی پر محتاج ہو جائے اور دیگر کوئی ذریعہ معاش بھی نہ ہو تو اس صورت میں حج واجب نہیں ہے۔ پس مذکورہ بالا عبادت سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ ضروریات زندگی کی چیزیں حج کے لئے بیجا واجب نہیں ہیں۔ مثل مناسب شان منزلی و برائے زینت پوشاک و اثاث منزل اور کام میں استعمال کی ضروری چیزیں یا کتب جو اہل علم کے لئے لازم ہوں غلامرہو چیزیں زندگی انسان سے وابستہ

ہیں چھپ کے بیچ سے پہاڑ ہر بدلے تو ایسی چیزیں کالاج کسے لئے پھینا
 واجب نہیں ہے۔ ہاں اگر مذکورہ چیزیں حاجت سے زیادہ ہوں تو کالاج
 زیادہ اشیا کا پھینا واجب ہے بلکہ اگر کوئی دین گھر دکھتا ہو وہ فروخت کر کے
 اس کی نصف قیمت پر کوئی گھر خرید لی سکتا ہو جس میں زندگی کر سکے اور
 نصف دیگر مصروف چہ و عیال کے لئے کافی دوائی ہو تو وسیع گھر فروخت
 کر کے کچ پر جانا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۳۔ اگر انسان مال رکھتا ہو اور احتیاج کی وجہ سے اسے
 بیچ کر کچ پر جانا واجب نہ ہو لیکن کچھ عرصہ بعد اس مال سے مستغنی ہو جائے
 اور احتیاج نہ رکھتا ہو تو واجب ہے اسے بیچ کر کچ پر جائے۔ مثلاً عورت
 زلیخہ بڑا سکند زینت رکھتی ہو جو کہ عملی حاجت ہوں اور بعد میں پیری کی وجہ
 سے کسی اور جہت سے مورد حاجت نہ ہوں تو اس صورت میں زلیخہ
 بیچ کر کچ پر جانا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۴۔ اگر انسان ایک گھر رکھتا ہو اور ایک دو عمارت گھر
 و کھیت اس کو رہائش کے لئے بن جائے جس میں آدم سے غذا کافی ہو
 سکتا ہے تو اس صورت میں واجب ہے کہ اپنا گھر بیچ کر کچ پر جائے
 آدھ لاکھ گھر کی قیمت خرچہ سے کم ہو لیکن اور نقدی اس کے
 پاس موجود ہو جس کے ضمیمہ سے خرچہ ج کافی ہو جائے تو بھی کچ پر جانا

ہے نیز یہی حکم کتب علمی و دیگر وسائل زندگی میں جاری ہے۔

مسئلہ ۲۵۔ اگر انسان سفر حج کا پورا خرچہ رکھتا ہو لیکن خدایا

گھر کی احتیاج ہو یا دیگر وسائل زندگی کا محتاج ہو تو اس صورت میں اگر حج پر

جائے تو زندگانی میں ناراحتی و مشقت ہو تو حج واجب نہیں ہے۔ ہاں

اگر حج بجالانا اس کی زندگانی کا سبب ناراحتی نہ بنے تو حج واجب ہے۔

مسئلہ ۲۶۔ اگر انسان کسی سے مال طلب رکھتا ہو اور طلب کی

مدت ختم ہو چکی ہو تو مطالبہ کرنا واجب ہے۔ اگر دینے والا نہ دے تو اسے

ادا کرنے پر مجبور کرنا واجب ہے۔ اگر وہ پھر بھی ادا نہ کرے تو اسے عدالت

میں لے جا کر دوائے دائر کرے اور اسی طرح اگر طلب کی مدت باقی رہتی ہو

لیکن اگر طلب کرے تو وہ ادا کر دے گا تو طلب کرے۔ ہاں اگر دینے والا

سرکش ہو اور جبر کرنا بھی ممکن نہ ہو یا باعث ناراحتی و درد ہو تو طلب

کی مدت ابھی باقی رہتی ہو اور وہ قبل از وقت ادا نہ کرے تو مذکورہ چند

صورتوں میں اگر طلب والا مال بیچ سکتا ہو جس کی قیمت کی کچھ ضمیمہ کے ساتھ

سفر حج کے لئے کافی ہو تو واجب ہے اس کو بیچ کر حج پر جائے جبکہ

ایا کرنے سے اس کو ضرر و مشقت نہ ہو اگر ضرر ہو تو واجب نہیں۔

مسئلہ ۲۷۔ اگر کوئی صاحب صنعت مثل لوطیہ و ترکمان و خیاط

وغیرہ جن کا کب سال بھر کے معارف مانگہ کے لئے کافی ہو۔ اگر ایسے

لوگوں کو سزا دینے سے کوئی نالی مل جائے جو صادر نہیں ہے اور مصارف
عامہ کے لئے کافی ہر وہی صورت میں چا بجا نہ واجب ہے۔

مسئلہ ۳۱۲۔ اگر کوئی وجوہات شرعیہ یعنی غس و زکوٰۃ و صدقہ
وغیرہ سے زندگی بسر کرنا بوجہ عیالت اس کے خارج بغیر مشقت
و حتیٰ اہل تر اس صورت میں اگر کہیں سے اتنی مقدار مالیت مل جائے جو
مصارف چا رفاہ کے لئے کافی ہو تو عید نہیں ہے کس وجہ واجب ہوگا
اور اسی طرح کہ اگر دوسرا آدمی کسی کی تمام زندگی کے خارج کا مستقل ہر
نیز اسی طرح ہے کہ جو شخص موجودہ روپیہ سے چا بھالائے تو اس کی
ماقبل و بعد زندگی میں کوئی تفاوت پیدا نہ ہو۔

مسئلہ ۳۱۳۔ استطاعت میں ملکیت لازم و ثابت شرط نہیں
ہے بلکہ ملکیت متزلزل نیز کافی ہے۔ پس اگر کوئی کسی سے معاوضہ کرے
کہ فلاں مدت تک اس کو خیار کاف حاصل ہے بعد مال معاوضت کی مقدار
سفر چا کے لئے کافی ہو چا واجب ہے اور یہی حکم جبہ جائزہ میں ہے۔
مسئلہ ۳۱۴۔ مہینے پر قرض نہیں ہے کہ حاکم اپنے مال
سے چا بھالائے پس اگر کوئی گواہی کرے کہ کسی دوسرے آدمی کے خرچہ پر
چا بھالائے تو کافی ہے۔ ہاں اگر لباس اطعام یا قربانی خرچہ کرنے کے لئے
فقہی غرضی ہو تو کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۱: کسب وغیرہ سے اپنے آپ کو مستطیع بنانا واجب نہیں ہے۔ پس اگر کوئی کسی کو مال حبہ کرے جو سفر حج کے لئے کافی ہو تو ایسے مال کا قبول کرنا واجب نہیں ہے اور اسی طرح ہے کہ اگر کوئی کسی کو خدمت کے لئے اجیر بنائے اور اس اجرت سے مستطیع ہو جائے اگرچہ خدمت اس کی شان کے مطابق ہو پھر بھی قبول کرنا واجب نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی سفر حج میں خدمت کرنے کا اجیر بنے اور اس اجرت سے مستطیع ہو جائے تو اس پر حج واجب ہو گا۔

مسئلہ ۳۲: اگر کوئی حج نیا بتی بجالانے میں اجیر بنے اور مال اجرت مضارفت اجرت سے دو گنا زیادہ پہلے اور وہ اس زائد مال سے خود بھی مستطیع ہو جائے تو اگر حج نیا بتی اسی سال بجالانے کے ساتھ مقید ہو تو واجب ہے کہ اسی سال حج نیا بتی بجالانے اور زائد رقم اگر تہہ سال تک موجود ہو تو دوسرے سال اپنا حج بجالانا اس پر واجب ہے۔ پس اگر زائد رقم دوسرے سال سے پہلے خرچ کر بیٹھے تو حج واجب نہیں۔ ہاں اگر حج نیا بتی پہلے سال کے ساتھ مقید نہ ہو یعنی مال دینے والوں کہے کہ یہ رقم تجھے دے رہا ہوں تاکہ کسی سال نفل کی نیابت میں تم حج بجالانا تو اس صورت میں اپنا حج مقدم کرے گا اور بعد میں بطور ناشب بن کر حج پر جائے گا۔

مسئلہ ۳۳: اگر کوئی سوئم حج میں اتنا مال قرضہ لے جو مضارفت

کے لئے کافی ہو اور حج کے بعد قرضہ ادا کرنے پر قادر ہو تو ایسی صورت میں حج اُس پر واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ ۳۴۔ اگر کوئی اتنا مال رکھتا ہو جو مصارف حج کے لئے کافی ہو اور اس پر قرضہ بھی ہو لیکن موجودہ مال حج پر خرچ کرنا اور اسے قرضہ کے منافی نہ ہو تو حج بجا لانا واجب ہے اور اگر ادائے قرضہ کے منافی ہو تو حج واجب نہ ہو گا۔ اس میں فرق نہیں ہے کہ قرضہ ادا کرنے کی مدت مال ہو یا مؤجلہ اور فرق نہیں ہے کہ قرضہ اس کے حاصل کرنے سے پہلے ہو یا بعد میں ہو۔

مسئلہ ۳۵۔ اگر کسی کے پاس کچھ مقلد مال موجود ہو اور خمس و زکوٰۃ بھی اُس سے رہتا ہو تو اگر وہ خمس و زکوٰۃ ادا کرے تو باقی مال مصارف حج کے لئے کافی نہ ہو تو اس صورت میں خمس و زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے اور حج واجب نہیں ہو گا اور فرق نہیں ہے کہ خمس و زکوٰۃ اسی مال سے تعلق رکھتا ہو یا پہلے سے اُس کے ذمہ میں ہو۔

مسئلہ ۳۶۔ اگر کسی پر حج واجب ہو اور خمس و زکوٰۃ یا ای کے علاوہ حقوق واجبہ اُس کے ذمہ میں ہوں تو اُس پر واجب ہے کہ حقوق واجبہ فوراً ادا کرے اور سفر حج کے لئے حقوق واجبہ میں تاخیر کرنی جائز نہیں ہے۔ اور اگر لباس طواف و خمس قربانی ایسے مال سے

خریدے گئے ہوں جس مال سے خمس و زکوٰۃ تعلق پکڑ چکے تھے تو اس کا حج صحیح نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۳۷۔ اگر کسی کے پاس کچھ مقدار مال ہو لیکن اس کو طم نہ ہو کہ یہ مال سفر حج کے لئے کافی ہے یا نہیں تو اس صورت میں حج واجب نہ ہوگا اور نہ اس پر نقص کرنا واجب ہے اگرچہ نقص احوط ہے۔

مسئلہ ۳۸۔ اگر کسی کا مال کسی دوسرے مقام پر موجود ہو اور فقط وہی مال مصارف حج کے لئے کافی ہو۔ یا اس غائب مال اور اپنے پاس موجود مال کو ملائے سے مصارف حج پورے ہو جائیں لیکن اس غائب میں تصرف کا امکان نہ ہو دلو دکیل کے ذریعہ کہ دکیل مال غائب بیچ ڈالے یہ بھی ممکن نہ ہو تو حج واجب نہیں ہوگا۔ ہاں اگر تصرف کا امکان ہو تو پھر حج واجب ہوگا۔

مسئلہ ۳۹۔ اگر کسی کا مال مصارف حج کے لئے کافی ہو تو حج واجب ہے اور اس مال کو استطاعت سے خارج ہونے کے لئے خرچ کرنا جائز نہیں ہے جب کہ خرچہ کے بعد اس کو پورا نہ کر سکے اور فرق نہیں ہے کہ تمکن میر کے بعد تصرف کرے یا اس سے قبل تصرف کرے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ اشہر حج سے پہلے بھی اس مال میں تصرف نہیں کر سکتا۔ ہاں

اگر اُس ملکی کو بیچ ڈالے یا بیہ کر دے یا آزاد کرے یا اس کے علاوہ
کوئی تصرف کرے تو اس کا تصرف صحیح ہوگا اگرچہ استطاعت فوت
کونے کی وجہ سے گنہگار ہوگا۔

مسئلہ نہدہم: حسب الظہیر سفر حج میں زاد و راحلہ کا حاجی کی
کی ملکیت میں ہونا معتبر نہیں ہے پس اگر کسی کے ہاں مال جائزہ المتصرف
ہو تو اگر وہ مال مصارف حج کے لئے کافی ہو اور باقی شرائط بھی موجود
ہوں تو اس پر حج واجب ہے۔

مسئلہ راکم: جیسے کہ وجوب حج کے لئے زاد و راحلہ موجود ہونا
معتبر ہے۔ اسی طرح اتمام اعمال تک اُن دونوں کا باقی رہنا معتبر ہے بلکہ
وطن تک واپسی کے لئے موجود ہونا معتبر ہے۔ پس اگر مال اپنے شہر یا اثناء
طریق میں تلف ہو جائے تو حج اس پر واجب نہیں ہے اور کشف ہوگا
کہ ابتداء ہی سے مستطیع نہیں ہوا تھا مثلاً جب اس کے لئے قرضہ قہری
ثابت ہو جائے جیسے کہ اُس نے کسی کا مال بطور خلاء تلف کیا ہو اور
اس کا بدلہ دینا ممکن نہ ہو جب کہ موجود مال کو حج پر خرچ کر دے۔ ہاں
اگر کسی کا مال عمدتاً تلف کرے تو حج ساقط نہیں ہوگا بلکہ حج اس کے ذمہ
مستقر ہو جائے گا۔ اور حج بکالانا اُس پر واجب ہوگا۔ البتہ جو مال برائے
زندگانی خود رکھا ہو اور اپنے شہر میں تلف ہو جائے تو یہ کاشف

نہیں ہوگا کہ شروع سے ہی سے مستطیع نہ تھا بلکہ حج بجالانا کافی ہوگا اور
آئندہ کبھی بھی حج واجب نہ ہوگا مگر نذر وغیرہ سے

مسئلہ ۴۲۔ اگر مال مصارف حج کے لئے کافی ہو لیکن مالک کا عقیدہ
ہو کہ کافی نہیں ہے یا غافل ہو یا اصلاً وجوب حج سے غافل تھا اور غفلت
بھی عذر کی وجہ سے ہو تو حج واجب نہیں ہوگا لیکن اگر شک رکھتا ہو
یا غافل از وجوب حج ہو اور غفلت تقصیری ہو پھر علم ہو جائے یا مال تکف
ہونے کے بعد یاد آجائے اور اب حج کا امکان نہ ہو تو علی الظاہر وجوب
حج مستقر ہو جائے گا۔ پھر جب ہی مالی موجود ہو اور باقی شرائط حج بھی پائی
جائیں تو حج آئندہ بجالانا واجب ہے۔

مسئلہ ۴۳۔ جیسے کہ اپنے زاد و راہلہ کی موجودگی میں حج واجب
ہے۔ اسی طرح بذل کے ذریعہ بھی حج واجب ہو جاتا ہے اور بذل میں
فرق نہیں ہے کہ ایک آدمی دینے والا ہو یا کئی ہوں یعنی وہ لوگ جب تمام
مصارف حج کے کفیل بن جائیں تو حج واجب ہو جاتا ہے اور فرق نہیں ہے
دینے والے مال کو مباح کریں یا تملیک کر دیں یا عین مل یا اس کی قیمت ادا
کریں۔

مسئلہ ۴۴۔ اگر مرنے والا زید کے لئے مال کی وصیت کر سکے
اس سے حج بجا لائے جب کہ وہ مال تمام مصارف حج کے لئے کافی

ہو تو زید پر حج بجالانا واجب ہوگا اور اسی طرح ہے کہ اگر کوئی مال کو حج کے لئے وقف کرے یا نذر کرے یا وصیت کرے اور متولی وقف یا ناظر یا وصی اس مال کو کسی کے لئے بذل کر دیں تو اس کا حج بجالانا واجب ہے۔

مسئلہ ۴۵۔ رجوع بکفایت جس کا معنی پہلے گذر چکا ہے ایستغفار بذلی میں شرط نہیں ہے۔ ہاں اگر کسی کے ہاں کچھ مال ہو اور مصارف حج کمتر ہو اور باقی ماندہ کوئی اور بذل کر دے تو اس پر حج کا قبول کرنا واجب ہے لیکن اس میں رجوع بکفایت معتبر ہے۔

مسئلہ ۴۶۔ اگر کوئی کسی کو مال بطور ہبہ دے اور کچھ حج بجالا دے تو ہبہ قبول کرنا واجب ہے۔ ہاں اگر صاحب مال اسے اختیار دے کہ یہ مال بطور ہبہ تجھے دے رہا ہوں تو گے تیری مرضی حج کر دینا یا مال ہبہ کرے لیکن حج کا ذکر نہ کرے نہ قیثاد و نہ تخیر تو اس صورت میں ہبہ قبول کرنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۷۔ قرض استطاعت بذلی سے صانع نہیں ہوتا ہاں اگر قرض کی مدت تمام ہو چکی اور طلب گار بھی مطالبہ کرے اور دینے والا اگر حج نہ کرے تو ادا کرنے پر متعلق ہوگا تو حج واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۸۔ اگر کوئی اپنا مال چند اشخاص کے سپرد کرے اور

کہے کہ تم میں سے کوئی ایک حج بجالائے۔ چنانچہ ایک شخص بہت سست کرتے ہوئے مال کو قبض کرے تو دوسروں کی تکلیف سا قحط ہو جائے گی و اگر سب نے ترک کر دیا ہو حالانکہ ہر ایک اُن میں سے قبض کر سکتا تھا تو حج سب پر واجب دستقر ہوگا۔

مسئلہ ۴۹۔ بذل کے ذریعہ وہی قسم حج واجب ہوگا جو مبذول را کا وظیفہ ہو۔ پس اگر مبذول را کا وظیفہ حج تمتع ہو اور مصارف حج قرآن یا افراد اُسے بذل کئے جائیں تو قبول کرنا اُس پر واجب نہیں ہے یا بالعکس یعنی کسی کا وظیفہ حج قرآن یا افراد ہو اور اُسے حج تمتع بذل کی جائے تو اس صورت میں بھی قبول کرنا واجب نہیں ہے اور اسی طرح کہ جو حجۃ الاسلام بجالا چکا ہو تو اب بذل کا قبول کرنا اُس پر واجب نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی مستطیع ہو اور حج پر نہ جائے اور بعد میں تنگ دست ہو جائے اور مصارف حج نہ رکھتا ہو۔ اگر اُسے بذل کیا جائے تو قبول کرنا واجب ہے و نیز اگر کسی پر نذر وغیرہ کے ذریعہ سے واجب ہو لیکن ممکن نہ رکھتا ہو تو اس پر بذل قبول کرنا بھی واجب ہے۔

مسئلہ ۵۰۔ اگر کسی کو مصارف حج بذل کئے جائیں اور اُٹا رہا وہ مال تلف ہو جائے تو وجوب حج سابق ہو جائے گا۔ ہاں اگر اس کے علاوہ بھی مال موجود ہو جس سے آگے سفر کر سکتا ہو تو اس پر واجب حج

کہ آگے چلے اور حج بجالائے تو یہ حج حجتہ الاسلام سے مخفی ہوگا۔ ہاں اس طرح حج کا وجوب مشروط ہے کہ واپسی پر قدر کفایت کوئی چیز رکھتا ہو اور اگر واپسی پر ادارہ خانگی کے لئے کوئی چیز نہ رکھے تو اس صورت میں آگے سفر کرنا اور حج بجالانا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۱۔ حج بذلی میں نقدی معتبر نہیں ہے بلکہ اگر کوئی کسی کو وکیل کرے کہ میری طرف سے کہیں قرض کر لے اور حج پر جاؤ بعد میں قرض ادا کروں گا تو دریں صورت حج واجب ہوگا۔

مسئلہ ۵۲۔ ظاہراً قربانی کی قیمت بھی باذل پر واجب ہے پس اگر مصارف حج دے اور قربانی کے لئے کچھ دے تو مبذول لڑ پر حج واجب نہیں ہے بشرطیکہ خود مبذول لڑ قربانی خریدنے پر اپنے مال سے قادر نہ ہو بلکہ اگر قربانی خریدنے سے مالی تاراحتی پیدا ہو تو بذل قبول کرنا واجب نہیں ہے۔ البتہ اگر سفر حج میں کوئی کفارہ واجب ہو جائے تو ظاہراً قبول کرنے والے پر واجب ہے۔

مسئلہ ۵۳۔ حج بذلی حجتہ الاسلام سے کفایت کرتی ہے۔ اگر مبذول لڑ اس حج کے بعد کسی صاحب استطاعت ہو تو دوبارہ حج اُس پر واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۴۔ رقم بذل کرنے والا اپنی رقم واپس لے سکتا ہے

چاہے رقم قبول کرنے والے نے ابھی احرام نہ باندھا ہو یا احرام کے بعد رجوع کرے لیکن اگر احرام کے بعد رجوع کرے تو قبول کرنے والے پر واجب ہے کہ تمام اعمال حج بجالائے اور باذل ضامن ہوگا کہ اعمال حج تمام ہونے تک اس کا جو خرچہ ہو اُسے ادا کرے۔ چنانچہ در اشد راہ باذل اپنا مال واپس لے لے تو اُس کی واپسی کا جو خرچہ باذل کو دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۵۵: اگر کسی کو زکوٰۃ کے سہم سبیل اللہ میں مال دے کر کیا جائے کہ اسے حج پر صرف کر دے تو اس پر حج بجالانا واجب ہے ہاں اگر کسی کو سہم سادات کا خمس یا سہم فقرہ میں سے زکوٰۃ دی جائے اور شرط لگائی جائے کہ اس کو حج پر خرچ کر دے تو ایسی شرط صحیح نہیں اور نہ ہی حج واجب ہے۔

مسئلہ ۵۶: اگر کسی کو مال دیا جائے اور وہ اُس مال سے حج بجالائے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ مال غصبی تھا تو وہ حج حرام الا سلام ہے کافی نہیں ہوگا اور اُس مال کا مالک حق رکعت ہے کہ مال دینے والے یا لینے والے سے اپنے مال کا مطالعہ کرے لیکن اگر لینے والے سے رجوع کیا تو وہ دینے والے سے رجوع کرے گا جب کہ مال غصبی ہونے کا علم نہ ہو ہاں اگر پہلے سے علم تھا تو اب وہ رجوع کا حق نہیں رکعتاً۔

مسئلہ ۵۸: اگر کوئی بدون استطاعت یا کسی اور کے لئے ترنا یا بطور اجازت حج بجالائے تو ایسی صورت میں اُس کا حج حجت الاسلام سے کفایت نہیں کرے گا پس جب ہی مستطیع ہو تو حج بجالانا واجب ہے۔

مسئلہ ۵۹: اگر کسی کا عقیدہ ہو کہ میں مستطیع نہیں ہوں لیکن بطور احتیاج حج بجالائے اور قصد طاعت امر الہی فعلی کیا ہو اور بعد میں معلوم ہو کہ مستطیع تھا تو وہ حج کافی ہے دوبارہ حج بجالانے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۰: اگر عورت مستطیع ہو تو اس پر حج بجالانا واجب ہے اگرچہ شوہر اذن دے یا نہ دے۔ یعنی اذن شوہر وجوب حج میں شرط نہیں ہے اور نہ ہی شوہر منع کر سکتا ہے۔ ہاں اگر حج کا وقت وسیع ہو تو عورت کو روک سکتا ہے تاکہ اولین قافلے کے ساتھ روانہ کرے۔ نیز جس عورت کو طلاق رجعی مل جائے اور ابھی عدۃ نحر نہ ہو اور وہ شوہر دار عورت کے حکم میں ہوگی۔

مسئلہ ۶۱: اگر عورت مستطیع ہو تو سفر حج کے لئے محرم کا ہمراہ ہونا شرط نہیں ہے جب کہ ہر لحاظ سے یا مومن و مطمئن ہو یا مومن نہ ہو بلکہ سفر میں مخالفت ہو تو محرم کا حاکم ہونا لازم ہے۔ اگرچہ محرم کو اجرت پر لے لانا پڑے جب کہ اجرت دینے پر تکتا ہو ورنہ

ج واجب نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۱۔ اگر کوئی نذر کرے کہ ہر سال عرفہ کے دن حضرت سید الشہداء علیہ السلام کی زیارت کر بلا میں کروں گا اور نذر کے بعد مستطیع ہو جائے تو نذر نخل ہوگی اور ج بجالانا واجب ہوگا۔ ہر وہ نذر جو ج سے مزام ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۱۶۲۔ اگر مستطیع خود ج بجالانے پر توانائی رکھتا ہو تو خود ج پر جائے۔ چنانچہ کوئی دوسرا شخص اس کی طرف سے تبرع یا اجرت پر ج بجالائے تو کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶۳۔ اگر کسی کے ذمہ ج مستقر ہو اور بیماری یا پیری یا کسی اور وجہ سے ج پر نہ جاسکتا ہو یا ج پر جانے سے مشقت و حرج محسوس کرے اور توانائی کی امید بھی نہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ کسی کو اپنا نائب بنا کر بھیجے۔ اسی طرح جو شخص فردت مند تو ہے لیکن اعمال ج کو مباشرتاً بجالانے پر قادر نہ ہو یا زیادہ دشواری و مشقت ہو تو وہ بھی کسی کو نائب بنائے اور نائب کو فوری بھیجنا واجب ہے تاخیر جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۶۴۔ اگر مستطیع ج بجالانے پر قادر نہ ہو اور نائب اس کی طرف سے ج بجالائے اور منصب عنہ اسی حالت میں ہو جائے تو ج نائب کافی ہے اگرچہ ج اس کے ذمہ میں مستقر تھا۔ ہاں اگر اتفاقاً مرنے سے قبل

مُذَرِّعٌ بِرِطْفٍ ہو جائے تو احوط یہ ہے کہ در صورتِ ٹکس خود حج بجالائے
اور اگر نائب کے محرم ہونے کے بعد اس کا مُذَرِّعٌ بِرِطْفٍ ہو جائے تو نائب
عنه پر واجب ہے کہ خود حج بجالائے اور نائب پر عمل حج مکمل کرنا واجب
نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۵۔ اگر کوئی خود حج بجالانے پر قادر نہ ہو اور نائب بنانے
کا ٹکس بھی نہ ہو تو اس سے وجوب حج ساقط ہو جائے گا۔ ہاں اگر حج اُس
پر مستقر ہو تو اُس کے ہرنے کے بعد حج بطور قضاء واجب ہے اور اگر مستقر
نہ ہو تو واجب نہیں ہے چنانچہ نائب بھیجنے پر ٹکس تھا اور نائب نہ بھیجا ہزار
فوت ہو جائے تو اس کی طرف سے بطور قضاء بجالانا واجب ہے۔

مسئلہ ۶۶۔ اگر کسی پر استیانت واجب ہو اور نائب نہ بنائے
اور کوئی دوسرا شخص تبرئاً اُس کی طرف سے حج بجالائے تو کافی نہیں ہے
بلکہ نائب بھیجنا اس پر واجب ہوگا۔

مسئلہ ۶۷۔ میقات سے نائب بنانا کافی ہے اپنے شہر سے
نائب بنانا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۸۔ اگر حج کسی کے فتنہ مستقر ہو اور احرام کے بعد
حدودِ حرم میں فوت ہو جائے تو یہ حجۃ الاسلام سے کافی ہے۔ چاہے اُس
لاج تشیع ہو یا حج قرآن و افراد ہو۔ اگر وہ اثناءِ عمرت میں فوت ہو جائے

ترجیح کافی ہے اور اس کی قضاء واجب نہیں اور اگر اس سے پہلے فوت ہو جائے تو قضا واجب ہے اگرچہ احرام کے بعد اور دخولِ حرم سے قبل ہو یا بعد از دخولِ حرم اور بدونِ احرام ہو اور ظاہراً یہ حکم حجۃ الاسلام کے ساتھ مختص ہے لہذا نذر والی حج یا بلا نذر حج کی بنا پر واجب ہو تو دریں صورت مر جائے تو مذکورہ حکم جاری نہ ہوگا۔ بلکہ عمرہ مفردہ میں بھی یہ حکم جاری نہیں ہوگا یعنی ان میں سے کسی کے کافی ہونے کا حکم نہیں لگایا جاسکتا۔ پس جو شخص سالِ استطاعت میں احرام کے بعد حدودِ حرم میں مر جائے تو اس کا حج حجۃ الاسلام سے کفایت کرے گا۔ ہاں اگر حرم میں داخل ہونے سے قبل مر جائے تو ظاہراً اس کی طرف سے قضا واجب ہے۔

مسئلہ ۶۹۔ جب کافر مستطیع اسلام قبول کرے تو اس پر حج واجب ہے۔ ہاں اگر استطاعت زائل ہونے کے بعد مسلمان ہو تو حج واجب نہیں ہے۔
مسئلہ ۷۰۔ مُرد پر حج واجب ہے لیکن ارتداد کی حالت میں حج صحیح نہیں ہوگا ہاں اگر توبہ کرے تو اس کا حج صحیح ہوگا اگرچہ بنا براتوی اس کا ارتداد فطری ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ ۷۱۔ اگر کوئی مبنی المذہب حج بجا لائے اور پھر شیعہ ہو جائے تو دوبارہ اس پر حج واجب نہیں ہے جب کہ اپنے مذہب کے مطابق وہ حج صحیح بجا لایا تھا۔ اگرچہ مذہبِ تشیع میں صحیح نہ ہو۔

مسئلہ ۲۷: جب کسی پرچ واجب ہو اور عداۃ نہ بھلائے
اور استطاعت بھی زائل ہو جائے۔ تو بیسے بھی ہرج بھالانا اس پر
واجب ہے ورنہ بدینہ گداگن ہوں جب کہ حدِ عمر و حرج کم نہ پہنچے
اور اگر فوت ہو جائے تو اس کے ترکہ سے قضاء واجب ہے اور تبرکائی
بھلائے تو بھی کافی ہے۔

وصیتِ حج

مسئلہ ۲۸: اگر مرنے والے کے ذمہ حجۃ الاسلام ہو تو اس
پر واجب ہے کہ وصیت کرے کہ میری طرف سے حج بجالایا جائے
اور مرنے کے بعد اس کے اصل ترکہ سے مصارفِ حج دیئے جائیں گے
اگرچہ وصیت نہ بھی کی ہو نیز اس کے اصل ترکہ سے مصارف لئے
جائیں گے جب کہ وصیت میں ثلث ترکہ سے مقید نہ کرے۔ ہاں اگر وصیت
میں ثلث ترکہ سے مقید کرے اور ثلث مال مصارفِ حج کے لئے کافی
ہو تو ثلث مال ہی سے حج کرایا جائے گا اور باقی تمام وصیت کردہ اشیاء
سے حج مقدم ہوگا اور لکھ ثلث مال کافی نہ ہو تو واجب ہے کہ اصل ترکہ
سے کمی کی تکمیل کی جائے۔

مسئلہ ۴۴ :- اگر کوئی مر جائے اور حجۃ الاسلام اُس کے ذمہ میں ہو اور کسی شخص کے پاس اس کی امانت ہو اور وہ شخص احتمال دے کہ اگر امانت اُس کے ورثہ کو دی جائے تو وہ مرنے والے کا حج نہیں کرائیں گے تو اس شخص پر واجب ہے کہ خود اس کی طرف سے حج بجالائے اور امانت کو مصارف حج میں صرف کرے۔ اگر کوئی چیز بیچ جائے تو طہران کو واپس کرے نیز فرق نہیں ہے کہ صاحب امانت خود اُس کا حج بجالائے یا کسی دوسرے آدمی کو اجیر بنا کر اس کا حج کرائے۔ نیز امانت کے حکم میں ہے اگر مرنے والے کا مال عاریتہ یا اجارہ یا غضب و طلب وغیرہ کسی کے پاس ہو

مسئلہ ۴۵ :- اگر مرنے والے کے ذمہ حجۃ الاسلام ہو اور مقررہ بھی ہو بلکہ خمس و زکوٰۃ اُس کے ذمہ میں ہو اور اُس کا ترکہ ان تمام اشیاء کے لئے کافی نہ ہو اور حسن مال سے خمس و زکوٰۃ کا تعلق ہو وہ موجود ہو تو خمس و زکوٰۃ ادا کیا جائے اور اگر خمس و زکوٰۃ اس کے ذمہ میں ہو تو حج مقدم ہوگا جیسے کہ دیگر قرعین سے بھی حج مقدم ہوگا۔

مسئلہ ۴۶ :- اگر مرنے والے کے ذمہ حجۃ الاسلام ہو تو درجہ جب تک حج کے مصارف جُدا نہ کر لیں۔ اس کے ترکہ میں تصرف نہیں کر سکتے۔ چاہے حج کا خرچہ ترکہ کے برابر ہو یا کمتر ہو بناء بر اعتیاد ہاں اگر ترکہ بہت زیادہ ہو اور درجہ حج کرانے کے مقررہ ہوں کہ ہم حج ضرور کرائیں گے تو اس

مذرت میں تصرف در مال کر سکتے ہیں اور یہی حکم ہے جب کہ مرنے والے پر قرضہ ہو۔

مسئلہ ۸۷۔ اگر مرنے والے کے ذمہ حج تھا اور اس کا ترک مصارف حج کے لئے کافی نہ ہو تو اگر خس و زکوٰۃ لا مقروض تھا تو واجب ہے کہ ترکہ خس و زکوٰۃ میں خرچ کیا جائے۔ اور اگر مقروض نہ تھا تو ترکہ ورثہ کر لے گا اور ورثہ پر واجب نہیں ہے کہ مصارف حج کی کمی کی اپنے مال سے تکمیل کرے۔

مسئلہ ۸۸۔ اگر مرنے والے کے ذمہ حجۃ الاسلام ہو تو اس کے لئے اپنے شہر سے نائب بنا کر بھیجا واجب نہیں ہے بلکہ مکہ معظمہ سے جو میقات زیادہ نزدیک ہو وہاں سے اس کے لئے نائب بنا لینا کافی ہے۔ ہاں بنا بر اعط و ادلی اگر مالیت میں گنجائش ہو تو شہر ہی سے نائب بھیجا جائے ہاں اگر اجرت شہری میقات سے زیادہ ہو تو ورثہ صغار پر واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۹۔ اگر مرنے والے کے ذمہ حجۃ الاسلام ہو تو اسی سال نائب بھیجا واجب ہے اور اگر اسی سال میقات سے نائب بنا ناممکن نہ ہو تو لازم ہے کہ شہر سے نائب بھیجا جائے اور نائب کا خرچہ اہل ترکہ سے لیا جائے گا اگرچہ معلوم ہو کہ آئندہ سال میقات سے نائب بنا ناممکن ہو گا

مسئلہ نمبر ۱۰ اگر مرنے والے کے ذمہ مجموعی الاسلام ہو اور نائب معمول سے زیادہ مصنف ہری ملتا ممکن ہو تو زیادہ رقم دے کر نائب بنانا واجب ہے اور خرچہ اصل ترکہ سے لیا جائے گا اور بڑے صرفہ جوں دوسرے سال تک ورثہ کے لئے تاخیر وائر نہیں ہے۔ اگرچہ ورثہ میں نابالغ بچے بھی شامل ہوں۔

مسئلہ نمبر ۱۱ اگر مرنے والے کے کچھ ورثہ اقرار کریں کہ حجۃ الاسلام متوفی انکے ذمہ تھا اور دوسرے ورثہ منکر ہوں تو اقرار کرنے والوں کے ذمہ اپنے حصہ سے زائد رقم واجب نہیں ہے۔ چنانچہ ان کے حصے والی ترکہ یا کسی معتبر کی مدد سے مصارف حج کافی ہو جائیں تو نائب بنانا واجب ہے اور اگر کسی وجہ سے بھی حج کا خرچہ کفایت نہ کرے تو نائب بنانا واجب نہیں ہے اور اقرار کرنے والوں پر تکمیل خرچہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۲ اگر مرنے والے کے لئے کوئی شخص تبرعاً حج بجالائے تو ورثہ پر واجب نہیں ہے کہ اس کے لئے نائب بنائیں بلکہ مقدار معرفت حج بھی ورثہ پر تقسیم ہوگا۔ ان اگر مرنے والا ثلث ترکہ سے حج کرانے کی دست کرے اور کوئی تبرعاً اس کی طرف سے حج بجالائے تو اس صورت میں ثلث مال حج کے لئے کافی تھا۔ وہ ورثہ پر تقسیم نہیں ہوگا۔ بلکہ کار خیر میں بطور صدقہ خرچ کیا جائے گا۔

مسئلہ ۸۱۔ اگر مرنے والا اپنے شہر سے نائب بنانے کی وصیت کرے تو ایسا کرنا واجب ہے۔ بل اگر میتانی اجرت سے شہری خرچہ زائد ہو تو ثمن ترکہ سے لیا جائے گا۔ چنانچہ فقہ حنبلی نے کہا کہ وصیت کرے اور کچھ معین نہ کرے تو میتات سے نائب بنانا کافی ہے مگر شہر سے نائب بنانے پر کوئی قرینہ دلالت کرے۔ مثلاً اتنی مقدار مال حج کے لئے معین کرے جو حج ہدی کے لئے کافی ہو۔

مسئلہ ۸۲۔ اگر مرنے والا حج ہدی کی وصیت کرے لیکن وہی یا وارث کسی کو میتات سے اس کا نائب بنائے جب کہ مال میت سے نائب کو خرچہ دیا جائے تو اجارہ باطل ہوگا لیکن بیعت کی نیت سے نائب حج بہالہ سے میت کا ذمہ بری ہو جائے گا۔

مسئلہ ۸۳۔ اگر کوئی مال کو گواچی مرتے وقت بدل وصیت کرے کہ جو حج ہدی کے لئے ہو جو ہے نائب بھیجا جائے تو ایسی وصیت پر عمل کرنا واجب ہے لیکن اس صورت میں حج میتانی سے زائد خرچہ نائب کو میت کے قرض مال سے دیا جائے گا۔

مسئلہ ۸۴۔ اگر کوئی وصیت کر جائے کہ میری حجۃ الاسلام کے لئے نائب بھیجا جائے اور اجرت بھی معین کرے تو اس کی وصیت پر عمل کرنا واجب ہے اور خرچہ اصل مال میت سے لیا جائے گا جبکہ تفتیش شدہ رقم اجرت اٹل

سے زائد نہ ہوا اور اگر فائدہ ہو تو زیادتی اس کے ٹکٹ مال سے لی جائے گی۔

مسئلہ ۸۷ :- اگر کوئی حج کے لئے مالی معین کی وصیت کر جائے اور وصی کو علم ہو کہ اُس مال میں غص و زکوٰۃ تعلق رکھتے ہیں تو پہلے اس مال سے غص و زکوٰۃ دیا جائے گا اور باقی حج پر خرچ کیا جائے گا۔ چنانچہ باقی ماندہ مال حج کے لئے کافی نہ ہو تو لازم ہے کہ اُس کے اصل ترکہ سے خرچہ حج پورا کیا جائیگا جب کہ میت کا حج حجتہ الاسلام ہو اور اگر حجتہ الاسلام نہ ہو تو باقی ماندہ مال دیگر کارِ خیر میں خرچ کیا جائے گا۔

مسئلہ ۸۸ :- اگر میت کی وصیت یا غیر وصیت یعنی کسی وجہ سے حج کے لئے نائب بنانا واجب ہو اور جس پر نائب بنانا لازم تھا۔ وہ تباہی کرے اور معین شدہ مال تلف ہو جائے تو وہ ضامن ہوگا۔ اور مسئلہ پر واجب ہے کہ اپنے ہی مال سے نائب بنا کر میت کی حج کے لئے بھیجے۔

مسئلہ ۸۹ :- جب کہ میت کے فتمہ ثبوت اور استعراق معلوم ہو لیکن اُس کا حج بھلا نا بلکہ حج کی طرف سے حج بھلا نا واجب ہے اور خرچہ اس کے اصل ترکہ سے لیا جائے گا۔

مسئلہ ۹۰ :- خطہ نائب بنانے سے میت بری اللہ نہیں ہوگا پس اگر معلوم ہو جائے کہ نائب از حیث مقرر یا بغیر مقرر نہیں بھلاو یا کر واجب ہے کہ دوبارہ نائب بنایا جائے اور خرچہ میت کے اصل

ترک نہ سے لیا جائے گا اور اگر پہلی اُحرت بھی مال میت سے لی گئی ہو تو اگر ممکن ہو تو پہلے نائب سے اُحرت واپس لینا لازم ہے۔

مسئلہ ۹۱۔ اگر کچھ کے لئے کئی اجیر خواہش مند ہوں تو جو کچھ اُحرت لینے پر آمادہ ہو تو اُسے نائب بنایا جائے۔ بنا دیا تو جب کہ اُحرت خود مال میت سے لی جائے اگرچہ مال میت کے مناسب از حیثیت فضیلت و شرف نائب بنایا جائے بنا دیا تو پھر اس صورت میں بشرط مبلغ بھی دیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ ۹۲۔ اجیر بلری یا میقاتی نیا، تظہیر یا اجتہاد و ارث کے تابع ہے نہ کہ خود میت چنانچہ معتز میت و حجب حج بدی تو نیت و ارث جواز حج میقاتی تو دارث پر واجب نہیں بلکہ بد میت سے نائب بنا کر حج کرانے بلکہ حج میقاتی کو بھی برابر۔

مسئلہ ۹۳۔ اگر میت کے ذمہ حجۃ الاسلام ہو تو کچھ ترکہ چھوڑ کر نہ ہوئے تو دارث پر واجب نہیں ہے کہ اس کا حج کرانے بلکہ مستحب ضرور ہے۔

مسئلہ ۹۴۔ اگر نیت حج کی وصیت کر جائے اور معلوم ہو جائے کہ اس کا حج حجۃ الاسلام سمجھا جائے تو لازم ہے کہ اس کے اہل ترکہ سے حج کرانے کے لئے اگر خود میت نہیں کر جائے کہ مصرف حج میرے ثلث

ترک کرے لیا جائے۔ تو ثلث ترک سے ہی لینا یا جب سے ہو اگر معلوم ہو جائے کہ میت کا حج حجۃ الاسلام نہیں ہے یا فکک ہو تو مصارف اس کے ثلث ترک سے لئے جائیں گے۔

مسئلہ ۹۵۔ اگر کسی خاص آدمی کی وصیت کر جائے کہ غلام کو میرے حج کا نائب بنایا جائے تو اس کی وصیت پر عمل کرنا لازم ہے پس اگر وہ شخص کمتر مبلغ پر راضی نہ ہو اور بیشتر از مقدار متعارف مبلغ پر راضی ہو تو مقدار زیادہی میت کے ثلث ترک سے لی جائے گی اور اگر ممکن نہ ہو تو کسی اور کو مقدار متعارف دے کر اجیر بنایا جائے۔

مسئلہ ۹۶۔ اگر حج کی وصیت کر جائے اور اجرت بھی تعین کرے تبیں چونکہ اجرت مقدار متعارف سے کمتر ہو کہ کوئی بھی لینے کی رغبت نہ رکھتا ہو اس صورت میں اگر اس کا حج حجۃ الاسلام ہو تو لازم ہے کہ باقی خرچہ اس ترکہ سے لیکر نائب بنایا جائے اور اگر حجۃ الاسلام نہ ہو تو وصیت باطل ہے لہذا میت کی تعین شدہ رقم دیگر کار خیر میں خرچ کی جائے گی۔

مسئلہ ۹۷۔ اگر کوئی اپنا مکان فروخت کر دے اور مشتری کے ساتھ شرط کرے کہ مکان کی قیمت تیرے پاس رہے کہ چیز سے مرنے کے بعد اس مبلغ سے خرچہ بجالاتا تو اس کے مرنے کے بعد وہ مبلغ اسی کے ترکہ میں شامل ہو گا اب دیکھا جائے گا کہ اگر اس کا حج حجۃ الاسلام ہو تو شرط

ذکرہ پر عمل کرنا لازم ہے یعنی قیمت مکان کچھ پر غرض کیا جائے واجب کہ مکان کی قیمت بیشتر از مقدار مضارفت نہ ہو اور اگر مقدار مضارفت سے زائد ہو تو مقدار مضارفت اصل ترکہ اور از او ثلث ترکہ سے لیا جائے گا اور اگر چھوٹا مکان نہ ہو تو چھ بھی شرط لازم ہے۔ اور چھ کے تمام مضارفت ثلث ترکہ سے لئے جائیں گے چنانچہ اگر ثلث ترکہ مضارفت چھ سے کم ہو تو شرط مذکور زائد ثلث پر لازم نہیں ہے۔

مسئلہ دوم اگر کوئی اپنے مکان کی کسی سے مصالحت کرے بشرط آنکہ اُس کے مرنے کے بعد اس کا چھ بھالائے تو ایسی شرط صحیح اور لازم ہے اور وہ مکان شرط کرتے والے کی ملکیت سے خارج ہو جائے گا اور اُس کے ترکہ میں حلیت نہیں ہوگا۔ اگر چھ میت کا چھ مستحبی بھی کیوں نہ ہو اور حکم وصیت اُس مکان کو شامل نہیں ہوگا۔ اور اسی طرح ہے کہ اگر صاحب مکان کسی کو تملیک کرے بشرطیکہ آنکہ اُس کے مرنے کے بعد اُسے فروخت کر سکے اس کی قیمت سے اس کا چھ بھالائے تو ایسا صحیح اور لازم ہوگا اگر چھ مستحبی ہو اور اس مکان میں ورثہ لاکوئی حق نہیں ہے اور اگر قبول کرنے والا اُس شرط کے خلاف کرے تو ورثہ اُس معاملہ کو توڑ نہیں سکتے اور وہ ہی خیار جو کہ حق میت ہے ماقدر کر سکتے ہیں اور اس کا حق ماکم شرع کی طرف منتقل ہو جائے گا اور بیع کرنے کے بعد

مکان کی قیمت مشروط چیز پر خرچ کی جائے گی اور اگر مصارف حج سے کوئی چیز بچ جائے تو دیگر غیرات و مُتبرات پر صرف ہوگی۔

مسئلہ ۱۹۹۔ اگر کسی کا وصی مر جائے اور معلوم نہ ہو سکے کہ اس نے مرنے سے پہلے موصی کی حج کے لئے نائب بنایا تھا یا نہیں اور موصی کا حج بھی حجت الاسلام ہو تو واجب ہے کہ موصی کے اصل ترکہ سے نائب بھیجا جائے گا اور اگر حجت الاسلام نہ ہو تو اس کے ثلث ترکہ سے بھیج کر دیا جائے گا اور جو مال حج کے لئے وصی نے قبض کیا تھا وہ اگر موجود ہو تو واپس لیا جائے گا۔ چنانچہ اگر احتمال ہو کہ وصی نے اپنے مال سے اس کا نائب بنایا ہو اور بعد میں موصی کے مال سے اپنے لئے اٹھالیا ہو اگرچہ وہ مال موجود نہ ہو تو اس صورت میں وصی کی ضمانت نہیں کیوں کہ ہو سکتا ہے کہ وہ مال بغیر تفریط کے تلف ہو گیا ہو۔

مسئلہ ۲۰۰۔ اگر موصی کا تعیین کردہ مال وصی کے پاس بغیر تفریط تلف ہو جائے تو وصی ضامن نہیں ہے اور واجب ہے کہ موصی کے باقی ترکہ سے نائب بنایا جائے گا جب کہ وصیت شدہ حج حجت الاسلام ہو اور اگر حجت الاسلام نہ ہو تو موصی کے ثلث ترکہ سے نائب بنایا جائے گا چنانچہ اگر باقی مال درود میں تقسیم ہو چکا ہو تو ہر وارث سے نسبتہ واپس لیا جائے گا اور اسی طرح ہے کہ اگر کسی کو نائب بنایا گیا ہو اور وہ حج بجا لگا

سے قبل مر جائے اور کوئی ترک نہ کرے گا یا کہ نہ ہو یا کہ نہ ہو لیکن ترک واپس لینا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں مثل مسئلہ گذشتہ میت کے ترکہ سے یا نصف مال سے لیا جائے گا۔

مسئلہ ۱۱: اگر نائب خاتمے سے قبل وصی کے ہاتھ سے مال نہ ہو جائے اور معلوم نہ ہو کہ جان بوجھ کر تلفت کیا ہے یا نہ تو اس صورت میں وصی حصہ نہ ان لیا جائے نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲: اگر کوئی وصیت کیے کہ غلام معتدرا ل حجۃ الاسلام کے علاوہ کسی حج میں خرچ کیا جائے اور احتمال کیا جائے کہ معتق شدہ مقدار نصف ترکہ سے بیشتر ہے تو سب کا خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔

احکام نیابت

مسئلہ ۱۳: نائب میں چند چیزیں معتبر ہیں۔

(۱) طرز یعنی نائب کو باطل ہونا چاہیے پس بچہ نابالغ کسی کی حج میں نائب نہیں بن سکتا۔ اگرچہ بچہ عزیز ہو البتہ حج سے مراد حجۃ الاسلام و دیگر قسم حج واجب کی بچہ نیابت نہیں کر سکتا۔ ہاں بعید نہیں ہے کہ بچہ حج منجی میں اپنے ولی کی اجازت سے نائب بنے تو صحیح ہے۔

(۲۳) عقل یعنی نائب عاقل ہر پس کوئی دیوانہ کسی کو نائب بن جائے تو درست نہیں ہے۔ خواہ ہمیشہ سے دیوانہ ہو یا کبھی کبھی دیوانہ ہو یا تاجر اور نیابت دیوانگی کی حالت میں ہو۔ ہاں سفید بننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ سفید وہ ہے جسے اپنے نفع و نقصان کا پتہ نہ ہو۔

(۲۴) ایمان یعنی نائب حج ایسا شخص بنایا جائے جو خدا و پیغمبر و بارگاہ امام پر عقیدہ و ایمان رکھتا ہو پس غیر مومن نائب نہیں بن سکتا اگرچہ اس کا عمل طبق مذہب شیعہ ہو۔

(۲۵) جس سال کسی کو نائب بنایا جائے اس سال اس کے ذمہ کوئی حج واجب نہ ہو کہ جس کا وجوب مستحضر و حتمی ہو اور اگر نائب وجوب حج سابق سے جاہل ہو یعنی نہ جانتا ہو کہ اس کے ذمہ پہلے سے حج واجب تھا۔ لیکن اب غافل و بھول گیا ہو تو اس صورت میں نائب بن سکتا ہے اور یہ صحت اجازہ کے لئے شرط ہے۔ نیابت والی حج کی صحت عند شرط نہیں ہے پس اگر کسی پر اپنا حج واجب ہو اور دوسرے کی نیابت بھی حج بجا لائے تو منسوب عند بری الذمہ ہو جائے گا۔ لیکن نائب نے جو اجرت وصول کی ہو اس کا مالک نہیں ہوگا بلکہ اُجرت المثل لاستحقاق ہوگا یعنی بیخ متعارف مسئلہ یہ کہ اگر منسوب عند بری الذمہ ہوگا جب یقین حاصل ہو جائے کہ نائب بطور صحیح اعمال حج بجالایا ہو اور نائب کے لئے

مردی سے کہ اعمال و اہتمام حج خوب جانا ہوں۔ اگرچہ کسی دوسرے آدمی کے ارشاد و رہنمائی سے عمل حج بجالائے نیز نائب ضرور ترقی و ایقان ہوا اگرچہ عادل نہ ہو۔

مسئلہ ۱۰۸ غلام زندہ خرید کسی آنواد شخص کا نائب بن سکتا ہے اگر وہ مولیٰ سے اذن رکھتا ہو۔

مسئلہ ۱۰۹ بچہ نابالغ مخیر دیوانہ کا نائب شخص بالغ و عاقل بن سکتا ہے بلکہ اگر حالت افتاد میں دیوانہ کے ذمہ حج واجب ہو اور حالت دیوانگی میں مر جائے تو لازم و واجب ہے کہ دیوانہ کی طرف سے نائب بنایا جائے تاکہ وہ اس کا حج بجالائے۔

مسئلہ ۱۱۰ نائب اور مترتب غلام ہنس ہونا لازم نہیں ہے یعنی مرد جو عورت کا مترتب ہو اس کی نائب بنے تو صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۱۱ مرد و شخص کو مرد و غیر مرد کا نائب بننا کوئی حرج نہیں ہے مرد و عورت جو ابھی حج پر نہ گیا ہو چاہے نائب یا مترتب نہ مرد ہو یا عورت بل مترتب کو نائب بنانا مکروہ ہے بالخصوص جب کہ نائب عورت اور مترتب مرد ہو البتہ ایک مرد و عورت کو نائب بننا نہیں ہے یعنی مترتب مرد اور عورت ہو اور عورت غلام نہ بجاہل سکتا ہے تو ایسی صورت احتیاطاً لازم ہے کہ نائب عورت و مرد ہو۔

مسئلہ ۹۱۔ منوب عنہ کا مسلمان ہونا ضروری ہے اور کافر کی نیابت صحیح نہیں ہے۔ پس اگر کافر حالت استقامت میں مرنے والے اور وارث مسلمان ہو تو واجب نہیں ہے کہ کافر کے لئے نائب بنایا جائے اور ناموسی یعنی جو شخص اہل بیت ہو مثل کافر ہے۔ صرف فرتی اتنا ہے کہ اگر ناموسی کا مومن بیٹا باپ کا نائب بن کر حج بکالائے تو جائز ہے۔

مسئلہ ۹۲۔ زعمہ شخص کا حج مستحبی یا بتا بکالایا جاسکتا ہے اگرچہ مفت دیانی ہو یا با اجارہ یہی حکم حج واجب میں ہے اگر منوب عنہ خود عمل حج انجام دے سکے اس کے علاوہ زندہ کی نیابت جائز نہیں ہے۔ ہاں مرہ کی نیابت ہر حالت میں جائز ہے خواہ تہرماً و جہلاً ہو۔ خواہ با اجارہ ہو و نیز حج واجب ہو یا مستحب۔

مسئلہ ۹۳۔ منوب عنہ معین و شخص ہو تو تب اس کی نیابت صحیح ہے اور قصد نیابت لازم ہے۔ ہاں منوب عنہ کا نام زبان پر جاری کرنا لازم نہیں ہے۔

مسئلہ ۹۴۔ کسی کا حج یا بتی تہرماً و اجارہ و جہلاً اور کسی عقد کے ضمن میں حج کی شرط لگانے سے صحیح ہے یعنی مذکورہ تمام صورتوں میں یا بتا حج بکالایا جاسکتا ہے۔

مسئلہ ۹۵۔ جو شخص بعض اعمال حج بکالائے میں

یا علی علیہ السلام انجم زور سے ملتا ہے کسی لانا شب نہیں بن سکتا
 لگا کر مستند شخص کی لاج بنا یا تیرا بھلائے تو اس کے عمل ج
 پر اکتفا کرنا مشکل ہے لیکن کسی ایک حکم ملنا جو حرم پر حرام ہو اور
 نائب ترک کرنے میں معتد ہو مثلاً زیر سایہ بیٹھنے میں معتد ہو تو ایسے
 شخص کو نائب بنانے میں کئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ دیکھا کہ اگر نائب عزم ہوئے سے پہلے مر جائے تو
 منسوب خبری الذم نہیں ہوگا بلکہ واجب ہے کہ دوبارہ اس کے لئے
 نائب بنایا جائے اور اگر حرام یا نہ جانے کے بعد مر جائے تو منسوب خبر
 لاج ملتا ہو جائے گا مگر چونکہ یہ ظہر و خول حرم سے پہلے مر جائے اور
 فرق نہیں ہے کج اس کا حجب الاسلام ہو یا کوئی دیگر اہل فرق نہیں ہے کہ
 نیابت اُجرت سے ہر یا تیرا

مسئلہ دیکھا کہ اگر نائب عزم ہوئے کے بعد مر جائے تو تمام اُجرت
 لاسحق ہوگا جب کہ میت کو خبری الذم کرنے کے لئے اجیر بنا ہوا لیکن اگر
 اہل بھلائے کے لئے اجیر بنا ہو تو جتنے اعمال بھلائے گئے اتنی نسبت
 اُجرت لینے لاسحق ہوگا اور اگر حرام سے پہلے مر جائے تو کمی چیر لاکھا
 نہیں ہوگا لیکن اگر مقتات اہل بھلائے میں داخل ہوئے تو جتنی مقتاد
 مقتات کو انجم رہے گا اسی اُجرت لاسحق ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۶۔ اگر کوئی حج بلد یا نائب بنے اور کہہ جائے کہ
راستہ معین نہ کیا جائے تو نائب کو اختیار ہے کہ جو صراط چاہے وہ
ہو اور اگر راستہ معین کیا جائے تو اُس راستہ سے حلال جائز نہیں ہے
پس اگر نائب کسی دیگر راستہ سے جا کر اعمال حج بجالائے تو اس صورت
میں اگر معین راستہ ایادہ میں شرط ہو تو یکہ جزء ہو تو نائب تمام اجرت کا
مستحق ہوگا۔ ہاں متاجر کو خیار فرج حاصل ہے پس اگر متاجر فرج کرے تو اخیر
اجرت کا مستحق ہوگا اور اگر معین شدہ راستہ عقد ایادہ کی جز ہو تو اس
صورت میں بھی متاجر فرج کر سکتا ہے اور اگر فرج نہ کرے تو نائب اجرت
مقررہ سے جتنی مقدار عمل کیا ہوئے سکتا ہے اور مقدار غایت مقرر ہوگی۔

مسئلہ ۱۶۷۔ اگر کوئی سال معین میں کسی کا حج بجا کرنے کے لیے مباشرت
نائب بنے تو اسی سال میں دوسرے شخص کا نائب نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر دو
سال کے لئے دو نفر کا اجیر بنے تو صحیح ہے یا ایک حج مباشرتہ مقید نہ ہو یا
دونوں میں مباشرت مقید نہ ہو تو دونوں اجارے صحیح ہیں۔

مسئلہ ۱۶۸۔ جو شخص سال معین میں کسی کا حج بجا کرنے میں نائب
بنے تو نائب سال معین سے حج کو مقدم دلوغز نہیں کر سکتا لیکن اگر حج کو
اُس سال سے مقدم دلوغز بجالائے تو مزب عنہ بری الذمہ ہو جائے گا۔
اور نائب اجرت کا مستحق نہ ہوگا جبکہ متاجر کی بغیر ریاضیت کے مقدم ہو جائے۔

مسئلہ ۱۱۹۔ اگر نائب دشمن کے روکنے یا بیماری کی وجہ سے
احمال حج نہ بجالائے تو اس کا حکم ایسا ہے جیسے خود انسان اپنا حج بجا
کھانے جائے اور دشمن یا بیماری کی وجہ سے رگ جائے اور اس کا بیان
آنے والا ہے۔ ان اگر بارہ حج اسی سال کے لئے مقید تھا تو بارہم
ہر جائے گا اور اگر اسی سال سے مقید نہ ہو تو حج اسی سال کے قدر بجا
جب تک دوبارہ نہ بجالائے۔

مسئلہ ۱۲۰۔ اگر نائب کوئی ایسا فعل انجام دے جو موجب
کفارہ ہو مثلاً حالت احرام میں سایہ میں سفر کرے یا شیشہ میں نگاہ کرے
تو کفارہ پانچ مال سے ادا کرے گا چاہے یا بت اُجرت لے کر بجا دے
ہو یا تبرعاً دے یا نہ ہو۔

مسئلہ ۱۲۱۔ اگر کوئی کسی شخص سے حج اُجرت پر حج کئے ہیں
بنائے اور وہ اُجرت سے حج کے لئے کوئی نہ ہو تو حج پر کچھ کوپرا
کرنا واجب نہیں ہے۔

جیسے کہ اگر اُجرت معارف

کے کچھ زاد ہو تو صحیح زاد و کم کو دینی نہیں ہے سکا۔

مسئلہ ۱۲۲۔ اگر کسی کو حج واجب یا سب کے لئے نائب
بنا یا جائے اور وہ حج مشرک الحرام سے قبل حجاج کرنے سے حج کو ناسد

کر دے یعنی احرام حج تمتع باندھنے کے بعد کہ معتقلہ میں یا عرفات میں اپنی
زوجہ سے ہم بستری کرے تو واجب ہے کہ تمام اعمال حج بجالائے اور
یہ حج منوب عندہ کی طرف سے کافی ہے اور نائب پر واجب ہے کہ سال
آنند حج بجالائے اور ایک اونٹ کفارہ میں دے دے ظاہراً اُجرت لینے
کا مستحق ہوگا اگرچہ آنند سال بوجہ عندہ یا بغیر عند حج نہ بجالائے اور یہی حکم
مستبرع کے لئے بھی جاری ہوگا لیکن مستبرع استحقاق اُجرت نہیں دیکھتا۔

مسئلہ ۱۲۳۔ اگرچہ نائب بواسطہ عقد اُجرت کا مالک بن جاتا
ہے لیکن اُجرت اُسے ادا کرنا واجب نہیں ہے مگر عمل حج ختم کرنے کے
بعد ادا کرے گا جبکہ اُجرت جلدی لینے کی شرط نہ کی جائے و اگر اُجرت
عمل حج سے قبل لینے کی شرط لگائی جائے تو قبل از عمل اُجرت لے سکتا ہے
البتہ ظاہر یہ ہے کہ نائب انجام عمل حج سے پہلے اُجرت کا مطالبہ کر سکتا
ہے کیوں کہ غالباً نائب جب تک اُجرت وصول نہ کرے حج مکہ لئے سفر
نہیں کر سکتا اور نہ ہی اعمال بجالا سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۲۴۔ اگر کسی شخص کو نائب بنایا جائے تو وہ متاخر کے اذنی
کے بغیر کسی دوسرے کو نائب نہیں بنا سکتا۔

مسئلہ ۱۲۵۔ اگر کسی کو حج تمتع کے لئے نائب بنایا جائے اور
حج کا وقت وسیع ہو لیکن اتفاقاً وقت تنگ ہو جائے اور نائب عمرہ

تحتی کج افراد سے تبدیل کر کے جج افراد بجالائے اور بعد میں عمرہ وغیرہ انجام دے کر منوب عمرہ بری الذمہ ہو جائے گا لیکن چونکہ وہ پہلی عمرہ و حج تمتع انجام دینے کا اجارہ ہوا تھا۔ نا سب اجرت لینے کا حق نہیں رکھتے۔ ہاں اگر منوب عمرہ کو بری الذمہ کرنے پر عقد اجارہ ہوا ہو تو نا سب اجرت کا مستحق ہو گا چنانچہ عمرہ یا زمرہ شخص واجب حج اس کے ذمہ میں ہو اور بجالائے سے عاجز ہو اور کوئی اس کی نیابت میں کسی طریقہ سے حج بجالائے تو وہ عاجز شخص بری الذمہ ہو جائے گا اور نا سب اجرت کا مستحق ہو گا۔ ہاں اگر وہ حج بطور مخصوص انجام دینے کے لئے بنایا گیا ہو اور اجیر مخالفت کرے اور کسی دیگر طریقہ سے حج بجالائے تو نا سب اجرت کا مستحق نہیں ہو گا مثلاً کہا جائے کہ حج تمتع بجالائے اور وہ حج افراد بجالائے۔

مسئلہ ۱۲۶۔ اگر حج مستحبی ہو تو نا سب چند آدمیوں کی نیابت سے حج بجالا سکتا ہے ہاں واجب حج میں ایک نا سب کئی آدمیوں کی طرف سے حج نہیں بجالا سکتا بلکہ ایک شخص کی نیابت میں نا سب حج بجالائے گا مگر حج دوا زیادہ اشخاص پر بطور شرکت واجب ہو مثلاً کئی آدمی نذر کریں کہ اگر فلاں کام ہو گیا تو ہم بطور شرکت کسی کو حج کا نا سب بنائیں گے تو ایسی صورت میں وہ سب مل کر ایک شخص کو نا سب بنا سکتے ہیں کہ نا سب ان کی طرف سے حج بجالائے۔

مسئلہ ۱۲۷۔ اگر حج مستحبی ہو تو ایک سال میں کئی آدمی نائب بن کر ایک شخص کا حج بجالا سکتے ہیں منوب عنہ چاہے مردہ ہو یا زندہ نائبین تبرعاً حج بجالائیں یا بطور اجارہ اور اگر کسی پر مختلف متعدد حج واجب ہوں تو اس میں بھی ایک سال میں کئی نائب علیحدہ علیحدہ حج بجالا سکتے ہیں مثلاً کسی پر بواستہ نذر دو حج واجب ہوں جیسے کہ دومر عتہ نذر کی ہو یا ایک حجۃ الاسلام اور دوسری از جہت نذر ہو تو آپس صورت میں دو نائب بنائے جاسکتے ہیں اور اسی طرح دو نائب بن سکتے ہیں کہ ایک نائب حج واجب بجالائے اور دوسرا حج مستحبی انجام دے گا بلکہ بعید نہیں ہے کہ ایک شخص کے ایک حج واجب و ایک حج واجب کے دو نائب بنائے جائز ہیں مثلاً حجۃ الاسلام کے لئے از باب احتیاط دو نائب بنائے جائیں جب کہ احتمال جائے کہ ان میں سے ایک کا حج ناقص ہوگا۔

مسئلہ ۱۲۸۔ طواف فی نفسہ عمل مستحب ہے تو مردہ اور زندہ کی طرف سے طواف میں نیابت جائز ہے۔ فرق نہیں ہے کہ منوب عنہ نائب ہو کہ سے یا کہ میں موجود ہو لیکن طواف نہ بجالا سکتا ہو۔

مسئلہ ۱۲۹۔ نائب جب اعمال حج نیابت سے فارغ ہو جائے تو جائز ہے کہ اپنی طرف سے ایک عمرہ مفردہ بجالائے یا کسی اور کی طرف سے بھی آجیسا کہ اپنے کسی دوسرے کے لئے طواف بجالائے۔

کوئی حرج نہیں ہے

حج مستحبی

مسئلہ ۱۳۱۔ اگر کوئی استطاعت نہ رکھتا ہو یا حجتہ الاسلام بجا لا چکا ہو تو صورت امکان میں حج بجالانا مستحب ہے۔ بلکہ اگر ممکن ہو تو ہر سال حج بجالانا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۳۱۔ کتب سے خارج ہوتے ہوئے دوبارہ لٹنے کی نیت کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۳۲۔ اگر کوئی مستطیع نہ ہو اور کوئی دوسرا شخص اُسے حج کے لئے بھیجے تو مستحب ہے۔ نیز اگر کوئی قرض ادا کر سکتا ہو تو مستحب ہے کہ قرض لے کر حج بجالائے اور حج میں زیادہ خرچ کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۳۳۔ اگر کوئی استطاعت نہ رکھتا ہو تو مستحب ہے کہ اُسے زکوٰۃ دی جائے تاکہ وہ حج بجالائے۔

مسئلہ ۱۳۴۔ اگر عورت شوہر دار مستحبی حج بجالانا چاہے تو لازم ہے کہ شوہر سے اجازت لے کر جائے اور جو عورت عدۂ حرجی میں ہو اُس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ ہاں جو عورت اپنے شوہر سے طلاق پاؤں لے اور عدہ میں ہو یا عدۂ وفات میں ہو تو اُسے حج کے لئے

اذن کی ضرورت نہیں ہے۔

اقسامِ عمرہ

مسئلہ ۱۳۵۔ عمرہ بھی حج کی مانند کبھی واجب و کبھی مستحب

ہوتا ہے اور عمرہ یا مفردہ ہے یا عمرہ تمتع۔

مسئلہ ۱۳۶۔ عمرہ بھی حج کی طرح مستطیع شخص پر واجب ہے

اور حج کی طرح عمرہ کا وجوب بھی فوری ہے۔ پس اگر کوئی عمرہ کے لئے مستطیع ہو اگرچہ برائے حج مستطیع نہ ہو تو اس پر عمرہ بجالانا واجب ہے ہاں بنا بر

نظر جس کا وظیفہ حج تمتع ہو تو تنہا عمرہ واجب نہیں ہے پس اگر کوئی حج

کی استطاعت نہ رکھتا ہو اور عمرہ کی استطاعت رکھتا ہو اور اس کا وظیفہ حج

تمتع ہے تو عمرہ بجالانا واجب نہیں ہے۔ بنا براین اگر نائب تمام اعمال

حج بجالائے تو اس پر عمرہ واجب نہیں ہے۔ اگرچہ عمرہ بجالانے کی استطاعت

رکھتا ہو لیکن عمرہ بجالانا احاطہ ہے اس پر اپنا حج تمتع بجالائے تو اس پر عمرہ

مفردہ بجالانا واجب نہیں جرنالہ

مسئلہ ۱۳۷۔ مستحب ہے کہ عمرہ مفردہ کئی بار بجالایا جائے اسی سے

کہ سہراہ ایک عمرہ مفردہ بجالائے اور اخیر یہ ہے کہ دو عمرہ کہہ درمیان

آیت کا نہ صلہ ہو یعنی اگر پہلا عمرہ آخر ماہ میں بجالائے تو دوسرا عمرہ بھی دوسرے ماہ کے آخر میں ہو یا ہر دو عمرے ابتداء ہر ماہ میں پڑا اور ایک ماہ میں دو عمرے جائز نہیں ہیں جب کہ ہر انسان ہر دو عمرے اپنے لئے بجالائے اگرچہ دوسرا عمرہ رجاؤ بجالائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی ایک عمرہ اپنے لئے بجالائے اور دوسرا عمرہ کسی دیگر کے لئے تو پھر ایک ماہ کا فاصلہ معتبر نہیں ہے۔ یا دونوں عمرے کسی غیر کے لئے ہوں یا ایک عمرہ تمتع اور دوسرا عمرہ مفردہ ہو تو بھی ایک ماہ کا فاصلہ معتبر نہیں ہے بلکہ ایک ہی ماہ میں دونوں کو بجالا سکتا ہے۔ ہاں عمرہ تمتع و حج تمتع کے درمیان عمرہ مفردہ بجالانا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۳۸۔ بیسے استطاعت سے عمرہ مفردہ واجب ہے ایسے ہی خیر سے واجب ہو جاتا ہے یا قلم و عہد سے۔

مسئلہ ۱۳۹۔ اعمال کے لحاظ سے عمرہ مفردہ و عمرہ تمتع دونوں شریک ہیں۔ فقط چند امور کا فرق ہے۔

(۱) عمرہ مفردہ میں طواف نساہ واجب ہے اور عمرہ تمتع میں واجب نہیں ہے۔

(۲) عمرہ تمتع مرمح میں انجام دیا جائے گا یعنی ماہِ شوال و ذوالقعدہ و ذوالحجہ اور عمرہ مفردہ سالِ حج میں بجالایا جاسکتا ہے لیکن ماہِ وجب میں افتنق ہے۔ اس کے بعد ماہِ رمضان میں۔

(۳) احرام عمرہ تمتع سے خارج ہونا فقط تقصیر میں منحصر ہے لیکن احرام عمرہ مفردہ سے خارج ہونا کبھی تقصیر سے اور کبھی علق سے ہے۔

(۴) جیسے کہ بیان ہوگا کہ عمرہ تمتع درج تمتع ایک ہی سال میں بجالانا واجب ہے اور عمرہ مفردہ میں ایسا نہیں ہے پس جس پر حج افراد واجب ہے تو اس کے لئے جائز ہے کہ ایک سال میں حج افراد بجالائے اور دوسرے سال میں عمرہ مفردہ بجالا سکتا ہے۔

(۵) جو شخص عمرہ مفردہ میں سعی سے قبل جان بوجھ کر جماع کرے تو اس کا عمرہ باطل ہے اور عمرہ کا اعادہ واجب یعنی اگلے ماہ تک میں ٹھہرے اور عمرہ بجالائے۔ ہاں اگر کوئی عمرہ تمتع میں جماع کرے تو اس کے عمرہ تمتع ناسد ہونے میں اشکال ہے۔ بلکہ الظہر یہ ہے کہ ناسد نہیں ہوگا جیسے کہ بیان ہوگا۔

مسئلہ ۱۴۰۔ عمرہ تمتع کی طرح عمرہ مفردہ کا احرام بھی عین میقات سے باندھا جاسکتا ہے جیسا کہ آگے ذکر ہوگا اور اگر کوئی ساکن مکہ ہو اور عمرہ مفردہ بجالانا چاہے تو اس کے لئے جائز ہے کہ حدودِ حرم سے نکل کر احرام باندھے اور اسے میقات پر جا کر ٹھہرے ہونے کی ضرورت نہیں ہاں اس کے لئے اولیٰ ہے کہ حدیبیہ یا جُمرانہ یا تنعیم سے احرام باندھے۔

مسئلہ ۱۴۱۔ جو شخص مکہ جانے کا ارادہ رکھتا ہو تو واجب ہے

کراؤہ عمرہ مفردہ کا احرام باندھ کر جائے کیوں کہ احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہونا جائز نہیں ہے۔ ہاں وہ لوگ مستثنیٰ ہیں جو ہمیشہ آتے جاتے ہوں جیسے مکہ کی رگھاس وغیرہ باہر سے لانے والے اور یہی حکم ہے جو اعمالی حج تمام کرنے کے بعد یا عمرہ مفردہ انجام دینے کے بعد مکہ سے باہر چلا جائے اور ایک ماہ گذرنے سے پہلے پھر مکہ جانا چاہے تو بغیر احرام کے جا سکتا ہے اور اس شخص کا آگے حکم آنے والا ہے کہ جو عمرہ تمتع کے بعد اور حج سے پہلے مکہ سے خارج ہو۔

مسئلہ ۱۴۲۔ جو شخص حج کے مہینوں میں عمرہ مفردہ بجالائے اور آیام حج تک میں قیام رکھے تو اُس کے لئے جائز ہے کہ اسی عمرہ مفردہ کو عمرہ تمتع قرار دے اور اعمالی حج بجالائے اور فرق نہیں ہے کہ اس کا حج واجب ہو یا مستحب ہو۔

اقسام حج

مسئلہ ۱۴۳۔ حج کی تین قسمیں ہیں :- ۱۔ حج تمتع ۲۔ حج افراد ۳۔ حج قرآن۔

حج تمتع ایسے لوگوں پر واجب ہے کہ جو مکہ معظمہ سے ۱۹ فرسخ

یعنی ۴۸ میل سے دُور تر ساکن ہو اور حج افراد و قرآن ایسے لوگوں کا وظیفہ ہے جو ۱۶ فرسخ کے اندر رہائش رکھتے ہوں۔

مسئلہ ۱۴۴۔ دُور رہنے والا بطور مستحب حج افراد و قرآن بجا لا سکتا ہے جیسا کہ شرعی مسافت کے اندر رہنے والا حج تمتع مستحبی بجا لا سکتا ہے لیکن حج فریضہ میں ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ پس جس کا وظیفہ حج افراد و قرآن ہو لیکن وہ حج تمتع بجا لائے تو کافی نہیں ہے اور نہ اس کا مکس جائز ہے۔ ہاں کبھی حج تمتع والے کا وظیفہ حج افراد و قرآن کی طرف تبدیل ہو جاتا ہے جیسا کہ ذکر ہو گا۔

مسئلہ ۱۴۵۔ اگر کوئی دُور کار رہنے والا تکبیر میں رہائش کر لے تو دیکھا جائے گا کہ اگر استطاعت و وجوب حج کے بعد مکہ میں قیام کیا ہے تو حج تمتع بجا لانا اس پر واجب ہے اور اگر مکہ میں قیام کے بعد مستطیع ہو رہا ہے تو اس پر حج افراد یا قرآن بجا لانا واجب ہو گا جب کہ مکہ میں قیام کئے ہوئے اس کو تیسرا سال داخل ہو چکا ہو اور اگر تیسرا سال میں داخل نہ ہوا ہو اور مستطیع ہو جائے تو اس پر حج تمتع بجا لانا واجب ہے۔ یہ سب کچھ اس وقت ہے کہ جب قصد ہجرت سے قیام کیا ہو۔ ہاں اگر قصد توہم ہے قیام کیا ہو تو شروع ہی سے حج افراد یا قرآن واجب ہو گا۔

مسئلہ ۱۴۶۔ اگر کوئی طہین قیام کرے اور استطاعت و طہن ہی

موجود ہو یا فریضہ حج افراد یا قرآن کی طرف متغلب ہونے سے پہلے متمتع
ہو یا ہو تو باندہ برائے اہل الحل سے احرام باندھنا جائز ہے۔ اگرچہ اعوطیہ
کہ کسی ایک میقات پر جا کر عمرہ تمتع کا احرام باندھ کر آئے بلکہ اعوطیہ یہ ہے
کہ اپنے وطن والے میقات سے احرام باندھے۔

حج تمتع

مسئلہ ۱۴۷۔ یہ حج دو عبادتوں سے مرکب ہے۔ ایک عبادت
کا نام عمرہ ہے اور دوسری کا نام حج ہے اور کبھی جزد دوم پر حج تمتع کا اطلاق
ہوتا ہے اور حج تمتع میں عمرہ تمتع پہلے بجالانا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۴۸۔ عمرہ تمتع میں ۵ چیزیں واجب ہیں۔
(۱) کسی ایک میقات سے احرام باندھنا جس کی تفصیل عنقریب آنے
والی ہے۔

(۲) خانہ کعبہ کا طواف (۳) ناز طواف دو رکعت

(۴) سعی امین مفاہرہ (۵) تفسیر یعنی سعی کے بعد کعبہ ہال یا
ناخن کاٹ لینا پس حاجی جب یہ ۵ اعمال بجالائے گا تو عمرہ تمتع کا احرام
ختم ہو جائے گا اور احرام کی وجہ سے جو چیزیں حرام ہوئی تھیں وہ

سب حلال ہو جائیں گی۔

مسئلہ ۱۵۱۔ پس حاجی عمرہ تمتع کے بعد اور ۹ ذی الحجہ سے قبل

فریضہ حج انجام دینے کے لئے تیار ہو جائے۔ واجبات حج ۱۳ ہیں۔

۱۔ مکہ سے احرام باندھنا جیسے کہ تفصیل آٹھ والی ہے۔

۲۔ وقوف عرفات یعنی ۹ ذی الحجہ کو ظہر سے لے کر مغرب تک میدان عرفات میں ٹھہرنا اور عرفات مکہ سے ۴۰ فرسخ دور ہے۔

۳۔ وقوف مزدلفہ یعنی دس ذی الحجہ کو طواف فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک مزدلفہ میں قیام کرنا اور مزدلفہ عرفات و مکہ کے درمیان ہے۔

۴۔ عید کے دن حجرہ عقبی کو زمی کرنا میدان منیٰ میں اور منیٰ تقریباً مکہ سے ایک فرسخ دور ہے۔

۵۔ عید کے دن نحر یا ذبح کرنا

۶۔ حلق یا تقصیر یعنی سر منڈانا یا کچھ بال یا ناخن منیٰ میں کاٹنا ان اعمال کے

بعد عورت و خوشبود شکار کے علاوہ باقی سب چیزیں حلال ہو جائیں گی۔

۷۔ مکہ میں جا کر طواف زیارت کرنا

۸۔ طواف زیارت کی دور کعت نماز

۹۔ سعی ما بین صفا و مرہ اس کے بعد خوشبو حلال ہو جائے گی۔

۱۰۔ طواف نسار

۱۱۔ طواف نسا کی دو رکعت نماز اس کے بعد عورت حلال ہو جائیگی۔
 ۱۲۔ ۱۲، ۱۱ کی راتیں منیٰ میں گزارنا بلکہ بعض حالات میں ۱۳ ذی الحجہ کی رات بھی منیٰ میں واجب ہے جو آگے ذکر ہوگا۔

۱۳۔ ۱۲، ۱۱ ذی الحجہ دن کو قیوں جبرائیل کے کنگریاں مارنا بلکہ بنا براحوط جو شخص ۱۳ کی رات منیٰ میں گوارے تو دن کو کنگریاں مارے گا۔

مسئلہ ۱۵۔ حج تمتع میں چند چیزیں شرط ہیں۔

۱۔ نیت یعنی حج تمتع بجالانے کا قصد کرے پس اگر غیر حج تمتع کی نیت کرے یا نیت میں تردد ہو تو حج صحیح نہیں ہوگا۔

۲۔ عمرہ تمتع دو حج تمتع کو حج کے مہینوں میں بجالانا ضروری ہے۔ پس اگر عمرہ تمتع کا کوئی جز دخول ماہ شوال سے پہلے بجالائے تو عمرہ صحیح نہیں ہوگا۔

۳۔ عمرہ اور حج ایک ہی سال میں انجام دینا ضروری ہے پس اگر ایک سال عمرہ تمتع بجالائے اور دوسرے سال حج تمتع انجام دے تو حج تمتع صحیح نہیں ہوگا فرق نہیں ہے کہ آئندہ سال تک مکہ میں قیام کرے یا عمرہ کے بعد وطن لوٹ جائے اور دوبارہ آئے نیز فرق نہیں ہے کہ عمرہ تمتع کے احرام سے تقصیر کے بعد مقل ہو جائے یا آئندہ سال تک حالت احرام میں باقی رہ جائے۔

۴۔ در صورت اختیار حج تمتع کا احرام نفس مکہ ہی باندھے اور افضل ہے۔

ہے کہ مقام ابراہیم یا حجر اسماعیل سے محرم ہو اور اگر نفس مکہ سے احرام
ممکن نہ ہو تو پھر جہاں سے ممکن ہو احرام باندھ لے۔

۵۔ تمام اعمال عمرہ حج ایک ہی نائب بجالائے اور منوب عنہ بھی
ایک ہی شخص ہونا چاہیے۔ پس اگر دو نائب بنائے جائیں کہ ایک عمرہ متع
انجام دے اور دوسرا حج متع بجالائے تو اس صورت میں حج صحیح نہیں ہوگا
چاہے منوب عنہ میت ہو یا زندہ ہو نیز یہی حکم ہے کہ ایک شخص حج
بجالائے لیکن عمرہ ایک لئے ہو اور حج کسی دیگر کے لئے بجالائے

مسئلہ ۱۵۱۔ اگر کوئی تمام عمرہ متع کے اعمال سے فارغ ہو
جائے تو اعمال حج بجالانا اس پر واجب ہے اور عمرہ متع تمام کرنے کے
بعد حج متع کے علاوہ مکہ سے خارج ہونا جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر کسی ضرورت
کے تحت مکہ سے خارج ہونا چاہے اور اعمال حج متع کے فوت ہونے
کا خوف نہ ہو تو اس صورت میں واجب ہے کہ برائے حج متع احرام
باندھ کر اپنے ضروری کام کے لئے مکہ سے خارج ہو اور کام تمام کرنے
کے بعد مکہ لوٹ آئے اور مکہ سے پھر عرفات کو جائے اور اگر مکہ لوٹنا
ممکن نہ ہو تو وہیں سے سیدھا عرفات چلا جائے۔

مسئلہ ۱۵۲۔ عمرہ متع تمام کرنے کے بعد مکہ سے خروج
جائز نہیں ہے۔ پس اگر مکہ میں داخل ہونے سے پہلے حاجی کو علم ہو کہ حجے پھر

باجر جانا پڑے گا جیسے کا حصار مل کی عادت ہے تو دخول مکہ کے لئے اس پر لازم ہے کہ آٹھ عمرہ مفردہ کا احرام باندھے اور اس کے اعمال تمام کرے پھر اپنے کام کے لئے مکہ سے خارج ہو اور واپسی پر عمرہ تمتع کا احرام باندھ کر مکہ جائے نیز اسی صورت میں دونوں عمرہ کے درمیان ایک ماہ کا فاصلہ معتبر نہیں ہے جیسے کہ گذر چکا ہے۔

مسئلہ ۱۵۴۔ اعمال عمرہ تمتع ختم ہونے کے بعد یا اشاد اعمال عمرہ تمتع میں مکہ سے خارج ہونا اس صورت میں حرام ہے جب کہ کسی دوسرے شہر میں جانا مقصود ہو یاں مکہ کے اطراف و نواحی میں جانا کوئی حرج نہیں ہے۔ پس اگر کسی لاکھ اطراف مکہ میں ہو تو وہ اشاد اعمال عمرہ تمتع یا تمام کرنے کے بعد گھر باسکتا ہے۔

مسئلہ ۱۵۵۔ اگر کوئی اعمال عمرہ تمتع کے بعد بغیر احرام کے مکہ سے خارج ہو اور میقات سے بھی باہر نکل جائے۔ تو اس میں دو صورتیں ہیں۔ اول اگر وہ ایک ماہ تمام ہونے سے پہلے مکہ لوٹ آئے تو احرام لازم نہیں ہے یعنی بغیر احرام کے مکہ آجائے اور مکہ سے حج تمتع کا احرام باندھ کر عرفات چلا جائے۔ دوم اگر اس کی واپسی ایک ماہ تمام ہونے کے بعد ہو تو دوبارہ عمرہ تمتع کا احرام باندھ کر مکہ جائے گا۔

مسئلہ ۱۵۶۔ جس کو فیض حج تمتع ہر وہ حج افراد و قرآن نہیں

بجلا سکتا۔ ہاں اس صورت میں مستثنیٰ ہو سکتا ہے یعنی اگر کوئی عمرہ تمتع میں شروع ہو جائے اور دیکھے کہ وقت تنگ ہے یعنی عمرہ کے اعمال تمام کر کے حج کو درک نہیں کر سکے گا تو ایسا شخص نیت کو حج افراد و قرآن کی طرف منتقل کر سکتا ہے اور اعمال حج افراد کے بعد عمرہ مفردہ بجلائے گا اور وقت تنگ کی حد یہ ہے کہ وقوف اختیاری عرفات کے فوت ہونے کا خوف ہو تو ایسی صورت میں تنگی وقت صادق آئے گی

مسئلہ ۵۶۔ اگر حج تمتع کا وظیفہ انجام دینے والا شروع ہی سے علم رکھتا ہو کہ اعمال عمرہ تمتع بجلانے اور حج تمتع کے اعمال انجام دینے کا وقت نہیں ہے تو اس صورت میں وہ حج افراد یا قرآن کی طرف عدول نہیں کر سکتا بلکہ واجب ہے کہ تاخیر کرے اور سال آئندہ اپنے وظیفہ کے مطابق حج بجلائے۔

مسئلہ ۵۷۔ اگر کوئی وسیع وقت میں عمرہ تمتع کا احرام باندھے اور عدلاً طواف وسیع بجلائے ہیں اتنی تاخیر کرے کہ اب طواف وسیع و اعمال حج کے احوال کو درک کرنے کا وقت باقی نہ رہے تو اس کا عمرہ تمتع باطل ہوگا اور بنا برائے انظر حج افراد کی طرف عدول کرنا اس کے لئے جائز نہیں ہے لیکن اگر وہ ہے کہ حج افراد کی طرف عدول کر کے عمرہ کو بقصد اقامت از حج افراد یا عمرہ مفردہ بجلائے۔

رج افراد

رج افراد ایک عمل مستقل اور جداگانہ ہے اور رج افراد ایسے لوگوں پر واجب ہے کہ جن کا گھر مکہ معظمہ سے ۱۶ فرسخ یعنی ۴۸ میل کے اندر ہو اور اگر عمر مفردہ بجالانے کا امکان نہ رکھتا ہو تو عمر مفردہ نیز عیضہ بجالانا اُس پر واجب ہوگا۔ بنا برائیں اگر کوئی ان دو میں سے ایک کو بجالا سکتا ہو تو وہ ایک ہی اُس پر بجالانا واجب ہوگا یا رج افراد یا عمر مفردہ اور اگر ایک زمانہ میں ایک کیجے بجالانے کا ممکن ہو اور دوسرے زمانہ میں دوسرے کئے بجالانے کا امکان ہو تو اُس پر واجب ہے کہ ہر زمانہ کے وظیفہ کو انجام دے (اور اگر ہر دو کو انجام دے سکتا ہو تو واجب ہے کہ ہر دو کو بجالائے اور اس صورت میں ختہا کے درمیان مشہور ہے کہ رج افراد کو عمر مفردہ سے قبل بجالائے اور یہی اصول ہے۔

مسئلہ ۵۵۔ تمام احوال میں رج افراد و حج تمتع مشترک ہیں یا چند چیزوں میں فرق ہے۔

۱۔ حج افراد کا عمر مفردہ سے متصل ہونا اور ایک ہی سال میں بجالانا نہیں ہے لیکن حج تمتع کا متصل ہونا دہرہ تمتع کے بعد اور ایک ہی سال میں

انجام دینا لازم ہے۔

۲۔ حج افراد میں قربانی لازم نہیں لیکن حج تمتع میں قربانی لازم ہے جیسے کہ ذکر ہو چکا ہے۔

۳۔ حج افراد میں اختیاری صورت میں طواف رسی کو دو تین پر مقدم کرنا جائز ہے لیکن حج تمتع میں جائز نہیں۔

۴۔ حج تمتع کا احرام مکہ سے باندھا جائے گا لیکن حج افراد کا احرام کسی ایک میقات سے باندھنا چاہیے جو ذکر ہوں گے۔

۵۔ عمرہ تمتع کو حج تمتع سے پہلے بجالانا واجب ہے لیکن حج افراد میں ایسا نہیں ہے۔

۶۔ بنابر احوط وجوبی احرام حج تمتع کے بعد طواف مستحبی جائز نہیں ہے لیکن حج افراد میں جائز ہے۔

مسئلہ ۵۹۔ اگر کوئی مستحبی حج افراد کا احرام باندھے تو اس کے لئے جائز ہے کہ عمرہ تمتع کی طرف عدول کرے البتہ اگر سعی کے بعد تلبیہ پڑھ لے تو پھر عمرہ تمتع کی طرف عدول جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۰۔ اگر کوئی حج افراد کا احرام باندھے کہ مکہ میں داخل ہو جائے تو مستحبی طواف کر سکتا ہے لیکن بنابر احوط نائز طواف کے بعد اس پر تلبیہ کننا واجب ہے۔

حج قرآن

مسئلہ ۱۹۱۔ تمام اہل میں حج قرآن و حج افراد برابر ہیں لیکن حج قرآن میں وقت احرام سے حاجی قربانی کا جانور اپنے ساتھ منی تک لے جائے گا۔ لہذا اسی وجہ سے اس پر قربانی واجب ہے اور قرآن میں بھی کہ احرام تبلیہ سے محقق ہوگا۔ ایسے ہی اشعار و تعلید سے بھی معتبر ہوگا اور کوئی حج قرآن کا احرام باندھ لے اب وہ حج تہ کی طرف عدولی نہیں کر سکتا۔ توضیح :- چونکہ حج قرآن میں قربانی حاجی کے ساتھ ہوتی ہے اس لئے اگر وہ ادنیٰ ہو تو اس کے کوہان کو شکاف دے گا و اگر ذبیحہ ہو تو اس کے کان میں جیرا دے گا یا حیوان کی پشت و منہ گردن کو رنگ کر دے گا۔ اس کو شعار کہتے ہیں۔

یا حیوان کی گردن میں جوتوں کا مار ڈالے گا یا کوئی اور پُرانی چیزیں لٹکائے گا اس کو تعلید کہتے ہیں۔ مذکورہ دو کاموں میں سے کوئی ایک کام کرنا بھائے تبلیہ عسوب ہوگا۔

مواقیتِ احرام

جن مقامات سے احرام باندھنا واجب ہے اُن کا نام میقات ہے اور وہ دس ہیں :-

۱۔ مسجدِ شجرہ جو مدینہ منورہ کے قریب واقع ہے یہ اہلِ مدینہ اور جو لوگ اس راستہ سے مکہ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں اُن کا میقات ہے۔ نیز مسجدِ شجرہ کے عازمی راہیں یا بائیں کھڑے ہو کر احرام باندھنا جائز ہے البتہ صورتِ امکان میں نفسِ مسجد سے محرم ہونا احوط ہے۔

مسئلہ ۱۶۲ :- مسجدِ شجرہ سے احرام میں تاخیر کر کے تحفہ سے احرام باندھنا جائز نہیں ہے۔ ہاں حالتِ بیماری یا کسی اور موانع کی وجہ سے از تحفہ محرم ہونا جائز ہے۔

۲۔ وادیِ عقیق ۷ اہلِ عراق و نجد یا جو اس راستہ سے مکہ جا رہا ہو اُن کا میقات ہے اس کے تین حصے ہیں۔ حصہ اول کو سلیخ کہتے ہیں حصہ دوم کو عمرہ اور سوم کو ذاتِ عرق کہتے ہیں۔ بنا بر احوط وادلی حاجی کو ذاتِ عرق سے قبل احرام باندھنا چاہیے جب کہ تعلقہ و بیماری کی وجہ سے کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

مسئلہ ۱۶۳ :- حالتِ نقیہ میں ذاتِ عرق سے قبل غنیا اہرام
باندھنا جائز ہے۔ بل ذاتِ عرق تک لباس اُٹارنے کی ضرورت نہیں ہے
البتہ مقامِ ذاتِ عرق پہنچ کر لباس اُٹار کر اہرام کے کپڑے پہن لے گا
۲۔ بخفہ یہ اہلِ شام و مصر و مغرب اور ہر اُنس راستہ سے گذرنے والے
لامیقات ہے جب کہ میقاتِ ماقبل سے محرم نہ ہو اور۔

۳۔ یلم یہ اہلِ یمن اور ہر گذرنے والے لامیقات ہے۔ نیز یلم ایک
پھاڑی کا نام ہے۔

۴۔ قرن المنازل یہ اہلِ طائف اور مکہ کے ہر گذرنے والے لامیقات ہے
۵۔ مکہ معظمہ یہ حج تمتع بھالانے والی لامیقات ہے۔

۶۔ منزلِ سکوت یہ ایسے لوگوں کی لامیقات ہے جن کو گھر یا نسبتِ میقات
کے مکہ سے نزدیک ہو دیوں کہ ایسے لوگوں کو گھر ہی سے اہرام باندھنا جائز
ہے اور میقات تک جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

۷۔ حُجْرانہ یہ اہلِ مکہ کی لامیقات ہے جو حجِ قرآن و افراد بجا لانا چاہتے
ہوں اور وہ شخص بھی ان کے حکم میں ہے جو دو سال مکہ میں بطور عبادت
انتظار کر چکا ہو کیوں کہ وہ بھی اہلِ مکہ میں شمار ہو گا۔ بل جو دو سال تمام نہ
کر چکا ہو تو اس کا حکم مسئلہ ۱۶۱ میں گذر چکا ہے۔

۸۔ عاداتِ مسجدِ شجرہ یعنی جو شخص ایک دو ماہ مدینہ میں قیام کرنے کے

بعد حج کا ارادہ کرے لیکن مدینہ والے راستہ کے علاوہ کوئی راستہ لے کر چلے
 تو مدینہ سے ۶ میل کے فاصلہ پر مسجد کے محاذی ہو گا۔ تو اسے چاہیے کہ مقام
 محاذی سے احرام باندھ لے اور اگر کوئی مقام محاذی مسجد شجرہ سے تجاوز
 کر جائے اور کسی دیگر میقات کے محاذی جا کر احرام باندھے تو اشکال ہے
 بلکہ تہمید والی جگہ سے بھی محرم ہونا عمل اشکال ہے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ اگر
 فاصلہ زیادہ ہو تو تجاوز نہ کرے۔

۱۰۔ ادنیٰ الحلیٰ یہ حج قرآن و افراد بجالانے کے بعد عمرہ مفردہ انجام
 دینے کا میقات ہے۔ بلکہ جو کوئی عمرہ مفردہ بجالانے والے اور اہل کہ جب
 عمرہ مفردہ بجالانا چاہیں اسی سبب کا میقات ہے۔ ہاں افضل وہ ہے کہ
 مدینہ یا جعرانہ یا تنیم سے احرام باندھے یہ تینوں مقامات کے نزدیک
 مشہد ہیں۔

احکام میقات

مسئلہ ۱۶۴۔ میقات سے پہلے احرام باندھنا جائز نہیں ہے
 اور اس احرام سے میقات سے عبور کرنا کافی نہیں ہے بلکہ نفس میقات
 سے احرام باندھنا واجب ہے۔ ہاں اس حکم سے دوسرے مستثنیٰ ہیں۔

۱۔ حاجی میقات سے قبل احرام باندھنے کی تذکرہ سے تو بذریعہ نذر اس کا احرام باندھنا قبل از میقات صحیح ہوگا۔ اس صورت میں میقات پر جا کر بعد از احرام لازم نہیں ہے اور نہ ہی میقات سے گزرنا ضروری ہے بلکہ کوئی راستہ لے کر مکہ جاسکتا ہے۔ چاہے وہ راستہ کسی بھی میقات سے نہ گزرتا ہو اس میں فرق نہیں ہے کہ حج واجب ہو یا مستحب یا عمرہ مفردہ ہوں یا جب حج کا احرام ہو تو فردی ہے کعبہ کے مہسوں میں محرم ہو جیسے ذکر ہو چکا ہے۔

۲۔ جب کہ ماہِ وجب میں عمرہ مفردہ بجا دنا چاہے اور خوف ہو کہ اگر احرام باندھنے میں میقات تک تاخیر کی تو ماہِ وجب ختم ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں میقات سے قبل احرام باندھنا اگر عمرہ ماہِ وجب ہی کا حساب ہوگا اگرچہ باقی اہل عمرہ یا شعبان ہی میں کیوں نہ بھلائے اور فرق نہیں ہے کہ عمرہ واجب ہو یا مستحب۔

مسئلہ ۱۶۵۔ احرام باندھنے پر واجب ہے کہ میقات کا یقین حاصل کر کے احرام باندھے یا اطمینان اور دلیل شرعی رکھتا ہو۔ چنانچہ اگر میقات پر پہنچنے کا شک ہو تو شک کے جگہ سے احرام باندھنا جائز نہیں ہے۔
مسئلہ ۱۶۶۔ اگر کوئی میقات سے قبل احرام باندھنے کی نذر کرے اور تذکرہ غافلت کر کے میقات پر جا کر احرام باندھے تو اس کا

احرام باطل نہیں ہوگا۔ ہاں خلافت نذر کا کفارہ واجب ہوگا جب کہ عداۃ
ایسا کیا ہو۔

مسئلہ ۱۶۷۔ جیسے کہ نذر کے بغیر میقات سے قبل احرام جائز
نہیں ہے اسی طرح میقات سے احرام کی تاخیر بھی جائز نہیں ہے۔ پس
اگر کوئی حج یا عمرہ یا دخول کتبہ کا قصد کرے تو حالتِ اختیار میں بغیر احرام کے میقات
سے عبور نہیں کر سکتا۔ بلکہ میقات سے احرام باندھ کر جائے گا اگرچہ آگے
کوئی دیگر میقات موجود بھی کیوں نہ ہو پس اگر پہلی میقات سے تجاوز کرے
تو حالتِ اسکان میں واجب ہے کہ واپس جائے اور میقات سے محرم
ہو کر آئے۔

مسئلہ ۱۶۸۔ اگر مکلف جان بوجھ کر میقات سے احرام باندھے
بغیر آگے تجاوز کر جائے تو اس میں چند صورتیں ہیں۔

- ۱۔ اگر میقات کی طرف لوٹنا ممکن ہو تو ایسی صورت میں میقات پر باکر
احرام باندھنا واجب ہے۔ فرق نہیں ہے کہ داخل حرم سے واپس جانا ہو
یا خارج حرم سے پس اگر ایسا کرے گا تو اس کا عمل بغیر اشکالِ میم ہے
- ۲۔ مکلف بغیر احرام کے حدودِ حرم میں داخل ہو چکا ہو اور میقات پر جانا
مکن نہ ہو لیکن حرم سے خارج ہو سکتا ہو تو اس پر واجب ہے کہ حدود
حرم سے باہر نکل کر احرام باندھے اس کے جائے۔

۳۔ حدود و حرم میں جا چکا ہو اور میقات تک ٹوٹنا یا حدود و حرم سے خارج ہونا ممکن نہ ہو اگر چہ حج فرت ہونے کا خوف ہو تو اس صورت میں جہاں کھڑا ہے وہیں سے حرم ہو جائے اس کے روانہ ہو۔

۴۔ مکلف حدود و حرم سے باہر ہو لیکن میقات تک واپسی ممکن نہ ہو تو اس صورت میں جہاں کھڑا ہے وہیں سے اعزام باندھ لے گا ایک جماعت فقہانہ نے آخری تین صورتوں میں عمرہ باطل ہونے کا حکم فرمایا ہے لیکن تینوں صورتوں میں عمرہ کا صحیح ہونا قوت سے خالی نہیں ہے اگرچہ مکلف میقات سے ترک احرام کی وجہ سے فعل حرام کا مرتکب ہو گا لیکن محنت عمرہ کے باوجود اخط ہے کہ در صورت امکان حج کا اعادہ کرے اور اگر مکلف نے آخری تینوں صورتوں میں بیان شدہ وظیفہ پر عمل نہ کیا اور عمرہ بھالایا تو بیشک حج باطل ہوگا۔

مسئلہ ۱۶۱۔ اگر کوئی جہول کر یا غشی وغیرہ کی حالت میں احرام ترک کرے یا جاہل بالحکم یا جہل بالمیقات کی وجہ سے احرام ترک کرے تو اس مسئلہ میں بھی چار صورتیں ہوں گی۔

۱۔ اگر میقات تک جانا ممکن ہو تو واجب ہے کہ واپس جا کر میقات ہی سے احرام باندھے۔

۲۔ حدود و حرم میں داخل ہو چکا ہو اور میقات تک جانے کا امکان نہ

ہو لیکن حرم سے باہر نکل سکتا ہو تو لازم ہے کہ حرم سے باہر جا کر احرام باندھے
اور اولیٰ یہ ہے کہ حرم سے باہر جہاں تک ممکن ہو دُور جا کر احرام باندھے
۳۔ حدودِ حرم میں جا چکا ہو لیکن حرم سے باہر نکلنا ممکن نہ ہو تو اس
صورت میں لازم ہے کہ جہاں کھڑا ہے احرام باندھ لے اگرچہ کچھ معتقدین
بھی داخل ہو چکا ہو۔

۴۔ حاجی حرم سے باہر نہ ہو اور میقات کی طرف دھننا ممکن نہ ہو تو اس صورت
میں بھی اپنی جگہ ہی سے محرم ہو جائے مذکورہ چاروں صورتوں میں اگر ممکن
نہ ہو تو اسے ذکر کردہ وظائف پر عمل کیا تو اس کا عمل صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۱۰۱۔ جہالتِ حکم کی وجہ سے اگر حائض میقات سے
احرام باندھے بغیر حدودِ حرم میں داخل ہو جائے تو دوسرے لوگوں کی طرح اس
پر واجب ہے کہ اگر میقات تک جانا ممکن نہ ہو تو حرم سے باہر نکل کر احرام
باندھے بلکہ اس کے لئے احوط ہے کہ حرم سے باہر جتنی مقدار ممکن ہے دُور
تو جا کر احرام باندھے جب کہ حجِ ذمت ہونے کا خوف نہ ہو اور اگر حرم سے
باہر جانا ممکن نہ ہو تو دوسرے لوگوں کی طرح حرم ہی سے احرام باندھ لے۔
مسئلہ ۱۰۲۔ اگر کسی کا عمرہ فاسد ہو جائے تو در صورتِ امکان
واجب ہے کہ دوبارہ عمرہ بجالائے اور اگر تنگیِ وقت کی وجہ سے اعادہ
ممکن نہ ہو تو حج فاسد ہوگا اور سال آئندہ اعادہ لازم ہے۔

مسئلہ ۱۷۲: ایک جماعت فقہانے فرمایا ہے کہ اگر مکلف
مبطل کہ بغیر احرام کے باقی اعمال بجالائے تو اس کا عمر صحیح ہوگا۔ لیکن
یہ قول احوال سے خالی نہیں ہے ہاں بتا رہا ہوں اس صورت میں امارہ
لازم ہے جب کہ امکان ہو جس طریقہ سے ہم نسخہ ذکر کیا ہے البتہ اس
احتیاط کو ترک نہ کیا جائے۔

مسئلہ ۱۷۳: اگر جو شخص دُور رہنے والا حج کرنا چاہے تو اس
پر واجب ہے کہ پہلے ہر وقت میں سے کسی ایک میقات سے
احرام باندھے پس اگر اس کا راستہ ہی میقات سے گزرتا ہو تو بغیر اشکال
کے اسی میقات سے احرام باندھے گا اور اگر ایسا راستہ اختیار کرے
جو کسی میقات سے نہ گزرتا ہو جیسے کہ اس زمان میں یہی صورت حال ہے
کہ حاج کرام پہلے جزدہ میں وارد ہوتے ہیں اور جزدہ میقات نہیں ہے
اور نہ ہی عمرہ ہونا ماں سے کافی ہے حالانکہ معلوم ہے کہ اگر جزدہ کسی میقات
کے عادی بھی ہو تو بھی کافی نہیں ہے۔ چہ جائے کہ جزدہ کا عادی ہونا ثابت
بھی نہیں ہے بلکہ عمرہ عادی گامان ہے پس ایسی صورت میں حاجی پر لازم
ہے کہ اگر ممکن ہو تو کسی ایک میقات پر جا کر احرام باندھے یا اپنے
طن یا جزدہ پہنچنے سے پہلے اتنی مقدار جو قابلِ ملاحظہ ہو اگرچہ ہوائی جہاز
ی میں احرام باندھنے کی نذر سے اور پھر عمل نذر سے احرام باندھے

اور اگر کسی ایک میقات پر جانا ممکن نہ ہو اور جتدہ میں بغیر احرام وارد ہوا ہو تو ممکن ہے کہ وہ مدینہ منورہ کے راستہ میں مقام رابغ چلا جائے اور وہاں سے نذر کے احرام باندھے اور نذر اس لئے کسے کہ رابغ میقات جحفہ سے پہلے مکہ کی طرف ہے اور جب کسی میقات پر جانا ممکن نہ ہو اور وہی پہلے سے نذر کے ساتھ احرام باندھا ہو تو لازم ہے کہ نذر کے ذریعہ جتدہ ہی سے محرم ہو جائے پھر دخول حرم سے قبل تجدید کرے۔

مسئلہ ۱۴۴۔ پہلے گذر چکا ہے کہ حج تمتع بجالانے والے پر واجب ہے کہ حج تمتع کا احرام مکہ سے باندھے اور اگر جان بوجھ کر حج تمتع کا احرام مکہ کے علاوہ کسی اور جگہ سے باندھے اور محرم ہو کر مکہ میں داخل ہو تو اس کا احرام صحیح نہیں ہے۔ بلکہ در صورت امکان مکہ سے اذ سر نو احرام حج باندھے ورنہ اس کا حج باطل ہوگا۔

مسئلہ ۱۴۵۔ اگر حج کا احرام باندھنا مکہ سے بھول جائے تو اگر ممکن ہو تو مکہ کو ٹٹا واجب ہے اور اگر واپس نہ جاسکے تو جہاں یاد آئے وہیں سے احرام باندھ لے اگرچہ عرفات بھی پہنچ چکا ہو اور حج صحیح ہوگا۔ اور جاہل بال حکم کے لئے بھی یہی صورت ہے۔

مسئلہ ۱۴۶۔ اگر کوئی احرام حج بھول جائے اور تمام اعمال بجا لائے

کے بعد پلائے تو اس کا حج صحیح ہوگا اور اسی حکم کا بیل کھائے بھی ہے۔

کیفیت احرام

احرام میں تین چیزیں واجب ہیں

۱۔ نیت بمعنی نیت انسان ارادہ کرے کہ تمام اعمال حج و عمرہ بطور نیت بجا لاؤں گا قربۃ الی اللہ تعالیٰ اور جب تمام اعمال کو تفصیلاً نہ جانتا ہو تو واجب اعمال بجالانے کا قصد اجالی کافی ہے پس اس صورت میں لازم ہے کہ مسائل کو رسالہ علیہ سے دیکھ کر با ترتیب بجالائے یا مؤلف معلّم سے پوچھ کر ہر عمل کو انجام دے اور اگر قصد کے بغیر احرام باندھے تو احرام پائل ہوگا اور نیت میں چند امور معتبر ہیں۔

۱۔ قصد قربت لازم ہے جیسے کہ احرام کے علاوہ باقی عبادات میں قصد قربت ضروری ہے۔

۲۔ قصد قربت ابتداء احرام کے مقارن ہو۔

۳۔ احرام کو معتق کرنا ضروری ہے کہ عمرہ کا احرام ہے یا حج کا اور حج تمتع ہے یا قرآن یا افراد چہر تعین کرے کہ حج اپنا بجالانا چاہتا ہے یا غیر کے لئے اور حجۃ الاسلام ہے یا حج بطور نذر ہے یا حج واجب بالافادہ ہے

یا حج مستحبی ہے پس اگر بغیر تعین کئے احرام کی نیت کرے تو احرام باطل ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۷۔ صحت نیت میں تلفظ معتبر نہیں ہے اور نہ ہی دل میں شطوہ کی ضرورت ہے بلکہ ارادہ کافی ہے جیسے کہ احرام کے غیر باقی عبادات میں فقط قصد و داعی ہی کافی ہوتا ہے۔

مسئلہ ۱۷۸۔ صحت احرام میں عزم برائے ترک عمرات از اول احرام تا آخر معتبر نہیں ہے مگر جماع و استناء پس اگر اول احرام حج سے قصد کرے کہ وقوف مزدلفہ سے قبل زوج سے جماع کر دیا گیا استناء یا مردود ہو تو اس کا احرام باطل ہوگا۔ ہاں اگر ابتداء احرام میں ان دو چیزوں کے ترک کرنے کا عزم ہو اور بعد از احرام ان میں سے کسی ایک فعل کی بجا لانے کا ارادہ ہو جائے تو احرام باطل نہیں ہوگا۔

۲۔ تلبیہ یعنی حسب ذیل چند جملے زبان سے کہے

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ وَاحِطٌ وَاسِعٌ
 کہ اس جملہ کا اضافہ کرے إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَكَ
 شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ اور جابرؓ ہے کلمہ لَكَ لَبَّيْكَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَكَ
 کیا جائے یعنی کہے وَالْمُلْكُ لَكَ اب تلبیہ کامل یہ ہوگا۔ لَبَّيْكَ
 اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ

وَالْمُتَعَمِّلَةُ لَكَ وَالْمُلَاقَ لَكَ لَا مَشْرُوعَ لَكَ لَبَّيْكَ

مسئلہ ۱۷۹۔ شخص پر الفاظ تلبیہ کو بطور صحیح یا کرنا لازم ہے جیسے کہ نمازیں تکبیرۃ الاحرام کا صحیح ادا کرنا واجب ہے۔ اگرچہ دوسرے شخص کی تلقین سے بھی ہو پس اگر کسی کی قرائت تلبیہ اچھی نہ ہو اور تلقین بھی میسر نہ ہو تو جیسے کہہ سکتا ہے اسی طرح کہنا واجب ہے اور ایسی صورت میں احوط ہے کہ جمع کرے یعنی جتنی مقدار میسر ہو خود ادا کرے اور تلبیہ کا ترجمہ بھی کہے اور تلبیہ کہنے کے لئے کسی کو نائب بنائے۔

مسئلہ ۱۸۰۔ جو زبان سے لگے ہو وہ تلبیہ کے لئے اٹھلی سے اشارہ کرے اور زبان کو حرکت دے بلکہ ادلی ہے کہ خود بھی یہ کام کرے اور تلبیہ کہنے کے لئے کسی کو نائب نیز بنائے۔

مسئلہ ۱۸۱۔ بے ہوش اور غیر متمیز بچہ کے لئے کوئی دوسرا شخص بطور صحیح تلبیہ کہے۔

مسئلہ ۱۸۲۔ حج متعم کا احرام دعوہ متعم حج افراد و عمرہ مفردہ کا احرام بغیر تلبیہ کے منع نہیں ہو سکتا البتہ حج قرآن کا احرام تلبیہ سے منع ہے اور اشعار یا تقلید سے نیز محقق ہو سکتا ہے۔ اشعار اونٹ کی قربانی کے ساتھ متعم ہے اور تقلید اونٹ و گائے اور دنبہ وغیرہ کی قربانی میں مشترک ہے۔ ہاں اونٹ کی قربانی میں ادلی ہے کہ اشعار و تقلید دونوں ہوں اور

حج قرآن میں احوط تبلیہ ہے اگرچہ اس کا احرام اشعار یا تقلید سے منعقد ہوا
ہر معنی اشعار کو مان کر دائیں طرف سے چیرا جائے یعنی محرم اونٹ کے
بائیں طرف کھڑا ہو کر دائیں طرف کو مان کر چیرا دے اور خون آلودہ کر کے تقلید
یعنی حاجی اپنے پرانے جوتوں کا لاد بنا کر قربانی کی گردن میں ڈالے۔

مسئلہ ۱۸۴۔ صحت احرام میں حدث اصغر و اکبر سے ظاہر ہونا
شرط نہیں ہے لہذا حدث اصغر و اکبر کے ساتھ ہی احرام باندھنا صحیح ہے یعنی
بغیر وضو یا جنب و حیض و نفاس کی حالت میں احرام باندھنا کوئی اشکال
نہیں رکھتا بنا برائیں شخص جنب و حائض و نفاس احرام باندھ سکتے ہیں
مسئلہ ۱۸۵۔ نماز میں تکبیرۃ الاحرام کی مانند تبلیہ کی پوزیشن ہے
پس تبلیہ کے بغیر احرام محقق نہیں ہوتا یا اشعار و تقلید کے بغیر احرام منعقد
نہیں ہوگا۔ خاص کر حج قرآن میں لہذا اگر کوئی دو کپڑے احرام پہنے اور نیت
احرام کے بعد اور تبلیہ سے قبل احرام نہیں حرام ہو جائے والا فعل بجالسے تو مذ
کفارہ ہوگا اور نہ ہی گنہگار ہوگا۔

مسئلہ ۱۸۶۔ جو شخص مدینہ کے راستے سے جا رہا ہو تو افضل
ہے کہ تبلیہ کو تاخیر کرے اور اگر کسی دیگر راستے سے جا رہا ہو تو کچھ مقدّم
چلنے تک تاخیر کرے اور مکہ سے حج کے لئے تبلیہ میں تاخیر کر سکتا ہے
لیکن احوط ہے کہ تبلیہ فوراً بجالائے مطلقاً ہاں مذکور مقامات میں جہر ہے کہ

بیدار ذوالخلیفہ سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے مکہ کی طرف اور قطار وہ جگہ ہے جس کا نام مٹی جو مردم سے پہلے ہے۔

مسئلہ ۱۸۹۔ جو عمر و تنع بجالارہ ہو اس کے لئے احوط ہے کہ مکہ کے تقدیم گھر دن پر جب نظر پڑے تو تلبیہ ختم کر دے۔ اس کی حد یہ ہے کہ جو ہرینہ کے راستہ سے جا رہا ہو تو عقبۃ المذنبین پر جا کر تلبیہ ختم کرے اور جو عمر و مفردہ بجالارہ ہو تو وہ حرم میں داخل ہو کر ختم کرے جب کہ غایت حرم سے لے کر اندر جو مکہ کے احرام کے لئے باہر جائے تو جب کعبہ دکھائی دے تو تلبیہ ختم کرے اور احرام حج کی ہر نوا میں عرفہ کے دن زوال کے وقت تلبیہ ختم کرے۔

مسئلہ ۱۹۰۔ اگر کوئی جاہل احرام پہننے کے بعد اذیتات سے تہجد کرنے سے پہلے شک کرے کہ تلبیہ بجالایا ہے یا نہیں تو بنا رکھے کہ نہیں بجا لایا اور جب تلبیہ کہنے کے بعد شک کرے کہ بطور صحیح کہا ہے یا نہیں تو بنا رکھے کہ انشاء اللہ صحیح اور کیا ہے۔

۴۔ جو چیزی محرم پر حرام ہیں مٹی سے اجتناب کرنے کے بعد لباس احرام کے دو کپڑے پہننے لازم ہیں ایک بطور لنگ کے اور دوسرا درزل کندھوں پر ڈالے ہاں اس حکم سے بچے مستثنیٰ ہیں کہ بچے احرام باندھنے میں مقام رخسار تک تاخیر کر سکتے ہیں جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

مسئلہ ۱۸۸۔ لباس احرام واجب تقیدی ہے۔ بنابر ظہر احرام کے تحقق میں شرط نہیں ہے اور احوط ہے کہ لباس احرام بطور متعارف پہنا جائے۔

مسئلہ ۱۸۹۔ کنگ میں معتبر ہے کہ نالت سے لے کر گھٹنوں تک کے حصے کو چھپالے جیسے کہ ردا میں معتبر ہے کہ دونوں کندھوں کو ڈھانپ لے۔ ہاں احوط ہے کہ لباس احرام نیت و نیت سے پہلے پہنا جائے پس اگر عکس کرے تو اعادہ کرے گا۔

مسئلہ ۱۹۰۔ اگر جہالت کی وجہ سے یا جھیل کر پیراہن کے ہوتے ہوئے احرام باندھ لے تو فوراً پیراہن اتار دے تو احرام صحیح ہوگا۔ بلکہ ظہر ہے کہ اگر عمدتاً پیراہن کے اوپر احرام باندھے تو بھی احرام صحیح ہوگا۔ ہاں اگر احرام کے بعد پیراہن باندھے تو بدو شک احرام صحیح ہوگا لیکن پاؤں کی طرف سے اتارنا ضروری ہے اور اگر پیراہن کا گلہ تنگ ہو جاوے پاؤں کی طرف نہ نکل سکتا ہو تو اس کو بھاڑ ڈالے اور پاؤں سے نکال دے خلاصہ پیراہن سر کی طرف نہیں اتار سکتا۔

مسئلہ ۱۹۱۔ احرام میں سردی یا گرمی کی وجہ سے دو کپڑوں سے زیادہ ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۹۲۔ جو کچھ لباس نماز گزار میں شرط ہے وہی لباس

احرام میں بھی شرط ہے کہ لباس احرام خالص ریشم اور ابرو و حیوان حرام گوشت کا جائز نہیں ہے اور موٹے کی تانوں سے بنا ہوا کپڑا بھی جائز نہیں ہے اسی طرح لباس احرام کو پاک ہونا چاہیئے۔ ہاں جو چیز نجس نمازیں معاف ہے وہ لباس احرام میں بھی معاف ہے۔

مسئلہ ۱۹۲۔ ننگ ایسے کپڑے لائن ہو جس میں بدن دکھائی دے بلکہ احوط ہے کہ مرد اور بھی پتلے کپڑے کی نہ ہو۔ دونوں کپڑے موٹے ہوں۔

مسئلہ ۱۹۴۔ احوط ہے کہ دونوں کپڑے جُمنے ہوئے ہوں یعنی چمڑے اور تہ شدہ چیز کے نہ ہوں۔

مسئلہ ۱۹۵۔ ننگ اور دھامروں کے ساتھ مختص ہے پس عورتوں کے لئے جائز ہے کہ اپنے عادی لباس واجد الشرائط مذکورہ میں احرام باندھ سکتی ہیں۔

مسئلہ ۱۹۶۔ اگرچہ لباس ریشم فقط مردوں کے لئے حرام ہے لیکن عورتیں بھی احرام میں استعمال نہ کریں بلکہ احتیاطاً ہے کہ کوئی چیز بھی ریشم خالص کی تمام حالت احرام میں نہ بنیں۔

مسئلہ ۱۹۷۔ اگر دونوں احرام کے کپڑے یا کوئی ایک احرام باندھنے کے بعد نجس ہو جائیں تو احوط ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے تبدیل یا پاک

کئے جائیں۔

مسئلہ ۱۹۵۔ لباس احرام کو نیت کے بعد ہمیشہ پہننا واجب نہیں ہے بلکہ برائے ضرورت یا غیر ضرورت کندھوں سے بدوار اٹھالی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے نیز تبدیلی بھی کر سکتے ہیں جب کہ عوض میں شرائط موجود ہوں۔

ترکِ احرام

جیسے کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ احرام تبلیہ سے مشق ہو رہا ہے یا اشعار و تعلید سے نہیں ان تینوں کے بغیر احرام حتم نہیں ہوگا۔ اگر چہ نیت احرام کر لی جائے پس جب مکلف نے احرام باندھ لیا تو ۲۵ چیزیں حنبلی میں ہر حالت احرام میں حرام ہوں گی۔

۱۔ شکار بری ۲۔ جام ۳۔ عورت کا بوس لینا ۴۔ عورت کو لمس کرنا ۵۔

عورت کی طرف ٹھاکرنا ۶۔ استنار ۷۔ عقد نکاح ۸۔ استعمالِ خوشبو ۹۔ مردوں

کے لئے سلا ہو کر چلو پہننا ۱۰۔ آنکھوں میں شہرہ لگانا ۱۱۔ آئینہ دیکھنا (۱۲)

مردوں کا شغف و مجرب پہننا ۱۳۔ جھوٹ و سب کرنا ۱۴۔ مجاہدہ کرنا

۱۵۔ جڑیں و دیگر ہنی حشرات کا مارنا ۱۶۔ زینت کرنا ۱۷۔ تیل لگانا ۱۸۔

بدن سے بال مرنڈنا ۱۹۔ مردوں کا سر پرستر کرنا ۲۰۔ عورتوں کو چہرہ چھینا نا

۲۱۔ مردوں کے لئے سایہ ۲۲۔ بدن سے خون نکالنا ۲۳۔ ناخن اُتارنا ۲۴۔
دانت نکالنا ۲۵۔ اسلحہ ہراہ اٹھانا۔

۱۔ شکارِ بری

مسئلہ ۱۹۹۔ حالتِ احرام میں حرم پر حیوانِ بری کا شکار کیا جائے
حرام ہے۔ حیوانِ چاہے حرم سے باہر ہو یا اندر ہو اور حرم میں شکار مطلقاً
حرام ہے اگرچہ شکاری محل بھی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ ۲۰۰۔ جیسے کہ حرم پر حیوانِ بری کا شکار حرام ہے ایسے
ہی حیوان کی طرف اشارہ کرنا بھی حرام ہے فرق نہیں ہے کہ شکاری حرم
ہو یا محلِ حرم۔

مسئلہ ۲۰۱۔ حرم کے لئے شکار لادنا دیکھ بھاری میں دیکھنا
حرام ہے اگرچہ اُس نے احرام سے پہلے شکار کیا ہو اور حرم پر شکار کا گوشت
کھانا حرام ہے اگرچہ شکاری محل بھی کیوں نہ ہو نیز مکڑی حیوانِ بری میں داخل
ہے پس مکڑی کا شکار اور اُسے روکنا دیکھنا، محرم پر حرام ہے۔

مسئلہ ۲۰۲۔ مذکورہ بالا حکم حیوانِ بری کے ساتھ محض ہے
البتہ شکاری بحری چیل وغیرہ کا شکار جائز ہے اسی طرح حیوانِ اہلِ مثل
مرغی و جیر و گائے و اونٹ اور مرغِ حبشی کا ذبح کرنا محرم کے لئے جائز ہے

مسئلہ ۲۰۳۔ حیران بری و مجری و اعلیٰ کے بچے اور ایڑے
بظور حکم ہر حیوان کے تابع ہوں گے۔

مسئلہ ۲۰۴۔ محرم کسی درندے کو قتل نہیں کر سکتا مگر جب کہ اپنی
جان کا خوف ہو یا حرم کے کبوتروں کو اذیت دیں تو جائز ہوگا اور درندے کے
مارنے میں کفارہ نہیں ہے حتیٰ شیر بناد برہنہ چاہے اس کا قتل جائز ہو یا نہ ہو

مسئلہ ۲۰۵۔ ارضی سیاہ جنگ کا بڑا سانپ و دوسرے بڑے
سانپ و عقرب اور چوہے کو محرم مار سکتا ہے اور کسی لاکوئی کفارہ نہیں ہے
مسئلہ ۲۰۶۔ محرم کو تے اور شکاری باز کو تیر مار سکتا ہے اور اگر
تیر لگنے سے سر بائیں ٹوکنی کفارہ نہیں۔

کفاراتِ شکار

مسئلہ ۲۰۷۔ اگر محرم شتر مرغ کو ہلاک کر دے تو اس کا کفارہ
ایک اونٹ دینا ہوگا اور اگر چلی گائے ہلاک کرے تو ایک گائے کفارہ میں دے
گا اور چلی گدے کا کفارہ ایک اونٹ یا ایک گائے دے گا اور بہرن و خرگوش
کا کفارہ ایک دنبہ ہے اور بدو براعتیہ و لہڑی کا کفارہ بھی ایک دنبہ دینا ہوگا
مسئلہ ۲۰۸۔ اگر ایسے حیوان کا شکار کرے جس کا کفارہ اونٹ
ہو لیکن اونٹ نہ مل سکے تو ساطر مسکین کو فہام دینا واجب ہے اور بدو مسکین

کو ایک گناہ دینا ہو گا اور اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو ۱۸ دن کے روزے رکھے
اور اگر کفارہ میں لاشے دینا ہو لیکن وہ دستیاب نہ ہو سکے تو ۴۰ مسکین
کو طعام دے گا اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو ۹ دن کے روزے رکھے و نیز اگر
کفارہ میں ذبیحہ واجب ہو اور وہ مذہبی سکے تو ۱۰ مسکین کو طعام دے
گا اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ۳ دن کے کھانڈے رکھے۔

مسئلہ ۲۰۔ اگر عرم نے حرم سے باہر کھڑے وغیرہ کاظهار
کیا ہو اور اسے ذبح کر دے تو کفارہ میں ایک ذبیحہ دے گا اور اگر کھڑے
کا بچہ ہلاک کیا ہو تو کفارہ میں برہ یا برنہ یا دینا پڑے گا نیز کھڑے کا انڈا
توڑنے کا کفارہ ایک درہم ہے۔ بناء بر احتیاط اور اگر کوئی عمل مطلق حرم میں
کھڑے داند کھڑے ہلاک کرے تو ایک درہم کفارہ دے گا۔ ہاں کھڑے کے بچے
کا آدھا درہم اور انڈا توڑنے کا کفارہ چوتھا حصہ درہم کفارہ میں دینا پڑے
گا اور اگر عرم کھڑے کو حرم میں مار ڈالے تو ہر دو کفارہ دینا واجب ہو گا اور
اسی طرح ہے جب کہ بچے اور انڈے توڑ دے اور جس انڈے میں بچہ
حرکت کرے تو وہ بڑا حکم بچہ میں ہو گا۔

مسئلہ ۲۱۔ قضاۃ و جمل و دراج وغیرہ کے ہلاک کرنے میں
جو بھیہر کا بچہ دودھ چھوڑ کر چرنا شروع کر دے کفارہ میں دینا پڑے گا
اور جعفر و قمر و صومرہ وغیرہ کے مارنے سے بناء بر مشہور ایک درہم

دے گا لیکن محلِ قلم دینا احوط ہے اور کڑی کے قتل میں ایک دانہ کھجور
کفارہ دے گا اس اگر ایک سے زیادہ ہوں تو سٹی بھر طعام اور اگر بہت زیادہ
ہوں تو ایک بکری کفارہ میں دے گا۔

مسئلہ ۲۱۱۔ جنگلی چر ہے وقفہ دگرہ و فزہ کے قتل میں ایک
چھوٹا بکرا کفارہ میں دینا ہر گاہ اور ٹڈی میں مٹی بھر طعام دے گا۔

مسئلہ ۲۱۲۔ اگر کوئی عدا زبور کو ہلاک کرے تو کچھ مقدار طعام
کفارہ میں دے گا اہل از جہت ازیت مادے کوئی کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۳۔ جس راستہ پر ٹڈی ہو تو محرم پر واجب ہے کہ
وہ راستہ چھوڑ دے۔ ہاں اگر ممکن نہ ہو یعنی راستہ چھوڑنے کا امکان نہ
ہو اور پلٹنے سے کڑی ہلاک ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۴۔ اگر کچھ محرم لوگوں نے بلی کر کسی حیوان کو قتل کیا ہو
تو ہر ایک کو علیحدہ کفارہ دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۲۱۵۔ حیوان کا شکار یا شکار شدہ حیوان کا گوشت کھانا
دونوں کا کفارہ یکساں ہے پس اگر محرم شکار کر کے اس کا گوشت کھائے تو
وہ کفارہ اس پر واجب ہیں۔

نہ جو بیچارہ پختہ ہو چھوڑ کر خود گھاس وغیرہ کھاتا ہو

مسئلہ ۲۱۶۔ جو شکار کو ہمارا لے کر حرم میں داخل ہو تو اس پر واجب ہے کہ اسے رکا کر دے پس اگر نہ چھوڑے اور وہ حیوان مر جائے تو اس پر کفارہ لازم ہے بلکہ جس نے احرام سے قبل شکار کیا ہو اور بعد میں محرم ہوا ہو تو پھر بھی شکار کا رکا کرنا واجب ہے اگرچہ حرم میں داخل نہیں ہوا ہو بنا برائے عینا ط۔

مسئلہ ۲۱۷۔ حیوان کا شکار کرنا احرام کا گوشت کھانے میں فرق نہیں ہے چاہے عدا ہو یا سپوا یا بوجہ نادانی ہو کفارہ واجب ہوگا۔
مسئلہ ۲۱۸۔ اگر شکار مکرر ہو تو کفارہ بھی مکرر ہوگا اگرچہ شکار بوجہ نادانی یا بھول کر خطا کیا ہو اور یہی حکم ہے کہ شکار حرم میں عدا کیا ہو اور شکاری محل ہو یا کئی دفعہ احرام سے محرم ہوا ہو۔ لیکن اگر محرم سے ایک ہی احرام میں عدا نکلا رکھے ساتھ شکار ہو تو کفارہ ایک ہی کفارہ دینا پڑے گا۔

جماع

مسئلہ ۲۱۹۔ اثنا عشر مرتبہ واثنا عشر مرتبہ، اثنا عشر مرتبہ میں محرم پر جماع حرام ہے بلکہ اس کے بعد اٹھ نماز طواف نسا سے قبل بھی حرام ہے۔

مسئلہ ۲۲۰۔ اگر کوئی اشاعرہ میں جماع کرے جان بوجھ کر
قبل و بعد میں تو اگر سعی کے بعد ہو تو اس کا عمرہ فاسد نہیں ہوگا۔ ہاں بندہ
احوط کفارہ میں اونٹ کا بچہ دینا واجب ہوگا اگر اس سے عاجز ہو تو
گائے دے ورنہ بکری دینی واجب ہوگی اور اگر سعی ختم کرنے سے پہلے
جماع کرے تو کفارہ جو ذکر ہو چکا ہے دے گا اور بنا پر اظہر عمرہ فاسد
نہیں ہوگا۔ ہاں احوط ہے کہ صورت امکان میں حج سے قبل عمرہ کا اعادہ
کرے اور اگر ممکن نہ ہو تو آئندہ سال پر سے حج کا اعادہ کرنا پڑے گا۔

مسئلہ ۲۲۱۔ اگر عرم احرام میں جان بوجھ کر اپنی عورت سے
وقوف مزدلفہ سے قبل جماع کرے تو اس پر کفارہ جماع اللہ اتمام باقی اعمال
واجب ہوگا اور سال آئندہ حج کا اعادہ کرے گا نیز فریق نہیں ہے کہ حج واجب
ہو یا مستحب اللہ یہی حکم عورت کے لئے جب کہ وہ بھی حالت احرام میں
ہو اور ہالی بوجھ کر جماع میں شریعت کی اتباع کی ہو۔ ہاں اگر عورت کو شوہر
جماع پر مجبور کرے تو اس صورت میں عورت کا حج فاسد نہیں ہوگا اور شوہر
پر رد کفارہ واجب ہوں گے۔ البتہ عورت پر کوئی کفارہ نہیں ہے اور
جماع کا کفارہ صورت امکان میں ایک اونٹ ہے ہاں اگر اونٹ دینے
سے عاجز ہو تو ایک گائے دے گا ورنہ ایک بکری دینا ہوگی اور عورت
و مرد کو جدا رہنا باقی اعمال میں واجب ہے اور سال آئندہ اعادہ حج

میں اگر کوئی تیسرا آدمی ساتھ نہ ہو تو ایک دوسرے سے مقام جہان تک
 جہاز میں گئے اور اگر عرفات کی طرف جاتے ہوئے پہلی سے محل کر
 جہان کر کے تو بجائی میں قربانی دینے سے قبل تمام سفر میں ایک دوسرے
 سے جہاز میں گئے بلکہ بند براہِ حوط تمام اعمال حج سے فارغ ہونے تک
 جہاز ہٹا ضروری ہے۔

مسئلہ ۲۲۲۔ اگر عرم جان بوجھ کر وقوت مزدلفہ کے بعد اپنی
 عورت سے جہان کرے پس اگر جہان طوافِ نسا سے قبل ہو تو اس پر
 کفارہ مثل سابق واجب ہے لیکن اعادہ واجب نہیں ہے اور یہی حکم
 ہے جبکہ پانچویں شرط طوافِ نسا سے قبل جہان کرے ہاں اگر پانچویں
 شرط کے بعد جہان کیا ہو تو کوئی کفارہ نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۳۔ اگر عرم جان بوجھ کر عمرہ مفردہ میں عورت سے
 جہان کرے تو مثل سابق کفارہ اُس پر واجب ہوگا لیکن اُس کا عمرہ ناسد
 نہیں ہوگا جب کہ اسی کے بعد جہان کیا ہوگا اگر جہان اسی سے قبل واقع ہوا
 ہو تو اس کا عمرہ باطل ہوگا اور ایک ملکہ میں شہرہ واجب ہوگا پھر
 ایک ماہ کے بعد کسی میقات پر جا کر بطورِ اعادہ عمرہ مفردہ کا احرام باندھ
 کر مکہ جائے گا نیز بنا براہِ حوط عمرہ ناسد کو بھی تمام کرنا ہوگا۔

مسئلہ ۲۲۴۔ جو شخص اپنے احرام سے محل ہو کر عورت سے

جماع کرے جب کہ عورت حالت احرام میں تھی تو عورت پر کفارہ واجب ہوگا لیکن بطور فراغت مرد ہی ادا کرے گا اور کفارہ ایک اونٹ دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۲۲۵۔ اگر از روئے جہالت یا بھول کر محرم اپنی عورت سے جماع کر لے تو اس کا عمرہ و حج صحیح ہوگا اور کفارہ بھی واجب نہیں ہوگا اور یہ حکم باقی تمام محرمات میں جزو موجب کفارہ بنتے ہیں جاری ہوگا یعنی ہر عمل موجب کفارہ اگر محرم سے از جہت جہالت یا نسیان کی وجہ سے صادر ہو تو اس پر کفارہ نہیں ہوگا مگر در چند موارد ذیل۔

۱۔ اگر محرم طواف حج کو بھول کر اپنی عورت سے جماع کر لے یا کچھ مقدار سعی عمرہ تمتع میں بھول جائے اور عورت سے جماع کرے یا اپنے آپ کو عمل سمجھ کر ناخن اتار دے اور بعد از سعی و قبل از تقصیر جہالت بال حکم کی وجہ سے جماع کر لے۔

۲۔ اگر محرم خواہ مخواہ اپنا ہاتھ سر پائی اڑھی پر بٹنا پھیرے اس ایک یا دو بال گر جائیں۔

۳۔ اگر محرم از روئے جہالت بدن پر تیل لگائے الا ان سب کا حکم پلنے مقام پر آجائے گا۔

تقبیلِ نساء

مسئلہ ۲۲۶۔ اگر محرم از روئے شہوت اپنی عورت کا بوسہ
 ملے تو حرام ہے اور اگر بوسہ کی وجہ سے منی خارج ہو جائے تو اس پر واجب
 ہے کہ ایک ادنٹ یا جزد در کفارہ میں دے بلکہ بنا برا حوط اگر منی خارج نہ
 بھی ہو تو کفارہ دے گا۔

ہاں اگر بوسہ شہوت کے ساتھ نہ لیا ہو تو کفارہ میں ایک بکری دینا ہونگی
 مسئلہ ۲۲۷۔ اگر کوئی طوافِ نساء دیکھے بعد اپنی عورت کا
 حالتِ احرام میں بوسہ لے تو اقحوط ہے کہ کفارہ میں بکری دے۔

لمسِ عورت

مسئلہ ۲۲۸۔ عرم کے لئے جائز نہیں ہے کہ شہوت کے ساتھ اپنی عورت کو
 لمس کرے اگر ایسا کیا تو کفارہ میں ایک بکری دے گا ہاں اگر شہوت کے بغیر لمس کرے تو اس پر کوئی چیز
 نہیں ہے۔

عورت کی طرف نظر اور اس سے ملامت کرنا

مسئلہ ۲۲۹۔ اگر محرم اپنی عورت سے ملامت کرے اور منی خارج
 ہو جائے تو ایک ادنٹ کفارہ میں دے گا اور اگر اجنبی عورت کی طرف

شہوت یا غیر شہوت سے دیکھے اور منی نکل آئے تو اس پر ایک اونٹ کفارہ میں دینا ہوگا۔ ہاں اگر اونٹ دینے پر قادر نہ ہو تو جزور سے گا اور اگر متوسط درجہ کی زندگانی ہو تو ایک گھائے سے گا اور فقیر ہو تو ایک بکری سے گا البتہ اگر اپنی عورت کی طرف شہوت کے ساتھ دیکھے اور منی خارج نہ ہو تو اگرچہ گنہگار ہوگا لیکن کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۱۔ اگر محرم زوجہ کی طرف شہوت سے نظر کرے اور منی خارج ہو تو ایک اونٹ یا جزور کفارہ میں دینا واجب ہے۔ ہاں اگر شہوت کے ساتھ نہ کرے اور منی خارج نہ ہو یا بغیر شہوت کے دیکھے اور منی نکلے تو سب دوسورت میں کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۲۔ محرم مذکورہ بالا افعال کے علاوہ اپنی زوجہ سے لذت اٹھا سکتا ہے بنا برائے لہر لیکن اس طبع کہ ہر لذت کو ترک کرے۔

استنار

مسئلہ ۲۳۳۔ اگر محرم اپنے آرتھنسل سے طالعہ کرے اور منی خارج ہو جائے تو اس کا حکم مثل جماع ہوگا۔ پس اگر محرم احرام حج میں وقوف مزدلفہ سے قبل مشیت زنی کرے تو کفارہ واجب ہے اور باقی اعمال حج کا اتمام لازم اور سال آئندہ اعادہ حج ضروری ہوگا جیسے کہ

ایسا فعل عمرہ مفردہ میں فراغت سہی سے قبل کرے تو عمرہ باطل و اعمال عمرہ کا اقام اور سال آئندہ عمرہ کا اعادہ لازم ہے۔ کفارہ استناء مثل کفارہ جلع کے ہے و چنانچہ بغیر مشقت زنی کے منی خارج ہو مثلاً عورت کی طرف دیکھنے یا خیال میں لانے کی وجہ سے منی خارج ہو تو اس صورت میں بھی کفارہ واجب ہے البتہ بنا بر اظہر حج و عمرہ فاسد نہیں ہوگا اگرچہ احتیاط ہے کہ حج و عمرہ کا اعادہ کرے

عقد نکاح

مسئلہ ۲۳۳۔ محرم پر اپنا یا کسی غیر کا عقد نکاح کرنا حرام ہے فرق نہیں ہے۔ دوسرا آدمی محرم ہو یا عاقل ہو یا نکاح دائمی ہو یا منتقع ہو مذکورہ تمام صورتوں میں عقد باطل ہوگا۔

مسئلہ ۲۳۴۔ اگر محرم یا کوئی شخص محل، محرم کے لئے کسی عورت سے نکاح کرے اور شوہر دخول بھی کرے جب کہ ایسے نکاح کی حرمت کا عاقد و زوج دونوں کو علم تھا تو دونوں پر ایک ایک ادا نٹ کفارہ دینا ہوگا اور اگر عورت کو علم ہو تو وہ بھی کفارہ دے گی۔

مسئلہ ۲۳۵۔ مشہور یہ ہے کہ کسی مجلس نکاح میں یا نکاح کی گواہی دینے میں محرم کا حاضر ہونا حرام ہے بلکہ بعض نے تو فرمایا کہ کسی

سایت نکاح کی گواہی بھی محرم پر حرام ہے لیکن اس کی دلیل ظاہر نہیں ہے۔
 مسئلہ ۲۳۶۔ حالتِ احرام میں بنا دبر احوط کسی حورست کو خطبہ
 نکاح کہنے کے لئے آمادہ کرنا محرم کہنے جائز نہیں ہے ہاں طلاقِ رجبی میں جڑ
 کرنا کوئی مضائقہ نہیں رکھتا اور محرم لوندی بھی خرید سکتا ہے اگرچہ اس سے
 لذت اٹھانے کا قصد ہوا البتہ احوط ہے کہ محرم لوندی خریدتے وقت
 قصد لذت نہ کرے نیز بنا دبر اظہر کسی کہنے کے لئے تحلیل لوندی و قبولِ تحلیل
 جائز ہے۔

استعمالِ خوشبو

مسئلہ ۲۳۷۔ حالتِ احرام میں استعمالِ زعفران و عود و مسک
 و عتبر وغیرہ حرام ہے یعنی سونگھنا و ملنا و کھانا حرام ہے اور جین لباس پر
 مذکورہ چیزوں کا اثر ہو اس کا استعمال حرام ہے بلکہ بنا دبر احوط ہر خوشبو
 سے اجتناب کرے

مسئلہ ۲۳۸۔ خوشبودار فروٹ لاکھانا جائز ہے مثل سیب
 و سفرجل وغیرہ لیکن کھاتے وقت ناک بند رکھے۔

مسئلہ ۲۳۹۔ صفا اور مردہ سکھد میان سہی کوتاہ وقت خوشبو
 کی وجہ سے ناک بند کرنا محرم پر واجب نہیں ہے جب کہ وہاں مطر و چا

جائز ہوا بعد اعتیاد لازم ہے کہ سعی کے علاوہ کسی اور حالت میں خوشبو کی وجہ سے ناک بند رکھے اور خلوق کعبہ جو ایک خوشبو کی قہم ہے کا سرگھنا کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۴۱۔ اگر عرم عدا کچھ مقدار خوشبو کھالے تو بنا بر مشہور ایک دن کفارہ میں دے گا اور کھانے کے علاوہ کفارہ کا ثابت ہونا عمل اقبال ہے اگرچہ کفارہ دینا احوط ہے۔

مسئلہ ۲۴۲۔ بدبو کی وجہ سے اگر عرم ناک بند رکھے تو حرام ہے۔ ہاں اس جگہ سے تیزی کے ساتھ گزر جانا کوئی حرج نہیں ہے۔

مردوں کیلئے سلا ہوا لباس

مسئلہ ۲۴۳۔ عرم پر قمیص و شلوار و عبا و زره اور بٹن و دکا کپڑا وغیرہ پہنا حرام ہیں بلکہ احوط ہے کہ ہر پہلے ہوئے لباس سے احتیاط کرے بلکہ احوط ہے کہ جو چیز پہلے ہوئے کپڑے کے مشابہ ہو مثل نمہ وغیرہ اُس سے بھی اجتناب کرے۔ ہاں نقدی محض کرنا کے لئے سلی ہوئی دھیان کر کے ساتھ باہر صاباٹو ہے اور فرق جذب بھی باندھ سکتا ہے اور پہلے ہوئے لحاف وغیرہ میں عرم ہو سکتا ہے لیکن سر پر عدا لحاف نہ ڈالے۔

مسئلہ ۲۴۳۔ احوط یہ ہے کہ عرم تک کے بدنوں پہ لگا کر
میں نہ باندھے بلکہ مطلقاً اس میں گرہ نہ دے یعنی ایک پہلے کو دوسرے
پتے سے متصل کرنے کے لئے نہ گرہ ڈالے اور نہ سوئی کے ذریعہ متصل
کرے بلکہ احوط ہے کہ وہاں بھی گرہ وغیرہ نہ ڈالے ہاں ردا کے پہلے
سوئی وغیرہ سے متصل کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۴۴۔ عورتیں حالت احرام میں ہر سلا ہوا لباس
پہن سکتی ہیں لیکن تقاضی باتھوں میں نہ پہنیں۔

مسئلہ ۲۴۵۔ اگر عرم عداً ایسا لباس پہن لے جو حالت احوط
میں حرام ہو تو اس کا کفارہ ایک بکری دے گا۔ اور بنا بر احوط کفارہ دینا
لازم ہوگا اگرچہ حالت مجبوری میں بھی استعمال کرے۔

سرمہ لگانا

- مسئلہ ۲۴۶۔ سرمہ لگانے کی چند صورتیں ہیں۔
- ۱۔ قصد زینت سے یا سرمہ آنکھوں میں لگائے تو عرم پر یقیناً حرام
ہے اور اس کا کفارہ ایک بکری ہے۔ بنا بر احوط
 - ۲۔ بغیر قصد زینت یا سرمہ لگانا
 - ۳۔ قصد زینت ہو لیکن سرمہ یا سرمہ لگانا نہ ہو تو احوط ہے کہ ان

دوسروں سے لختاب کرنے جیسے کہ سر ملانے سے کفارہ دینا اور

۴۔ سر میں ننگ کے علاوہ اور بغیر زینت کے آنکھوں میں لگانا
کوئی حرج نہیں اور بلا اشکال کفارہ نہیں ہے۔

۳۔ آئینہ دیکھنا

مسئلہ ۲۴۶۔ بطور زینت آئینہ دیکھنا حالت احرام میں
حرام ہے اور اس کا کفارہ ایک بکری ہے۔ بناء برأحوط اعلیٰ ہاں اگر بغیر
زینت کے کسی دیگر غرض کے لئے آئینہ میں نگاہ کرے جیسے کٹنا یا پرچے
کے آنے والی موڑوں کو آئینہ سے دیکھتا ہے۔ اس طرح کوئی حرج نہیں
ہے اور جو زینت کے لئے آئینہ دیکھے تو مستحب ہے کہ تعبیر کی تبدیلی
کرے۔ حرمت و مرد کے لئے عینک لگانا جائز ہے جب کہ بطور زینت
نہ ہو لیکن بہتر ہے کہ محرم عینک نہ لگائے البتہ یہ حکم باقی صاف شفات
چیزوں میں نظر کرنے پر جاری نہیں ہوا۔ پس صاف پانی اور دیگر متیل شے
اجام میں عینک کرنا کوئی حرج نہیں ہے۔

خُف اور جوراب پہننا

مسئلہ ۲۴۸ :- مرد پر حالتِ احرام میں خف و جوراب وغیرہ پہننا حرام ہے اور بطورِ احتیاط اس کا کفارہ ایک بکری ہے۔
ہاں عورتیں پہن سکتی ہیں اور احتیاط ہے کہ جو چیز تمام پشت پاؤں کو چھپا دے اُسے نہ پہنے و چنانچہ مرد عجم کو ہوائی چل وغیرہ نہ مل سکے اور خف و جوراب پہننے پر مجبور ہو جائے تو احتیاط ہے کہ پاؤں کی پشت سے اُسے چھڑائے و اگر کوئی بغیر پہننے کے پشت پاؤں چھپا دے تو کوئی حرج نہیں ہے جیسے کہ پاؤں لحاف کے اندر رکھ کر سو جائے۔

جھوٹ و سب

مسئلہ ۲۴۹ :- ہر حالت میں جھوٹ و سب حرام ہیں لیکن حالتِ احرام میں حرمت کی تاکید ہے قال اللہ تعالیٰ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ اس آیت میں فسوق سے مراد جھوٹ و سبک ہاں تاخیر یعنی سب و نسب کے لحاظ سے دوسروں پر اظہارِ فقر کرنا اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ انسان اپنے لئے ایسے مقام پر فضیلت و برتری کو ثابت کرے

جہاں دوسروں کی توہین ہو تو یہ حرام ہے۔

۲۔ انسان کسی مقام پر اپنی فضیلت ثابت کرے جہاں دوسرے لوگوں کی توہین نہ ہو تو یہ محرم و غیر محرم کے لئے جائز ہے۔

جدال

مسئلہ ۲۵۰ :- محرم کے لئے جدال جائز نہیں ہے یعنی لَا وَاللّٰهِ وَبِئْسَ مَا لِلّٰهِ بَلْكَ اِنْ الْفَاتُحَ کے بغیر بھی قسم کو ترک کرے۔ یا حوط ہے

مسئلہ ۲۵۱ :- ختمِ جدال سے دو چیزیں مستثنیٰ ہیں
۱۔ ضرورت کے تحت اغباتِ حق یا ابطالِ باطل کے لئے قسم جائز ہے
۲۔ جب کہ ارادہ قسم کا نہ ہو بلکہ ارادہ کسی دیگر امر کا ہو جیسے اظہارِ تعظیم کے لئے کہے لَا وَاللّٰهِ تم یہ کام نہ کرو۔

مسئلہ ۲۵۲ :- جب کہ انسان سچائی کی بنا پر قسم اٹھائے تو کوئی کفارہ نہیں ہے لیکن استغفار کرے جب کہ فقط دوسرے قسم اٹھائے ہاں اگر دوسرے سے تجاوز کرے تو ایک بکری کفارہ میں دے گا اور اگر جھوٹی قسم اٹھائے تو ایک مرتبہ کا کفارہ ایک بکری واجب اور دوسرے مرتبہ پر دو بکری اور تیسری مرتبہ ایک گائے دینا واجب ہے۔

بدنی جانوروں کو مارنا

مسئلہ ۲۵۳۔ جرّیں مارنا یا بدن سے پکڑ کر دوسری جگہ پھینکنا محرم پر حرام ہے۔ ہاں ایک جگہ سے پکڑ کر دوسری جگہ پھوڑنا کوئی حرج نہیں ہے اور اگر مار دے تو احوط ہے کہ مٹی بھر طعام کفارہ میں کسی فقیر کو دے اور پھڑ دپتہ وغیرہ کو بنا برا حوط نہ مارے جب کہ وہ محرم کو ضرر نہ پہنچائیں البتہ دونوں کو اپنے نزدیک آنے سے دفع کرنا بنا برا ظہر جائز ہے اگرچہ اسے بھی ترک کرنا احوط ہے۔

زینت کرنا

مسئلہ ۲۵۴۔ بقصد زینت ہاتھ میں انگوٹھی رکھنا محرم کے لئے حرام ہے ہاں بقصد سنت کوئی حرج نہیں ہے بلکہ کسی چیز سے بھی حالت احرام میں زینت کرنا حرام ہے اور بنا برا احتیاط کفارہ ایک ذنب ہوگا۔

مسئلہ ۲۵۵۔ حالت احرام میں جاناگنا جب کہ زینت کہی جائے تو حرام ہے اگرچہ محرم خود قصد زینت نہ بھی کرے۔ ہاں اگر زینت نہ کہا جائے تو جائز ہے جیسے کہ بطور علاج وغیرہ کے لگائے۔

مسئلہ ۲۵۱۔ حالت احرام میں بطور زینت عورت کو زیور استعمال کرنا حرام ہے ان اگر احرام سے قبل زیور کی عادت ہو تو اس صورت میں استعمال کر سکتی ہے لیکن حالت احرام میں اپنے شہر اور دیگر مردوں سے چھپائے رکھے غائب نہ کرے۔

تیل لگانا

مسئلہ ۲۵۲۔ حالت احرام میں تیل وغیرہ لگانا محرم پر جائز نہیں ہے اگرچہ تیل خوشبودار نہ بھی ہو ان ضرورت و علاج کے لئے جائز ہے۔

مسئلہ ۲۵۳۔ اگر محرم جان بوجھ کر تیل استعمال کرے تو کفارہ ایک بکری ہے اور اگر بھالت کی وجہ سے ہو تو اچھا یہ کہ فقیر کو کھانا کھلائے۔

بدن سے بال زائل کرنا

مسئلہ ۲۵۴۔ محرم کو اپنے یا کسی غیر کے بدن سے بالوں کو زائل نہیں کر سکتا فرق نہیں دوسرا آدمی محرم پر یا عمل ہو۔ ہاں چار حالتوں میں محرم بال زائل کر سکتا ہے۔ ۱۰ جب کہ بدن محرم میں جو بے کثرت سے ہوں (۱۲) حالت مجردی میں (۱۳) جب بال آنکھ میں آگ کر

اذیت کریں (۴۱) ہنگام وضو و غسل میں بال خود بخود گر جائیں۔

مسئلہ ۲۶۸۔ اگر محرم بغیر ضرورت کے سر کے بال مونڈ دے تو ایک دن بہ کفارہ دے گا اور اگر بطور ضرورت مونڈے تو کفارہ میں ایک دن بہ دے گا یا تین دن روزے رکھے گا یا چھ مساکین کو طعام دے گا یعنی ہر مسکین کو دو من طعام دے گا و اگر دونوں زیر بغل بالوں کو مونڈے تو کفارہ ایک دن بہ دے گا اور بنا بر احتیاط ایک بغل کا بھی یہی حکم ہے اور اگر کچھ بال ٹراڑھی وغیرہ کے مونڈے تو مسطح بھر طعام فقیر کو دے گا چنانچہ محرم کسی دوسرے کا سر مونڈے چاہے وہ دوسرا آدمی محرم ہو یا علی ہو تو کوئی کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۶۹۔ اگر محرم اپنے سر یا بدن کو خراشے اور کوئی بال نہ گرے اور نہ ہی خون نکلے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے و چنانچہ سر یا بدن پر ہاتھ پھیرنے سے ایک دو بال گر جائیں تو مسطح بھر طعام بطور صدقہ دے۔

مردوں کا سر کو چھپانا

مسئلہ ۲۶۲۔ حالت احرام میں تمام سر یا بعض حصہ کو کسی چیز سے چھپانا حتیٰ گیلی مٹی سے بھی حرام ہے اور بنا بر احتیاط کوئی چیز سر پر نہیں رکھ سکتا۔ ہاں تسبیح یا سر درد کی وجہ سے

سر پر رومال باندھنا جائز ہے۔ نیز کان بھی نہیں چھپانے چاہئیں۔
مسئلہ ۲۶۳۔ حالت احرام میں سر پر تھکڑا رکھنا جائز ہے لیکن
 بہتر ہے کہ اس کو بھی ترک کرے

مسئلہ ۲۶۴۔ بنابر احتیاط محرم پانی وغیرہ میں سر کو نہ ڈبوئے
 اداس صورت میں عورت و مرد کے لئے کوئی فرق نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۶۵۔ اگر محرم اپنے سر کو ڈھانپ لے تو بنا براحتیاد
 ایک دینہ کفارہ دے گا اور غیہرا در حالت اضطرار کفارہ نہیں ہے۔

عورتوں کا چہرہ چھپانا

مسئلہ ۲۶۶۔ حالت احرام میں عورتیں چہرہ پر نقاب وغیرہ
 نہ ڈالیں۔ بنابر احتیاط بلکہ چہرے کا بعضی حصہ بھی نہ چھپائیں۔ ہاں سونے
 کے دقت یا حالت ناز میں سر کے ساتھ از باب مقدمہ چہرے کو چھپانا
 کوئی حرج نہیں ہے البتہ بنابر احتیاط فراغت نانہ کے بعد کپڑے
 کو چہرے سے فوراً ہٹائے۔

مسئلہ ۲۶۷۔ حالت احرام میں عورتیں اس طریقہ سے
 چہرہ کو چھپا سکتی ہیں کہ سر کی طرف سے چادر و عبا کا پتہ کھینچ کر تھڑی
 نمک لے جائیں اور احتیاط ہے کہ اس پتہ کو تھکڑا یا لکڑی پٹکا وغیرہ کے

ذریعہ چہرہ سے ہٹا کر رکھیں۔

مسئلہ ۲۶۸:- بنا بر احتیاط عورت کو چہرہ چھپانے پر ایک
دنبہ کفارہ دینا ہر گاہ۔

مردوں کا زیر سایہ چلنا

مسئلہ ۲۶۹:- حالت احرام میں مردوں کا حالت سیر میں زیر
سایہ چلنا یا بھتری وغیرہ سے سر پر سایہ کرنا حرام ہے۔ اگرچہ چائے سقف
عمل یا سرٹریا ہوانی جہاز وغیرہ کا جو محرم پیدل ہو یا سواری پر جو باندہ
احتیاط نیز احوط بلکہ اظہر ہے کہ سایہ دار چیز اگرچہ سر پر نہ بھی ہو تو بھی اُس
کے سایہ میں نہ چلے مثلاً چلتے ہوئے سایہ دائیں بائیں ہو اور محرم ایسے
سایہ میں چلے تو جائز نہ نہیں ہے ہاں اپنے ہاتھ کو آفتاب سے بچاؤ کے
لئے رکھنا جائز ہے اور حال السیر میں نفل عمل کا کوئی حرج نہیں نیز مسجد
شجرہ کی چھت والی جگہ محرم ہونا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۷۰:- حالت احرام میں سایہ دوام ہے۔ اس سے
مراد یہ ہے کہ آفتاب یا سردی یا گرمی یا بارش وغیرہ سے بچانے والی
چیز کو استعمال نہ کرے وچنانچہ اگر اس طرح نہ ہو یعنی سایہ کا ہونا
ادرنہ ہونا برابر ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۴۱۔ جب عرم مکہ معظمہ پہنچ جائے اگرچہ منزل کا ابھی بندہ نہ کیا ہو پھر بھی سایہ میں چل پھر سکتا ہے بلکہ راستہ میں اگر کہیں توقف کرے تو سایہ میں جانا کوئی حرج نہیں ہے اور اظہر ہے کہ ان موارد میں چھتری وغیرہ کا سایہ سر پر کر سکتا ہے اگرچہ بنا بر احتیاط اجتناب کرے۔

مسئلہ ۲۴۲۔ عورتوں اور بچوں کا سایہ میں چلنا اور مردوں کا حالت مجبوری یا گرہی و سردی کی وجہ سے جائز ہے۔

مسئلہ ۲۴۳۔ سایہ میں چلنے کا کفارہ ایک واجب ہے اور فرق نہیں ہے کہ حالت اختیاری یا اضطراری ہو۔ اور اگر سایہ میں چلنے کا تکرار ہو تو احتیاط ہے کہ ہر روز کے عوض میں کفارہ دے اگرچہ اظہر یہ ہے کہ ہر احرام میں ایک کفارہ لازم ہے۔

بدن سے خون نکالنا

مسئلہ ۲۴۴۔ حالت احرام میں بدن خراشنے یا مسراک کرنے سے بنا بر احتیاط خون نکالنا حرام ہے۔ ہاں ضرورت کے تحت یا ناراحتی رفع کرنے کے لئے خون نکالنے میں کوئی حرج نہیں۔ خون نکالنے کا کفارہ ایک واجب دینا واجب ہے۔

ناخن اُتارنا

مسئلہ ۲۴۵۔ در حالتِ احرام میں پُرنا ناخن یا کچھ حصہ ناخن حرام ہاں کچھ حصہ ناخن اگر اذیت دے رہا ہو تو اسے کاٹنا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۴۶۔ ایک ناخن اُتارنے کا ایک مد طعام ہے اور اگر کوئی ایک مجلس میں دونوں ہاتھوں کے ناخن اُتارے تو کفارہ ایک دنیہ دے گا اور یہی حکم پاؤں کے ناخنوں کا ہے وچنانچہ ہاتھوں اور پاؤں کے ناخنوں ایک مجلس میں اُتارے تو کفارہ ایک دنیہ اور اگر دو مجلس میں اُتارے تو دو دنیہ کفارہ میں دے گا۔

مسئلہ ۲۴۷۔ جو مفتی ناخنوں کا اُتارنا جائز سمجھتا ہو تو اس کا مقلد حالتِ احرام میں ناخن اُتارے اور خون نکل آئے۔ تو برابر احتیاط اس کا کفارہ مفتی پر لازم ہوگا۔

وانت نکالنا

مسئلہ ۲۴۸۔ تمام فقہاء کا نظریہ ہے کہ وانت نکالنے سے خون نہ بھی نکلے تو پھر بھی حرام ہے اور کفارہ ایک دنیہ دینا ہوگا لیکن اُن کی دلیل میں تاقل ہے اور بعید نہیں ہے کہ ایسا عمل جائز ہو۔

اسلحہ ساتھ رکھنا

مسئلہ ۲۷۹: حالت احرام میں تلوار اور نیزہ یا عورت جس کو اسلحہ کہے ہمراہ رکھنا حرام ہے اور بعض فقہانے ہر آلہ تحفظ یعنی زرہ وغیرہ کو جائز کہا ہے اور یہ احوط ہے۔

مسئلہ ۲۸۰: جب کہ اسلحہ بدن سے متصل نہ ہو بلکہ سامان وغیرہ میں رکھا ہوا ہو تو کوئی حرج نہیں اگرچہ اسے بھی ترک کرنا احوط ہے۔

مسئلہ ۲۸۱: حالت اختیار میں حمل اسلحہ حرام ہے البتہ حالت اضطرار میں کوئی حرج نہیں ہے اور بنا بر احوط اسلحہ کا کفارہ ایک کبریا ہے۔

شکار حرم و درخت گھاس حرم

یہاں تک ۲۵ چیزیں جو حالت احرام میں حرام تھیں وہ ذکر ہو چکی ہیں اور اب دو چیزیں حرم و محرم و محل دونوں پر حرام ہیں جب ذیل میں۔

- ۱۔ حد و حرم میں شکار حرم و محل دونوں پر حرام ہے جیسے کہ ذکر ہو چکا ہے۔
- ۲۔ حد و حرم میں گھاس وغیرہ کو اکھاڑنا یا درخت کا ٹخا حرام ہے ہاں بطور متعارف چلنے سے گھاس وغیرہ کا اکھڑ جانا کوئی حرج نہیں ہے نیز گھاس کھانے کے لئے جانور کو آزاد کرنا جائز ہے۔ ہاں حرمت قلع با قلع

سے چند مواردِ مستثنیٰ ہیں یعنی جائز ہیں۔

۱۔ اذخر جو معروف ہوئی ہے ۲۔ کھجور اور پھل دار درخت ۳۔ گھاس جو اونٹ کی خوراک ہو۔ ۴۔ جو گھاس یا درخت کسی کے گھر میں اُگے ہوں یا خود اُس نے لگائے ہوں البتہ وہ درخت جو مکان خریدنے سے قبل موجود تھا تو اُس کا حکم باقی درختوں کی طرح ہے یعنی جائز نہیں ہے مسئلہ ۲۸۲۔ اگر کوئی ایسا درخت ہو کہ اُس کا تناحدودِ حرم میں ہو اور شاخیں حرم سے باہر ہوں یا اُس کا عکس ہو تو ایسے درخت کا حکم اُس درخت کی مانند ہے جو سب کا سب حدودِ حرم میں ہو نیز درخت کا کفارہ اس کی قیمت ہوگی۔ ہاں گھاس کاٹنے کا کوئی کفارہ نہیں ہے۔

کفارے کا جانور کہاں ذبح کیا جائے گا

مسئلہ ۲۸۳۔ حالتِ احرام میں اگر کوئی عمرہ میں شکار کرے تو کفارہ کا جانور مکہ مکرمہ میں ذبح کیا جائے گا اور اگر احرام حج میں شکار کرے تو اُس کا کفارہ منیٰ میں ذبح کرے گا۔

مسئلہ ۲۸۴۔ اگر حرم پر صید کے علاوہ کسی اور سبب سے کفارہ واجب ہو تو اخیر ہے کہ اعمالِ حج ختم کرنے کے بعد وطن تک تاخیر جائز ہے پھر جہاں چاہے حرام کفارہ کو ذبح کرے لیکن افضل ہے کہ کفارہ کو

مستخرج ہی میں ذبح کرے۔

شُرَاطُ طَوَاف

عمرہ تمتع میں طواف بعد سرا واجب ہے اگر کوئی عمد طواف کو ترک کرے تو اس کا حج باطل ہوگا۔ چاہے وہ حکم طواف سے عالم تھا یا جاہل یا بالغ یا لمینوع تھا۔ یاد رہے کہ طواف بھی ارکان حج میں سے ایک رکن ہے اور اگر کوئی طواف انجام دینے میں اتنی تاخیر کرے کہ اب اگر طواف کرے تو قوف عرفات کو رک کر نامکمل نہ ہو تو یہ صورت بھی ترک طواف کے حکم میں ہوگی پھر جب بدم طواف سے عمرہ باطل ہوگا تو بنا دبر اظہر احرام بھی باطل ہوگا۔ اور ایسی صورت میں احوط و ادنیٰ یہ ہے کہ حاجی حج انفرادی کی طرف مدد لی کرے گا لہذا ان دونوں صورتوں میں سال آئندہ حج تمتع کا اعادہ واجب ہے نیز طواف میں چند امور معتبر ہیں۔

نیت :- پس اگر طواف میں قصد قربت نہ ہو تو طواف باطل ہوگا۔
طہارت :- از حدث اصغر و حدث اکبر پس اگر کوئی عمد یا جہلاً یا نسیاناً بغیر طہارت کے طواف کرے تو باطل ہوگا۔

مسئلہ ۲۸۵ :- اگر اشخاص طواف میں محرم سے حدث سرزد ہو تو اس میں چند صورتیں ہیں۔

اگر حدیث ۳۱۴ چکر سے پہلے صادر ہوا ہو تو اس صورت میں طواف باطل ہوگا اور طہارت کے بعد اعادہ طواف لازم ہے۔

۲۔ اگر چوتھے چکر کے بعد بغیر اختیار کے حدیث صادر ہو تو طواف چھوڑ کر طہارت کے بعد جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے لے کر تمام کرے۔
 ۳۔ حدیث ۳۱۴ چکر کے بعد اور چوتھے کو تمام کرنے سے پہلے واقع ہوا ہو یا چوتھا چکر تمام ہونے کے بعد ہو لیکن اختیاراً ہو تو بنا برحوظ ان دو صورتوں میں طواف چھوڑ کر طہارت کر کے جہاں سے توڑا تھا وہیں سے لے کر تمام کرے اور پھر طواف کا اعادہ کرے بلکہ اس احتیاط سے بہتر ہے کہ طہارت کے بعد ایک طواف کامل بقصد مافی الذمہ بجا لائے تو دوسرا طواف کامل حاب ہو سکتا ہے یا پہلے ناقص کو تمام کرنے والا ہوگا اور زائد لغو شمار ہوگا۔

مسئلہ ۲۸۶۔ اگر کوئی طواف میں شروع ہونے سے پہلے یا أثناء طواف میں طہارت کا شک کرے۔ پس اگر حالت سابقہ کا علم تھا کہ طہارت تھی اور حدیث صادر ہونے کا اُس نے بعد شک ہوا ہو تو شک کی پرواہ نہ کرے ورنہ طہارت و طواف واجب ہوگا یا طہارت کے بعد از سر نو طواف بجا لائے گا۔

مسئلہ ۲۸۷۔ اگر کوئی طواف سے فارغ ہو کر شک کرے کہ

طہارت تھی یا نہ تو ایسے شک کی پرواہ نہ کرے۔ اگرچہ اعادہ طوافِ احوط ہے البتہ نماز طواف کے لئے طہارت واجب ہوگی۔

مسئلہ ۲۸۸۔ اگر کسی کے لئے وضو ممکن نہ ہو تو تیمم کر کے طواف بجالائے اور اگر تیمم بھی ممکن نہ ہو تو اس پر حکم جاری ہوگا کہ گویا اصل طواف کے لئے امکان نہیں جس جب ممکن سے ناامید ہو جائے تو طواف کے لئے کسی کو نائب بنائے گا یاں احوط اُملی ہے کہ نائب کے علاوہ خود بھی ایسی حالت میں بغیر طواف کے طواف بجالائے۔

مسئلہ ۲۸۹۔ حائض و نفاس واجب خون متقطع ہو جائے تو ابن دونوں اور جنب پر طواف کے لئے غسل واجب ہے اور اگر غسل دشوار ہو اور امکان کی ناامیدی ہو تو تیمم کر کے طواف بجالانا واجب ہے۔ اور بناء برحوظِ وادلی اس کے علاوہ کسی کو طواف کے لئے نائب بھی بنائے گاں اگر تیمم دشوار ہو تو نائب متعین ہوگا۔

مسئلہ ۲۹۰۔ اگر عرقِ تنوع میں عورت حالِ احرام یا احرام کے بعد حائض ہو اور اعلانیٰ عرق بجالانے کا وقت دسیع ہو تو صبر کرے کہ خون ختم ہونے کے بعد غسل کر کے اعلانیٰ بجالائے یاں اگر وقت تنگ ہو تو سند کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) اگر حیضِ احرام باطل ہونے سے قبل شروع ہو چکا تھا تو اس صورت میں حج

افراد کی طرف عدول کرے گی اور اعمال حج بجالانے کے بعد اگر ممکن ہو تو عمرہ مفردہ بجالانا اس پر واجب ہے۔

(۲) اگر احرام کے بعد حیض شروع ہو تو اس صورت میں اسے اختیار ہے کہ حج افراد بجالائے۔ پہلی صورت کی طرح یا عمرہ تمتع کے اعمال بغیر طواف کے بجالائے اور سعی کے بعد تقصیر کرے پھر حج کا احرام باندھ کر عرفات جائے پھر اعمال منیٰ سے فارغ ہو کر طواف حج سے پہلے طواف عمرہ کر بطور قضاء بجالائے اور اگر یقین رکھتی ہو حیض منیٰ سے واپسی کے بعد بھی ختم نہیں ہو گا تو طواف کے لئے ناسیئہ اور خود سعی کرے اور جس دن خون کی آزمائش ضروری ہے وہ دن بھی ایام حیض کے حکم میں ہو گا اور ایام حیض کا حکم اس دن پر جاری ہو گا۔

مسئلہ ۲۹۱۔ اگر اشاد طواف میں حیض جاری ہو تو مشہور

ہے کہ اگر نصف طواف پورا ہونے سے پہلے ہو تو طواف باطل ہے و چنانچہ اگر نصف طواف سے تجاوز کرنے کے بعد ہو تو جتنا بجالایا ہے صحیح ہو گا۔ اور غسل کے بعد باقی ماندہ کو بجالانا واجب ہے بلکہ ہر دو صورت میں احط یہ ہے کہ غسل کے بعد ایک طواف کامل بقصد اتم از تمام و اتمام بجالائے جب کہ وقت وسیع ہو ورنہ سعی کرے اور تقصیر کے بعد حج کا احرام باندھے پھر اعمال منیٰ سے فارغ ہو کر مکہ لوٹ کر بطور قضاء طواف

بجالاتے طواف حج سے پہلے۔

مسئلہ ۲۹۲۔ اگر عورت کو طواف کے بعد خون حیض آئے
لیکن ابھی نماز طواف نہ پڑھی ہو تو طواف صحیح ہے اور غسل حیض کے بعد
نماز طواف بجالاتے گی اور اگر وقت تنگ ہو تو سعی و تقصیر کرے پھر طواف
حج سے قبل نماز کی قضا کرے۔

مسئلہ ۲۹۳۔ اگر عورت طواف اور نماز کے بعد حیض کا احساس
کرے اور معلوم نہ ہو کہ طواف و نماز سے قبل تھا یا اثناء نماز میں یا نماز کے
بعد جاری ہوا ہے تو بنا رکھے گی کہ طواف و نماز دونوں صحیح ہیں اور اگر
معلوم ہو کہ نماز سے قبل تھا اور وقت بھی تنگ ہو تو سعی و تقصیر کرے اور پاک
ہونے تک نماز میں تاخیر کرے گی اس طرح عمرہ تمام ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۹۴۔ جب عورت مکہ میں داخل ہوئی مٹی تو اعمال
عمرہ بجالانے پر متکثر تھی لیکن جان بوجھ کر تاخیر کی حتیٰ کہ ٹالنے ہو گئی اور وقت
بھی تنگ ہو گیا تو ظاہراً اُس کا عمرہ ناسد ہو جائے گا لہذا بنا دبرا حوط اب
حج افراد کی طرف عدل کرے لیکن آئندہ سال حج کا اعادہ واجب ہے۔

مسئلہ ۲۹۵۔ طواف مستحب میں طہارت معتبر نہیں ہے پس
طواف بغیر طہارت کے صحیح ہے لیکن نماز کے لئے طہارت شرط ہے۔
مسئلہ ۲۹۶۔ مفسدہ شخص کے لئے طہارت عذر کافی ہے

مثلاً حالت مجبوری و مسلسل بول کی صورت میں ہاں جس کو جلاب لگے مرنے
 ہوں اور اگر امکان ہو تو جمع کرے یعنی خود بھی ہر حالت میں طواف کرے
 اور کسی کو نایاب بھی بنائے اور متقاضہ کسے لئے احوط یہ ہے کہ طواف اور
 نماز کے لئے علیحدہ علیحدہ وضو کرے اگر استقاضہ قلیل ہو لیکن ایک غسل اور دو
 وضو کرے دونوں یعنی طواف و نماز کے لئے جب کہ استقاضہ مترسٹم
 ہو اور اگر کثیر ہو تو ہر ایک کے لئے علیحدہ غسل کرے وضو کی ضرورت نہیں
 ہے جب کہ حدث اصغر صادر نہ ہو ورنہ ہر غسل کے ساتھ وضو بھی لازم
 ہے بنا بر احوط۔

طہارت عن الخبث یعنی جو چیزیں طواف میں معتبر ہیں اُن میں سے
 تیسری طہارت بدن و لباس ہے پس اگر محرم کا بدن یا لباس نجس ہو تو طواف
 صحیح نہیں ہوگا اور بنا بر احوط جو نجاست نماز میں معاف ہے وہ طواف
 میں معاف نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۹۶۔ حالت طواف میں زخم و پھوڑے والا خون چکے
 اس سے اجتناب کرنا دشوار ہو تو کوئی چیز نہیں رکھتا اور طواف میں آگے
 لباس اور بدن سے زائل کرنا واجب نہیں ہے جیسے کہ طواف میں
 متنجس چیز کا حاجی کے ہمراہ ہونا کوئی مانع نہیں ہے نیز ایسی چیز کا نجس ہونا
 جس سے بستر عورتیں نہ ہو سکے مثلاً ہیمان و ٹوپی و جراب وغیرہ کا ہمراہ

ہونا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۹۸۔ اگر کوئی نجاست بدن یا لباس کو زہانتا ہو اور طواف سے فارغ ہونے کے بعد نجاست کا علم ہو جائے تو طواف صحیح ہے۔ اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ نیز اگر ناز کے بعد نجاست کا علم ہو تو ناز صحیح ہوگی۔

مسئلہ ۲۹۹۔ اگر کوئی نجاست بدن یا لباس کو بھول جائے اور طواف کے بعد یاد آجائے تو طواف صحیح ہے بنا برآں اگرچہ طواف کا اعادہ واجب ہے اور اگر ناز کے بعد نجاست یاد آجائے تو ناز کا اعادہ کرے گا۔

مسئلہ ۳۰۰۔ اگر کسی کو پہلے نجاست بدن یا لباس کا علم نہ ہو اور استاد طواف میں علم ہو جائے یا طواف سے فارغ ہونے سے قبل نجاست پڑ جائے تو اس صورت میں اگر پاک کپڑا ساتھ ہو تو نہیں کپڑا اتار کر پھینک دے اور پاک کپڑا پہن کر طواف کو تمام کرے اور اگر پاک کپڑا ساتھ نہ ہو تو جو چھو چکر تمام کرنے کے بعد نجاست پڑی ہو یا علم ہوا ہو تو طواف توڑ دے اور نجاست کو زائل کر کے باقی ماندہ چھو بھالائے اور اگر چھو چکر کے احوال ہوئے سے پہلے نجاست کا علم ہو تو طواف کو قطع کر دے اور نجاست زائل کرنے کے بعد ایک طواف کامل بقصد اتم از تمام و اتمام بھالائے بنا برآں

مرد اگر ختنہ شدہ ہو تو طواف صحیح ہوگا۔ ہاں اگر بچہ حیز خود بخود احرام باندھے تو احوط بلکہ اظہر ہے کہ اسے ختنہ شدہ ہونا چاہیئے اور اگر بچہ غیر متمیز ہو یا اس کے ولی نے اسے احرام بندھوایا ہو تو طواف میں اس کا ختنہ شدہ ہونا معتبر نہیں ہے اگرچہ احوط ہے کہ وہ بھی ختنہ شدہ ہو۔
مسئلہ ۱۰۰ اگر کوئی بالغ یا بچہ متمیز بغیر ختنہ کے طواف کرے تو اس کا طواف کافی نہیں ہوگا۔ پس اگر ختنہ کے بعد طواف کا اعادہ نہ کرے تو گویا تارک طواف کے حکم میں ہوگا اور آگے آنے والے احکام اس پر جاری ہوں گے۔

مسئلہ ۱۰۱ اگر مستطیع غیر عتق ہو تو اگر ختنہ کرنا اور حج بجالانا اسی سال استطاعت میں ممکن ہوں تو اسی سال دونوں کام واجب ہوں گے ورنہ حج دوسرے سال بجالا سکے گا اور اگر کسی ضرر و حرج کی بناء پر اصلہ ختنہ نہ ہو سکے تو حج بجالانا اس پر لازم ہوگا لیکن احوط یہ ہے کہ عمرہ اور حج کا طواف خود ہی بجالائے اور کسی کو دونوں طواف انجام دینے کے لئے نائب بھی بنائے لیکن ہر طواف کی نماز خود پڑھے گا۔

حالت طواف میں بندہ براحوط ستر عورتیں ضروری ہے اور ساتر کا لباس ہونا معتبر ہے بلکہ احوط ہے کہ تمام شرائط لباس مصلیٰ کو معتبر قرار دیا جائے

واجبات طواف

طواف میں نوا اور معتبر ہیں۔

۱۔ حجر اسود سے طواف کی ابتداء کی جائے اور احوط اذی ہے کہ حاجی کا تمام بدن تمام اجزاء حجر اسود کے آگے سے گزرنا چاہیے لہذا بنادیرا عقیقہ کو مقدار پہلے حجر اسود سے کھڑا چھو کہ طواف کی نیت کرے تاکہ محاذات واقعی ثابت ہو جائے اور کچھ مقدار زیادتی من یاہ مقدمہ طبعہ شمار ہوگی۔

۲۔ ہر شرط کی انتہاء حجر اسود کے آخر تک ہوگی اور آخری شرط میں احتیاط کرتے ہوئے حجر اسود سے تھوڑا آگے نکل جائے تاکہ زیادتی من یاہ مقدمہ طبعہ شمار ہوگی۔

۳۔ تمام حالات طواف میں خانہ کعبہ کو بائیں طرف قرار دے۔ پس اگر دوران طواف میں کسی رکن کو برسر دینے کے لئے یا از دھام کی وجہ سے کعبہ کی طرف رخ ہو جائے یا پشت ہو یا کعبہ کو دائیں طرف قرار دے تو اتنی مقدار طواف میں شمار نہ کرے اور علیٰ ہذا ظاہر کعبہ کو بائیں طرف قرار دینا بعدد عرفی معتبر ہے جیسے کہ طواف النبیؐ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ جب کہ آنحضرتؐ سواری پر طواف کرتے تھے۔ لیکن بہتر ہے کہ رقت کی جائے خاص کر جب دیوار میل

اور ارکان کے قریب سے گزرے تو حتماً بایاں کندھا کعبہ کی طرف قرار دے
۴۔ مطاف میں حجر اسماعیل کو داخل رکھے یعنی دیوار حجر اسماعیل کے باہر سے
گزرے اور اندر داخل نہ ہو۔

۵۔ حالت طواف میں دیوار کعبہ اور شانہ روان سے ہٹ کر گزرے۔
۶۔ کعبہ طواف یعنی اس کے گرد چکر پے در پے لگائے عرفا پس
، سے کمتر چکر کافی نہیں ہیں اور اگر عداۓ سے زیادہ چکر لگائے تو طواف
باطل ہوگا جیسے کہ بیان ہوگا۔

مسئلہ ۳۳۔ بنابر مشہور معتبر ہے کہ طواف میں کعبہ اور مقام
ابراہیم کے درمیان چکر لگائے یعنی چاروں طرف ۲۶ ۱/۲ باقیہ سے باہر نہ چلے
اور چونکہ دیوار حجر اسماعیل کو جطاف کے اندر رکھنا ہوگا لہذا عمل طواف : دیوار
اسماعیل کی جانب ۱/۲ باقیہ تک محدود ہے لیکن ظاہر اس مقدار سے زیادہ
بھی اگر کوئی چلے تو کافی ہے خاص کر جو شخص اس حد مذکور میں طواف کرتے
پر قدرت نہ رکھتا ہو یا حرج لازم آتا ہو یا بہتر ہے کہ صورت اسکان میں
رعایت احتیاط کی جائے۔

مطاف سے خارج ہونا

اندر کی طرف یا خارج کی طرف

مسئلہ ۳۰۳۔ اگر کوئی مطاف سے ہٹ جائے اور کعبہ میں داخل ہو جائے تو طواف باطل ہوگا اور اعادہ لازم ہے لیکن بہتر ہے کہ طواف کو برقرار کرے پھر اعادہ کرے جب کہ $\frac{1}{4}$ پیکر کے بعد مطاف چھوڑا ہو
مسئلہ ۳۰۴۔ اگر کوئی مطاف چھوڑ کر غنادرمان کی طرف بڑھے تو اسی مقدار طواف باطل ہوگا اور اس طرح ہے کہ اُس مقدار کا تذکرہ کرنے کے بعد طواف پورا کرے اور پھر اعادہ طواف کیا جائے بلکہ اس طرح ہے کہ حالت طواف میں شاذ و زائد کی طرف ہاتھ بھی نہ بڑھائے اور نہ ہی استلام رکن کے لئے دیر در کعبہ کی طرف ہاتھ بڑھائے۔

مسئلہ ۳۰۵۔ اگر طواف کرنے والا دیوار حجر اسماعیل کے اندر چلا جائے تو وہ پیکر باطل ہوگا پس اُس پیکر کا اعادہ لازم ہے بلکہ پہلا طواف پورا کرنے کے بعد بہتر ہے کہ دوبارہ طواف کیا جائے بلکہ دیوار حجر اسماعیل پر چلنے لاجی ہی مکہ ہے بنا بر احوط نیز اس طرح ہے کہ دیوار اسماعیل پر بھی ہاتھ نہ رکھا جائے۔
مسئلہ ۳۰۶۔ اگر کوئی بغیر مسئلہ کے $\frac{1}{4}$ پیکر سے پہلے مطاف سے خارج ہو جائے پس اگر سوالات عرفیہ فوت ہو جائے تو طواف باطل

اور اعادہ لازم ہوگا اور اگر موالات فوت نہ ہو، یا اس کا خارج ہونا $\frac{1}{3}$ چکر کے بعد ہو تو احوط ہے کہ طواف کو پورا کرے اور پھر طواف کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۳۰۸۔ اگر انتشار طواف میں کسی سے حدث صادر ہو تو جائز ہے کہ وہ نکل کر طہارت کر کے طواف پورا کرے جو ذکر ہو چکا ہے اور اسی طرح نجاست کو بدن یا لباس سے زائل کرنے کے لئے بھی طواف چھوڑا جاسکتا ہے اور اگر عورت انتشار طواف میں حائض ہو جائے تو طواف قطع کرنا اس پر واجب ہے اور مسجد الحرام سے فوراً خارج ہو جائے اور شرائط طواف میں اس کا حکم گزر چکا ہے۔

مسئلہ ۳۰۹۔ اگر سر ہند یا پیٹ درو کی وجہ سے مطاف سے خارج ہو گیا اور طواف قطع کرنا پڑے۔ پس اگر یہ چیز تھا چکر تمام ہونے سے پہلے ہو تو طواف باطل و اعادہ لازم ہے اور اگر ہم چکر کے بعد ہو تو احوط ہے کہ باقی مقدار طواف کے لئے کسی کو نائب بنائے اور خود احتیاط کرے یعنی اتمام طواف کے بعد اور عند زائل ہونے کے بعد اعادہ کرے۔

مسئلہ ۳۱۰۔ طواف کرنے والے کے لئے جائز ہے کہ عیادت مریض یا اپنی کسی حاجت یا کسی مومن کی حاجت کو رفع کرنے کے لئے مطاف کو چھوڑ دے لیکن اعادہ لازم ہے جب کہ طواف واجب ہو

اور ایک پکڑ ابھی لگائے تھے۔ ہاں اگر نہیں پکڑ کے بعد خارج ہوا ہو تو احوال
ہے کہ جب واپس آئے تو ایک طواف کمال بقصد اتم از تمام و اتمام
بجالاتے۔

مسئلہ ۳۱۱۔ دوران طواف میں آرام کرنے کے لئے بیٹھا جائز
ہے لیکن اتنی زیادہ مقدار نہ بیٹھے کہ جس سے مولات عریضہ فوت ہو
جائے پس اگر زیادہ بیٹھے تو طواف باطل اور از سر نو بجالانا لازم ہے۔

طواف میں نقصان

مسئلہ ۳۱۲۔ اگر کوئی عمدتاً ناقص بجالاتے اور مولات فوت
ہو جائے تو طواف باطل ہے ورنہ طواف کو پورا کرنا جائز ہے جبکہ مطاف
سے خارج نہ ہوا ہو اور پہلے گزر چکا ہے کہ جو عمدتاً مطاف سے خارج
ہو جائے اُس کے لئے کیا حکم ہے۔

مسئلہ ۳۱۳۔ اگر کوئی سہواً طواف ناقص بجالاتے تو اگر مولات
فوت ہو جائے سے قبل یاد آجائے اور مطاف سے بھی خارج نہ ہوا ہو
تو باقی ماندہ بجالاتے طواف صحیح ہوگا اور اگر مولات فوت ہونے کے
بعد یا مطاف سے خارج ہونے کے بعد یاد آئے تو اگر ایک پکڑ بھولا
ہو تو اسے بجالاتے یہاں تک تکملات صحیح ہوگا اور اگر دین لوٹ جانے

کے بعد یاد آجانے اور خود نہ بجالا سکتا۔ تو کسی کو نائب بنائے گا۔ اور اگر ایک سے زیادہ اور چار سے کم بھولا ہو تو لوٹ کر جتنے کم تھے وہ بجالائے لیکن بہتر ہے کہ اتمام طواف کے بعد اعادہ کرے اور اگر چار پھر یا زیادہ بھول گیا ہو تو احوط ہے کہ اتمام طواف کے بعد اعادہ طواف کرے۔

طواف میں زیادتی

طواف میں زیادتی کی ۵ صورتیں ہیں۔

- ۱۔ جس طواف میں مشغول ہے اگر زیادتی کا قصد جزئیّت نہ کرے یا دوسرے طواف کی جزئیّت کا بھی قصد نہ ہو تو ایسی زیادتی سے طواف باطل نہیں ہوگا۔
- ۲۔ ابتداء طواف میں یا اثناء طواف میں زائد کو جزئیّت کا قصد کرے تو طواف باطل ہوگا۔ جس کا اعادہ لازم ہے۔
- ۳۔ طواف سے فراغت کے بعد زائد کو قصد جزئیّت طواف قرار دے تو بنابر اظہر طواف باطل ہے۔
- ۴۔ زائد پھر کو دوسرے طواف کی جزئیّت کا قصد کرے تو دوسرا طواف تمام کرنا پڑے گا اور اس صورت میں اگرچہ زائد پھر بطور حقیقت ثابت نہیں ہے لیکن احوط بلکہ اظہر ہے کہ طواف باطل ہے کیونکہ فریضہ میں دو طوافوں کو متقل کر دیا گیا ہے۔

۵۔ زائد چکر کو دوسرے طواف کی جُزئیت کا قصد کرے اور اتفاق سے
دو طواف پورا نہ کر سکے تو اس صورت میں نہ زیادتی ہے اور نہ اقصا
ہے لیکن پھر بھی عدم تحقق قصد قربت کی وجہ سے طواف باطل ہوگا
مثلاً حاجی ابتدا طواف یا اشار طواف میں زائد چکر کا قصد کرے حالانکہ
اُسے علم ہو کہ دو طواف کا اتصال حرام اور طواف باطل ہوتا ہے تو ایسی
صورت میں قصد قربت محقق نہیں ہوگا کیونکہ قصد قربت و قصد حرام جمع
نہیں ہو سکتے۔ اگرچہ از باب اتفاق وہ حرام و نہیام نہ دیا جاسکے۔

مسئلہ ۳۱۴۔ اگر کوئی طواف میں سہو زائد چکر لگائے اور وہ
ایک شرط سے کتر ہو تو اُسے چھوڑ دے طواف صحیح ہوگا اور اگر ایک چکر
پورا یا اکثر بطور زائد بجالائے تو اعوط ہے کہ اُس زائد کے ساتھ باقی چکرت
ملا کر طواف کامل بقصد قربت مطلق بجالائے۔

شک در عدد شروط

مسئلہ ۳۱۵۔ اگر طواف ختم ہونے کے بعد عدد شروط میں شک
کرے تو جو کچھ عمل سے تبادلاً ہو چکا ہے شک کی پرواہ نہ کرے جیسے نماز طواف
میں مشغول ہونے کے بعد عدد شرط میں شک کرے تو مضائقہ نہیں ہے۔
مسئلہ ۳۱۶۔ اگر کسی کو ۷ چکرت لائقین ہو اور زائد کا شک ہو

جیسے کہ آخری چکر میں شک کرے کہ یہ آٹھواں چکر تو اس شک کی پردہ
 نہ کرے بلکہ طواف صحیح ہے۔ اس اگر آخری چکر تمام کرنے سے قبل شک
 ہو تو بنا برافہ اس صورت میں طواف باطل ہوگا بلکہ احوط یہ ہے کہ
 رجاء آخری چکر تمام کرے اور بعد میں طواف کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۳۱۸۔ اگر کوئی ۶ اور ۷ یا ۵ اس سے قبل عدد میں
 شک کرے یا ۶ اور ۷ شرط کے درمیان شک کرے اور نہ جانتا ہو کہ
 آخری چکر ۶ ہے یا ۸ ہے تو مذکورہ بالا صورت میں طواف باطل ہے۔
 مسئلہ ۳۱۹۔ اگر کوئی ۶ اور ۷ کے درمیان شک کرے اور
 جاہل بالحدیث ہوئے کی وجہ سے ۶ چکر پڑا رکھے اور طواف کو پورا کرے تو از سر نو
 طواف بجا لانا لازم ہے اور اگر جہالت مستمر ہے حتیٰ کہ تدارک کا وقت
 فوت ہو جائے تو بعید نہیں ہے کہ طواف صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۳۱۹۔ عدد شرط میں حاجی اپنے ساتھی کے شمار پر
 بھروسہ کر سکتا ہے جب کہ ساتھی اپنے شمار پر یقین رکھتا ہو۔
 مسئلہ ۳۲۰۔ اگر کوئی مستحی طواف کے عدد میں شک کرے
 تو اقل پر بنا رکھے طواف صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۳۲۱۔ اگر کوئی عمرہ تمتع کا طواف جان بوجھ کر یا غافلانہً
 ہونے کی وجہ سے نہ بجالائے اور وقت عرفات سے پہلے طواف

بجالاتے ہیں ممکن نہ ہو تو اس کا عمرہ باطل ہوگا اور سال آئندہ حج بجالاتے ہیں جب
 ہوگا اور جیسے کہ پہلے گذر چکا ہے احرام بھی باطل ہوگا لیکن احوط یہ
 ہے کہ اس صورت میں حج افراد کی طرف تعدیل کرے اور تمام کرے
 بقصد اتم از حج و عمرہ مفردہ اور اگر کوئی عدا طواف حج ترک کر دے اور
 تدارک ممکن نہ ہو تو حج باطل ہوگا اور سال آئندہ حج کا اعادہ لازم ہوگا اور
 اگر جاہل بال حکم ہونے کی وجہ سے ترک کیا ہو تو کفارہ میں ایک اونٹ دینا
 لازم ہوگا۔

مسئلہ ۳۲۲۔ اگر کوئی بھول کر طواف نہ بجالاتے تو جب ہی
 یاد آئے اس کا تدارک کرے اور اگر محل قوت ہو جانے کے بعد یاد آئے
 تو قضاء کرے اور حج صحیح ہوگا۔ ہاں احوط ہے کہ طواف قضاء کے بعد
 سعی کا اعادہ کرے اور اگر ایسے وقت میں یاد آئے کہ قضاء بھی ممکن نہ ہو
 جیسے کہ وطن پہنچ کر یاد آئے تو واجب ہے کہ انجام طواف کے لئے کسی
 کو نائب بنائے اور بنا بر احوط نائب اس کا طواف انجام دینے کے
 بعد سعی بھی بجالاتے۔

مسئلہ ۳۲۳۔ اگر کوئی طواف بھول کر وطن چلا جائے اور اپنی
 عورت سے جملہ کرے اور بعد میں یاد آجائے تو اس پر لازم ہے کہ ایک
 قربانی منیٰ میں ذبح کرنے کے لئے بھیجے جب کہ طواف بھول گیا ہو

اور اگر طواف عمرہ بمجہول گیا ہو تو قربانی مکہ میں بھیجے گا اور اس میں ایک نینہ قربانی کے لئے کافی ہے۔

مسئلہ ۳۲۴۔ اگر کوئی طواف بمجہول جائے اور اس وقت قضا بجالانا ممکن ہو تو اسی پہلے ہی احرام سے قضا بجالائے گا۔ تجدید احرام کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں اگر مکہ سے خارج ہو جائے اور ایک ماہ سے بیشتر گزر جائے اور مجہول ہوا طواف یاد آجائے تو لازم ہے کہ اب دخول مکہ کے لئے تازہ احرام باندھ کر جائے جیسے کہ گذر چکا ہے۔

مسئلہ ۳۲۵۔ جو چیزیں طواف کے بعد حلال ہوتی ہیں وہ جب تک حرمہ ہوئے طواف کی قضا خود یا اس کا نائب نہ بجالائے تو حلال نہیں ہو سکتیں۔

مسئلہ ۳۲۶۔ اگر کوئی بیماری یا بڑی ٹرٹھنے کی وجہ سے خود طواف بجالانے پر امکان نہ رکھتا ہو تو وہ طواف انجام دینے میں دوسرے آدمی کی مدد لے سکتا ہے اگرچہ کسی کے کندھوں پر سوار ہونا پڑے اور اگر ایسا بھی ممکن نہ ہو تو واجب ہے کہ کسی کو نائب بنائے تاکہ وہ اس کی نیابت میں طواف بجالائے اور یہی صورت ہے نماز طواف میں بھی امکان ہو تو خود نماز پڑھے ورنہ نماز کے لئے نائب بنائے۔ نیز شرائط میں مائض اور نفسا کا حکم گذر چکا ہے۔

نماز طواف

عمر واقع کے واجبات میں سے تیسرا واجب نماز طواف ہے۔
یہ دو رکعتیں ہیں جو طواف کے بعد بجالانا پڑتی ہیں۔ مثل نماز صبح لیکن
بعد آذان یا آہستہ پڑھنے میں انسان کو اختیار ہے اور مقام ابراہیم کے
قریب بجالانا واجب ہے۔ ہاں احوط یہ ہے کہ خلف مقام میں
بجالانا لازم ہے۔ البتہ اگر وہاں ممکن نہ ہو تو مسجد میں کسی جگہ پڑھ سکتا
ہے لیکن اقرب فالاقرب کی مراعات ہیبت مقام احوط ہے جب کہ
طواف واجب ہو یا طواف مستحب میں در صورت اختیار مسجد میں چاہی
کہیں بجالائے جائز ہے۔

مسئلہ ۳۲۷۔ جو شخص جان بوجہ کہ نماز طواف نہ پڑھے
تو اس کا حج باطل ہو گا کیوں کہ اس کا لازم ہے کہ سعی فاسد ہو گی جو نماز
کے ساتھ مترتب ہے۔

مسئلہ ۳۲۸۔ طواف کے بعد فوراً نماز ادا کرنا واجب ہے
یعنی عرفا طواف و نماز کے درمیان تاخیر نہ ہو۔

مسئلہ ۳۲۹۔ اگر کوئی نماز طواف بھول جائے اور سعی کے
بعد یاد آئے تو نماز بجالائے اسب درجہ سعی واجب نہیں ہے اگرچہ

اعادہ سعی احوط ہے اور اگر اشاد سعی میں یاد آجائے تو سعی چھوڑ کر مقام ابراہیم میں نماز بجالائے پھر لوٹ کر سعی تمام کرے جہاں سے چھوڑ کر گیا تھا اور اگر کہ سے خارج ہونے کے بعد یاد آئے تو لازم ہے کہ واپس لوٹ کر مقام پر بجالائے اور اگر واپس جانا ممکن نہ ہو تو جس جگہ یاد آئی ہو وہیں پر نماز بجالائے۔ ہاں اگر کوئی حدود حرم تک لوٹ سکتا ہو تو بنا بر احوط ادلی لوٹ جائے اور حرم میں نماز بجالائے و حکم الجاہل برائے نماز مثل حکم نسیان کے ہے اور فرق نہیں ہے کہ جاہل قاصر ہو یا متفطر ہو۔

مسئلہ ۳۳۱ :- اگر کوئی نماز طواف مجبول جانے کے بعد چائے تو اس کے دلی پر واجب ہے کہ اس کی نماز کی قضا کرے

مسئلہ ۳۳۱ :- اگر نماز گزار کی قرائت صحیح نہ ہو اور بدست نہ کر سکتا ہو تو اس صورت میں جو کچھ جانتا ہوتا تھا ہی نماز میں پڑھنا کافی ہے چاہے نماز طواف ہو یا کوئی اور نماز ہو یا اگر قرائت صحیح کرنا ممکن ہو تو لازم ہے کہ صحیح کرے اور اگر امکان کے باوجود صحیح نہ کرے اور وقت تنگ ہو جائے تو حسب مقدار نماز طواف خود پڑھے و جماعت کے ساتھ بھی اور نائب بھی بنائے۔

مسئلہ ۳۳۲ :- اگر کوئی اپنی قرائت غلط سے جاہل ہو اور اپنی نادانی میں معتذر ہو تو جو کچھ پڑھے نماز صحیح ہوگی اور اعادہ کی ضرورت

نہیں ہے حتیٰ کہ اگر نماز کے بعد سمجھ لے کہ قرائت میں اخلال تھا تو بھی نماز
صحیح ہے۔ حالانکہ معذور نہیں تھا تو قرائت صحیح کرنے کے بعد اعادہ کرے
اور نماز طواف پھر لے پھر نئے شخصی کا حکم اس پر جاری ہوگا۔

وجوب سعی

عمرہ تمتع کے واجبات میں سے چوتھا واجب صفا و مروہ کے درمیان
سعی ہے اور سعی بھی دو گن ہے کہ اگر کوئی عمدہ اسے ترک کرے تو حج باطل
ہوگا چاہے عالم بال حکم ہو یا جاہل بال حکم ہر نیز سعی میں قصد قربت لازم و
معتبر ہے حال سعی میں بستر عورتیں و طہارت از حدیث و نجس معتبر نہیں ہے
البتہ بہتر ہے کہ طہارت کی رعایت کرے۔

مسئلہ ۳۳۳۔ طواف اور نماز کے بعد سعی کا عمل ہے پس
اگر کوئی سعی کو طواف یا نماز سے قبل بجا لائے تو اس پر واجب ہے کہ
طواف و نماز کے بعد سعی کا اعادہ کرے اور حکم گذر چکا ہے جو طواف ببول
جائے اور سعی کے بعد یاد آئے۔

مسئلہ ۳۳۴۔ سعی میں نیت معتبر ہے یعنی عمرہ کی سعی یا حج کی
نسی کرنا ہر فرقہ الی اللہ تعالیٰ۔

مسئلہ ۳۳۵۔ سعی کی ابتدا اول جزو صفا سے ہوگی اور مروہ پر

انہما ہوگی۔ یہ ایک شوط شمار ہوگا پھر مردہ سے صفا تک ایک شوط شمار ہوگا اسی طرح ساتواں شوط مردہ پر جا کر ختم ہوگا۔

مسئلہ ۳۳۶۔ اگر کوئی مردہ سے شروع کرے تو وہ شوط لغو ہوگا اور پھر صفا سے شروع کرے اور اگر اول شوط کے علاوہ مثلاً دوسرا شوط مردہ سے شروع کرے تو لغو اور از سر نو صفا سے شروع کرے۔

مسئلہ ۳۳۷۔ سعی میں پیدل چلنا معتبر نہیں ہے بلکہ کسی چرمان پر سوار ہو کر یا انسان کے کندھوں پر بھی جائز ہے لیکن حاجی پر لازم ہے کہ ابتداء صفا سے کرے اور اختتام مردہ پر۔

مسئلہ ۳۳۸۔ سعی میں جانا و آنا متعارف راستہ سے معتبر ہے پس مسجد الحرام سے گذر کر یا کسی اور راستہ کے ذریعہ سعی کافی نہیں ہے ہاں بالکل سیدھا آنا و جانا بھی معتبر نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۳۹۔ مردہ کی طرف جاتے ہوئے استقبال واجب ہے جیسے کہ صفا کی طرف استقبال واجب ہے جب کہ صفا کی طرف روانہ ہو لیکن اگر نیت کرے چلے تو کافی نہیں ہے۔ ہاں چلتے ہوئے دائیں بائیں یا پیچھے کی طرف دیکھنا کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۴۰۔ آرام کرنے کے لئے صفا و مردہ یا درمیان

میں ٹیٹا بانو ہے اگرچہ احوط ہے کہ درمیان میں نہ بیٹھے۔

احکام سعی

پہلے گھر چکا ہے کہ حج میں سعی رکھا ہے پس اگر کوئی جان بوجھ کر اس کو ترک کرے چاہے عالم بالکلم ہو یا جاہل بالکلم یا بالمرضوع ہو سعی کہ وقت تنگ ہو جائے اور اب وقوف عرفات سے قبل تدارک ممکن نہ ہو تو حج باطل ہو گا اور سال آئندہ حج کا اعادہ لازم ہے بلکہ بناء بر اظہر احرام بھی باطل ہو گا اگرچہ احوط اولیٰ ہے کہ حج افراد کی جانب مدد دل کرے اور بقصد اتم از حج وغیرہ مغفروہ اتمام کرے۔

مسئلہ ۳۳۱: اگر کوئی سعی بھول جائے تو جب ہی یاد آئے بجالاتے اور اگر تمام احوال حج انجام دیتے تھے بعد یاد آئے لیکن خود انجام نہ دے سکتا ہو یا حرج و مشقت لازم آئے تو کسی کو نائب بنائے اور دونوں صورتوں میں حج صحیح ہو گا۔

مسئلہ ۳۳۲: اگر کوئی سعی بجالاتے ہیں سلطان نہ رکھا ہو چکا کہ اقلان کے کندھوں یا جانور پر سوار ہو کر بھی انجام نہ دے سکے تو کسی کو سعی انجام دیتے ہیں نائب بنائے جب نائب اس کے ساتھ سعی تمام کرے حج صحیح ہو گا۔

مسئلہ ۳۴۳۔ بغیر اضطراب کے طواف و نماز کے بعد متعارف مقدار سے سعی میں تاخیر جائز نہیں ہے۔ بنا بر احوط اگرچہ رات تک تاخیر جائز ہے بنا بر اقویٰ ہاں حالت اختیار میں دوسرے دن تک تاخیر جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۴۴۔ سعی میں زیادتی کا حکم مثل زیادتی طواف کے ہے پس سعی باطل ہوگی جب کہ زائد چکر جان بوجھ کر بجالائے جیسے کہ طواف میں گزر چکا ہے ہاں اگر جاہل بال حکم ہو چکی وجہ سے ہو تو اظہر یہ ہے کہ زائد چکر سے سعی باطل نہیں ہوگی اگرچہ احوط ہے کہ سعی کا اعادہ کیا جائے۔

مسئلہ ۳۴۵۔ اگر کوئی از بعد ثلے خطا زائد چکر لگائے تو سعی صحیح ہوگی لیکن اگر زائد پورا چکر ہو تو مستحب ہے کہ چھ چکر اور لگائے تاکہ پہلی کے علاوہ دوسری سعی کامل ہو جائے پس اب صفا پر انتہا ہوگی اور اگر ایک سے زائد چکر بطور زیادتی لگایا جائے تو رجاؤ تمام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۴۶۔ اگر کوئی سعی میں کم چکر لگائے جان بوجھ کر چاہے عالم بال حکم ہو یا جاہل بال حکم ہو اور وقوف عرفات سے قبل اس کا تدارک ممکن نہ ہو تو اس شخص کا حج ناسد ہو گا آمد سال آئند حج کا

احادیث لازم چکا بلکہ علی النظار احرام بھی باطل ہوگا لہذا چہ بہتر ہے کہ حج
انفرادی ظرف عدول کرے اور بانییت اتم از حج و عمرہ مفردہ بجالائے
لیکن اگر بھول کر کم چکر لگائے اور چار چکر پورے کرنے کے بعد چھوڑا
ہو تو جب ہی یاد آئے مابقی کا تدارک واجب ہے اگرچہ اعمال حج
سے فراغت کے بعد بھی کیوں نہ ہو اور اگر مابقی چکر بجالانے پر ممکن
نہ ہو یا دشوار ہو تو مابقی شروط کے لئے کسی کو نائب بنائے اگرچہ وطن
پہنچ کر بھی یاد آئے البتہ احوط یہ ہے کہ نائب اُس کی نیابت میں فرائض
ذمت کی نیت سے سعی کامل انجام دے یعنی از رکعتِ اتمام یا تمام اور اگر چہ تھے
چکر سے پہلے چھوڑ جائے تو اس صورت میں بھی احوط ہے کہ سعی کامل بقصد
تمام یا اتمام بجالائے اور دشواری کی حالت میں نائب بنائے

مسئلہ ۳۴۷۔ اگر کوئی عمرہ تمتع میں بھول کر سعی کی کچھ مقدار تھیں
بجالائے اور اس خیال سے کہ سعی سے فارغ ہو چکا ہے۔ اپنی عمرت
سے نزدیکی کرے یا ناخن یا بال کاٹ لے تو احوط بلکہ اتم ہے کہ ایک
گھنٹے کفارہ میں دس گنا اور جب طرح ہم نے ذکر کیا ہے اتمام سعی لازم ہے۔

سعی میں شک

اگر کوئی تقصیر کے بعد عددِ مشروط سعی میں شک کرے تو ایک جماعت

علماء نے فرمایا ہے کہ انصاف از سعی کے بعد شک کی پرواہ نہ کرے اور اگر تقصیر سے قبل شک ہو تو اظہر لازم اعتنا رہے۔

مسئلہ ۳۴۸ :- اگر کوئی مردہ پر جا کر آخری چکر میں شک کرے کہ یہ ساتواں چکر ہے یا ناناواں تو شک کا کوئی اعتبار نہ کرے بلکہ سعی صحیح ہوگی لیکن اگر یہی شک اشتاء شرط میں ہو تو سعی باطل اور از سر نو بجالانا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۴۹ :- عدد شرط سعی کا شک مثل عدد شرط طواف کے ہو گا پس عدد شرط کا شک سعی کو باطل کر دیتا ہے۔

تقصیر

عمرہ تمتع کے واجبات میں سے پانچواں واجب تقصیر ہے یعنی کچھ مقدار بال کاٹنا یا کوئی ناخن اتارنا اس کو تقصیر کہتے ہیں اور تقصیر میں قصد قربت معتبر ہے اور بالوں کاٹنا چنانہ کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۵۰ :- عمرہ تمتع سے قبل ہونے کے لئے فقط تقصیر متین ہے۔ پس سر کا موٹنا کافی نہیں ہے بلکہ سر منڈانا حرام ہے اور اگر کوئی جان بوجھ کر یا مغلطاً حلق کرے تو ایک بکری کفارہ میں لازم ہے بنا بر احوط۔

مسئلہ ۳۵۱ :- اگر کوئی جہالت کی وجہ سے سعی کے بعد اور تقصیر سے قبل جان کرے تو ایک اونٹ کفارہ میں دے گا۔

مسئلہ ۳۵۲ :- سعی سے ناسخ ہونے سے قبل تقصیر حرام ہے پس اگر کوئی جان بوجھ کر ایسا کرے تو کفارہ لازم ہے

مسئلہ ۳۵۳ :- سعی کے بعد فوراً تقصیر واجب نہیں ہے پس جس جگہ چاہے تقصیر کر سکتا ہے۔ مردہ کے قریب ہو یا منزل میں ہو۔

مسئلہ ۳۵۴ :- اگر کوئی عمدہ تقصیر کو ترک کرے اور حج کا احرام باندھ لے تو عمرہ باطل ہوگا اور عاہراً اُس کا حج بدل جائے گا حج افراد کی طرف پس اعمال حج کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے اور احوط ہے کہ سال آئندہ حج کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۳۵۵ :- اگر کوئی بعول کر تقصیر نہ کرے اور حج کا احرام باندھ لے تو عمرہ صحیح ہوگا لیکن احوط ہے کہ ایک بخروی کفارہ میں دے۔

مسئلہ ۳۵۶ :- عمرہ متبع میں جب حرم تقصیر کرے گا تو حلق کئے علاوہ باقی چیزیں حلال ہو جائیں گی چرا حرام میں حرام ہوگی نفس البتہ حلق کئے باوجود میں تفصیل ہے پس اگر مکلف عمرہ متبع ماورئ شوال میں بجالائے تو روز عید فطر سے یکے تیس دن تک حلق جائز ہے اور تیس دن کے بعد حلق جائز نہیں ہے بنا بر احوط پس اگر کوئی حلق کر بھی لے

جان بوجھ کر تو احوط ہے کہ ایک بکری کفارہ میں دے۔

مسئلہ ۳۵۷۔ طوافِ نسا واجب نہیں ہے
ہاں رجاہ بجالانا کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ ہمارے شیخ شہید نے بعض
علمائے نقل سے کہا کہ طوافِ نسا واجب ہے۔

اعرام حج

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ واجبات حج ۱۳ چیزیں ہیں۔ اب تفصیل
سے ذکر ہوں گی۔

۱۔ احرام حج ہے اور افضل وقت احرام یومِ ترویہ یعنی ۹ ذی الحجہ
ہے۔ اور یومِ ترویہ سے تین دن پہلے احرام باندھنا جائز ہے۔ خاص کر
بورٹے اور سر فیض لوگ جب کہ از وہام سے ڈرتے ہوں۔ پس یہ لوگ
احرام باندھ کر دوسرے لوگ سے پہلے مکہ سے خارج ہو سکتے ہیں بلکہ
جب ہی عمرہ تشریف سے فارغ ہوں تو از نہایت ضرورت اُسی وقت
احرام حج باندھ کر مکہ سے خانہ ہونا جائز ہے۔

مسئلہ ۳۵۸۔ جیسے عمرہ بجالانے والا تفصیل سے قبل احرام
حج نہیں باندھ سکتا اسی طرح اتام اعمال حج سے قبل عمرہ مفردہ کا احرام

باندھا جائز نہیں ہے ہاں تمام احوال حج کے بعد طوافِ نداء سے قبل احرام
عمرہ مفردہ جائز ہے۔

مسئلہ ۳۵۱۔ یومِ عرفہ وقتِ عرفات فوت ہونے کا جب
خوف لاحق ہو تو گویا احرام حج کا وقت تنگ ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۳۶۰۔ کیفیتِ ودایات و عمرات احرام حج و احرام
عمرہ میں کوئی فرق نہیں ہے البتہ نیت کا فرق ہے فقط
مسئلہ ۳۶۱۔ حج کا احرام حدودِ مکہ میں کسی جگہ سے باندھا
جاسکتا ہے لیکن مستحب ہے کہ مسجد الحرام میں مقامِ ابراہیم یا حجرِ اسماعیل
سے باندھا جائے۔

مسئلہ ۳۶۲۔ اگر معمول کر یا جاہل بالعلم چرکی وجہ سے بغیر احرام
کے مکہ سے خارج ہو جائے اور یاد آجائے یا عالم بالعلم ہو جائے تو مکہ
کی طرف لوٹ جانا واجب ہے تاکہ احرام باندھ کر دوبارہ نکلے اگرچہ
عرفات سے بھی واپس ہونا پڑے اور اگر وقت تنگ ہو یا کسی دیگر
مذہر کی وجہ سے واپس لوٹنا ممکن نہ ہو تو جہاں یاد آئے وہیں سے احرام
باندھ لے اور یہی حکم ہے جب کہ وقفِ عرفات کے بعد یاد آجائے
یا علم بالعلم ہو جائے تو صورتِ اسکان میں مکہ جا کر احرام باندھ کر آئے۔
اور اگر اعمال حج سے فارغ ہونے کے بعد یاد آئے یا علم بالعلم ہو جائے

تو اس صورت میں حج صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۳۶۳۔ اگر کوئی جان بوجھ کر احرام نہ باندھے تو تدارک لازم ہے اور اگر وقوف عرفات سے قبل ممکن نہ ہو تو حج ناسد ہوگا اور سال آنندہ حج کا اعادہ لازم ہے۔

مسئلہ ۳۶۴۔ بنابر احوط احرام حج تمتع کے بعد اور مکہ سے خارج ہونے سے قبل کوئی مستحبی طواف نہیں کرنا چاہیے پس اگر کوئی مستحبی طواف کر بھی لے تو احوط ہے کہ بعد از طواف تہجدید طلبیہ کرے۔

وقوف عرفات

حج تمتع کے واقعات میں سے دوسرا واجب وقوف عرفات ہے بقصد قربت یعنی میدان عرفات میں حاضر ہونا واجب ہے چاہے سواری پہ ہو یا پیدل ساکن ہو یا حرکت میں ہو۔

مسئلہ ۳۶۵۔ میدان عرفات کی حدود متعین ہیں۔

۱۔ ثوبہ ۲۔ نمرہ ۳۔ ذی الجازنم۔ ما زمین

البتہ مذکورہ حدود عرفات سے خارج ہیں۔ حاجی کو ان حدود کے

افتد قیام کرنا ہوگا

مسئلہ ۳۶۶۔ ظاہر اجل رحمت موقف میں ہے لیکن

۰ وہاں قیام کر رہا ہے۔ ہاں دامنِ جبل میں بائیں طرف قیام مستحب ہے۔
 مسئلہ ۳۶۸۔ حالتِ اختیار میں قیامِ عرفات معتبر ہے
 پس اگر کوئی تمام وقت سوار ہے یا غشی جاری رہے تو ایسے شخص
 کا وقت محقق نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۳۶۹۔ بارِ بار حالتِ اختیار میں توقفِ عرفات
 اولیٰ ہے اور ذی الحجہ کو غروب تک ہونا چاہیے اور بارِ بار انہی ظہر
 تک بعد ایک گھنٹہ تک توقف میں تاخیر جاننا ہے۔ بلکہ وہ تمام وقت
 میں توقف واجب ہے اسے ترک کرنے والا گنہگار ہے لیکن رُکن
 نہیں ہے یعنی اگر کوئی مذکورہ وقت میں کچھ مقدار قیام ترک کر دے تو
 اس کا ناسد نہیں ہوگا ہاں اگر کوئی اختیارِ تمام قیام ترک کرے تو حج
 ناسد ہوگا نیز کچھ مقدار قیام رُکن ہے نہ کہ پورا قیام

مسئلہ ۳۷۰۔ اگر کوئی بھول کر یا جہالت یا اور کسی عذر
 کی وجہ سے قیامِ اختیار سے روکتا رہے تو اس کے لئے وقفِ اضطراری
 لازم ہے یعنی شبِ عید کچھ مقدار عرفات میں قیام کرے تو حج صحیح ہوگا
 پس اگر عید تک کرے گا تو حج ناسد ہو جائے گا۔

مسئلہ ۳۷۱۔ عرفات سے جان بوجھ کر غروب سے
 قبل کوچ کرنا حرام ہے لیکن حج باطل نہیں ہوگا پس اگر مہجانی ہو کر

عرفات کی طرف لوٹ جائے تو اس پر کوئی شے نہیں ہے ورنہ ایک اونٹ کفارہ یعنی میں ذبح کرے گا اور اگر اونٹ ممکن نہ ہو تو بچے درپے درپے دن کے روزے رکھے اور یہی حکم جاری ہوگا جو مجبوں کو عیال یا محکم ہونے کی وجہ سے قبل از غروب عرفات سے کوٹھ کرے۔ پس جب یاد آئے یا عالم بال حکم ہو جائے تو واپس لوٹنا اس پر واجب ہے۔ پس اگر نہ لوٹے تو کفارہ دینا احوط ہے۔

مسئلہ ۳۷۱۔ اگر قاضی اہلسنت کے نزدیک چاند کی پہلی غابت ہو جائے تو اس کے مطابق حکم جاری کرے اور شیعہ کے نزدیک ثابت نہ ہو تو اس میں دو صورتیں ہیں۔

۱۔ اگر احتمال پایا جائے کہ قاضی کا حکم واقع کے مطابق ہے تو اس صورت میں اُن کی متابعت واجب ہے لہذا وقت عرفات اُن کے ساتھ کیا جائے گا بلکہ تمام اعمال حج اُن کے ساتھ بجا لانا لازم ہیں اور بنا بر اظہر اس طرح اعمال حج بجا لانا کافی ہے اور اگر کسی نے تقیہ کی مخالفت کرتے ہوئے احتیاط سے کام لیا تو فعلی حرام کام تکب ہوگا اور احتیاطی و تر بھی فاسد ہوگا۔ الحاصل بطور تقیہ حاکم شیعہ کی متابعت واجب ہے اور حج بھی صحیح ہوگا لہذا ایسی صورت میں احتیاط جائز نہیں ہے خاص کر جب کہ جان و مال تلف ہونے کا خوف ہو جیسے کہ زمان حاضر میں۔

۲۔ اگر حکم قاضی کے خلاف کاظم ہو یعنی جس دن قاضی نے یوم عرقہ کہا
 ہو اس دن کاظم ہو کر وہ دن یوم ترورہ، رذی الحجۃ فی الواقع ہو تو اس
 صورت میں ان کی متابعت جائز نہیں ہے۔ ایسی صورت میں اگر ملکیت
 اپنے وظیفہ کو انجام دینے میں ممکن رکھتا ہو اور کوئی محذور بھی لازم آئے
 تو اگرچہ وقوف امنطاری مزدلفہ پر قادر ہو تو اپنے وظیفہ پر عمل کرے
 گا اور اگر اس صورت کے علاوہ کوئی غیر صورت پیش آئے تو اس کا حج
 عمرہ مفردہ سے بدل جائے گا اور عمل حج نہیں بجالائے گا پس اگر استطاعت
 سال حاضرہ میں تھی اور آئندہ استطاعت ختم ہو جائے تو اصلاً وجوب
 حج ساقط ہو جائے گا اں اگر پھر کسی سال استطاعت موجود ہو جائے
 تو دوبارہ حج واجب ہو گا۔

وقوف مزدلفہ

یہ حج تمتع کے واجبات میں سے تیسرا واجب ہے۔ مزدلفہ
 ایک مقام کا نام ہے جسے مشعر الحرام کہتے ہیں اور اس میں وقوف کی
 حد یہ ہے کہ مقام مازین سے حیاض اور عادیٰ محشر کے اندر وقوف
 کرنا ضروری ہے۔ ہاں ازواج و اطفال اور تنگی وقت کے لحاظ سے میں نقطہ

حدود پر تمام کر سکتا ہے پس ماز میں کی طرف سے بالا چلا جانا چاہیے اور
اس میں قصد قربت معتبر ہے

مسئلہ ۳۶۲۔ جب حاجی عرفات سے کوچ کرے تراویح
ہے کہ عید کی رات مزدلفہ میں گزارے اگرچہ رات گزارنے کا وجوب
ثابت نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۶۳۔ وقوف مزدلفہ طلوع فجر سے لے کر طلوع آفتاب
روزِ عید قربان واجب ہے۔ ہاں رکن وقوف مختصر مقدار میں ہے۔ پس
اگر کوئی کچھ مقدار طلوعین کے درمیان وقوف کرے اور علامتی کی طرف
کوچ کرے تو اس کا حج صحیح ہوگا۔ اگرچہ فعل حرام کا مرتکب ہوگا۔

مسئلہ ۳۶۴۔ اگر کوئی بین طلوعین کا وقوف مطلقاً ترک کر دے
تو اس کا حج فاسد ہوگا۔ ہاں اس وقوف سے عورتیں نیچے بمالفت ضعیف
بوڑھے و مریض وغیرہ مستثنیٰ ہیں۔ ان کے لئے جائز ہے کہ شبِ عید کو مزدلفہ
میں وقوف کر کے طلوع فجر سے قبل منیٰ کو کوچ کر سکتے ہیں۔

مسئلہ ۳۶۵۔ جو شخص شبِ عید کو مزدلفہ میں وقوف کرے
اور بابل یا عجم بنچو کی وجہ سے طلوع فجر سے قبل مزدلفہ سے نکل جائے تو بنا بر
اظہار اس کا حج صحیح ہے البتہ ایک بکری کفارہ میں دے گا۔

مسئلہ ۳۶۶۔ اگر کوئی بھڑل کر یا کسی دیگر عذر کی وجہ سے

دوقت اختیاری یعنی بنین مسویر قیام کرنے پر ممکن نہ ہو تو اس کے لئے وقت اضطراری کافی ہوگا۔ یعنی طلوع آفتاب کے بعد اور زوال یوم عید سے پہلے کچھ مقدار قیام کافی ہے۔ ہاں اگر عدا اس کو ترک کرے تو جفا سہ ہوگا۔

درک و توفین یا کوئی ایک

سابقہ گزرا چکا ہے کہ وقت عرفات و مزدلفہ ہر ایک کی دو قسمیں ہیں اختیاری و اضطراری پس اگر کوئی دونوں وقت اختیاری درک کر لے تو نہایت ہی بہتر ہے ورنہ وہ چند محلات سے خالی نہیں ہوگا۔ اگر وہ دونوں وقت کی دونوں صورتیں درک نہ کر سکے یعنی نہ اختیاری و نہ اضطراری تو ایسی حالت میں حج باطل ہوگا اور اسی احرام حج کے ساتھ عمرہ مفردہ بجا لانا اس پر واجب ہے اور سال آئند حج بجا لانا واجب ہے۔ تعجب کہ اگلے سال تک استطاعت باقی رہے یا حج اس کے ذریعہ مستقر ہو۔

اگر مابقی وقت اختیاری عرفات میں اور اضطراری مزدلفہ میں درک کرے تو اس حاجی کا حج ہوگا۔

دوقف اضطراری عرفات میں اور دوقف اختیاری مزدلفہ میں درک کر لے تو بھی حج اُس کا صحیح ہوگا۔

دونوں مقام یعنی عرفات و مزدلفہ میں دوقف اضطراری درک کر کے تو بطور اظہر اس میں بھی حج صحیح ہوگا۔ اگرچہ احوط ہے کہ سال آئندہ حج کا اعادہ کرنا پڑے گا اگر شرائط حج باقی ہوں یا حج اُس کے ذمہ مستقر ہو۔ اگر کوئی دوقف اختیاری مزدلفہ کو ہی فقط درک کر سکے تو اس صورت میں بھی حج صحیح ہوگا۔

مزدلفہ کا دوقف اضطراری فقط درک کیا ہو تو اس صورت میں بھی بعید نہیں ہے کہ حج صحیح ہوگا۔ ہاں بطور احوط باقی اعمال کو فرارغ ذمہ کے قصد سے اتمام حج یا عمرہ مفردہ انجام دینا ہوگا اور سال آئندہ حج کا اعادہ بھی لازم ہوگا۔

فقط دوقف اختیاری عرفات کو درک کیا ہو تو اس صورت میں بنا بر اظہر حج باطل ہوگا اور حج کو منقلب کر کے گامرہ مفردہ کی طرف ہاں اگر قیام مزدلفہ بلوجہ جاہل بالعلم یا موضوع حرکت ہو جائے اور مزدلفہ سے گذر چکا ہو تو اس صورت میں بعید نہیں ہے کہ اُس کا حج صحیح ہوگا جبکہ مزدلفہ سے عبور کرتے ہوئے ذکر خدا کیا ہو البتہ اگر پیادہ مزدلفہ جانے کا امکان ہو تو واجب ہے کہ حوث کر کچھ مقدار مزدلفہ میں قیام کرے اگرچہ

حید کے دن ظہر سے قبل بھی جانا ممکن ہو تو جائے اور مستی قیام کرے
اور اگر لڑنا ممکن نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں اگر مزدلفہ سے عبور
ہی نہ کیا ہو تو حج صحیح نہیں ہو گا بلکہ عمرہ مفرد کی طرف بدل کر کے عمرہ
کے اعمال تمام کرے۔

فقط عرفات کا وقت انتظار ہی دو گنا کر سکا ہو تو حج باطل اور عمرہ
مفردہ کی طرف بدل کر کے تمام کرے۔

مٹی اور اس کے واجبات

جب حاجی مزدلفہ سے کوچ کرے تو مٹی کی طرف جانا واجب ہے
تا کہ وہاں کے واجبات بجا لائے اور وہ تین ہیں۔

رمی جمرہ عقبہ

واجبات حج کا چوتھا واجب رمی جمرہ عقبہ ہے جو مہقران کے ہیں
یعنی اوراں میں چند امور معتبر ہیں۔

۱۔ قصد قربت۔ ۲۔ سنگریزے سے کی جائے، ۳۔ کم نہ
ہوں جیسے کہ سنگریزوں کے علاوہ کسی اور چیز سے رمی کافی نہیں ہے
۴۔ سات سنگریزے جدا جدا کر کے مارنے ضروری ہیں۔ لہذا اہل مکہ کو

زیادہ ایک دفعہ مارنے کافی نہیں ہیں۔ بہار سنگریزے جمرہ پر گئے لازم ہیں۔ ۵۔ سنگریزے پھینکے جائیں۔ پس جمرہ پر وہ دیندہ کافی نہیں ہے۔ بنا برضا ہر اگر پتھر کسی اور چیز پر لگ کر جمرہ پر جا گئے تو کافی ہوگا ہاں اگر سنگریزہ کسی پتھر پر لگ کر پھر جمرہ پر جا گئے تو کفایت نہیں کرے گا۔ ۶۔ رمی طلوع آفتاب کے بعد اور غروب سے پہلے کی جائے گی۔ ہاں غرہ میں اور دیگر ایسے لوگ حرارت کو مزید دفع سے منی جاسکتے ہیں وہ شب عید رمی کریں تو کافی ہوگی۔

مسئلہ ۳۶۷۔ اگر کوئی دوران رمی شک کرے کہ سنگریزہ لگا ہے یا نہیں تو بنا دیکھ کے کہ نہیں لگا۔ ہاں اگر کوئی رمی کے بعد دوسرے واجب کلام میں مشغول ہو اور شک کرے یا رات داخل ہوتے کے بعد شک کرے کہ دوران رمی جمرہ پر سنگریزے گئے تھے یا نہیں تو ایسے شک کی پرواہ نہ کرے۔

مسئلہ ۳۶۸۔ سنگریزوں میں وہ چیزیں معتبر ہیں۔ سنگریزے حد و حرم میں سے اٹھائے ہیں اور افضل ہے کہ مشعر الحرام سے اٹھائے جائیں۔

بنا بر احوط پہلے استعمال شدہ نہ ہوں بلکہ مستحب ہے کہ رنگدار و نقطہ دار اور نرم ہوں اور حجم کے لحاظ سے انگلی کے برابر ہوں اور

پاؤں پر کھڑے ہو کر مارنا اور طہارت کے ساتھ مستحب ہے۔
مسئلہ ۳۷۹۔ جمرہ سابقہ جنتی بلندی تک تھا اسی مقدار
 تک سنگریزے مارنے کفایت کر جائیگے بنا بر احوط اور آج کل جو
 بلندی بڑھائی گئی ہے بلکہ دوسرا طبقہ بنا دیا گیا ہے اس پر سنگریزے
 مارنے کافی نہیں ہیں پس اگر سابقہ جگہ پر مارنے ممکن نہ ہوں تو خود حاجی زاد
 جگہ پر مارے اور کسی کو نائب بنائے جو اس کی نیابت میں سابقہ جگہ
 پر مارے۔ ۴۔

مسئلہ ۳۸۰۔ اگر کوئی بھول کر یا جاہل بالحکم ہونے کی وجہ
 سے عید کے دن پھر نہ مار سکے تو ۱۳ ذی الحجہ تک تدارک لازم ہے
 جب کہ یاد آجائے یا علم بالحکم حاصل ہو۔ پس اگر کوئی رات کو عالم بالحکم
 ہو یا یاد کرے تو دوسرے دن رمی لازم ہے یہ حکم ایسے لوگوں کے لئے
 ہے جو رات کو رمی نہیں کر سکتے نیز عنقریب آنے والا ہے کہ اگر ۱۳
 ذی الحجہ کے بعد یاد آئے اور یا علم بالحکم ہو جائے تو احوط ہے کہ منی میں
 جا کر رمی کرے اور سال آئندہ خود رمی کا اعادہ کرے یا کسی کو نائب بنائے
مسئلہ ۳۸۱۔ اگر کوئی بھول کر یا جہل عید کے دن رمی نہ
 کرے اور طواف کے بعد یاد آئے یا علم ہو جائے تو تدارک رمی کے
 بعد آمادہ طواف واجب نہیں ہے اگرچہ اعادہ احوط ہے ہاں اگر

جان بوجھ کر ہی ترک کر دے تو حسبِ انظار طواف باطل ہوگا اور تدارک
رہی کے بعد اعادہ طواف زیارت واجب ہے۔

منیٰ میں قربانی

حج تمتع کے واجبات میں پانچواں واجب قربانی ہے اور اس میں
قصد قربت معتبر ہے اور قربانی دن کو کرنی چاہیے مگر کوئی خائف ہو
تو وہ رات کو ذبح کر سکتا ہے اور قربانی رمی کے بعد کرنی واجب ہے
لیکن اگر کوئی بھول کر یا جہلاً قربانی پہلے کر دے تو صحیح ہوگی۔ اعادہ کی
ضرورت نہیں نیز ذبح یا نحر منیٰ میں واجب ہے اور اگر ممکن نہ ہو
تو اس زمانہ میں مذبح وادی محسر میں بنایا گیا ہے پس اگر تکلف کئے
تاخیر کرتے ہوئے منیٰ میں ذبح کرنا ممکن ہو اگرچہ آخر ذی الحجہ تک بھی
امکان ہو تو اس صورت میں حلق یا تقصیر کر کے محل پر جلتے اور قربانی بعد
میں کر کے طواف زیارت و نماز و سعی جبالہ کے درمیان فعلی میں قربانی جائز
ہے اور یہی کافی ہوگی۔

مسئلہ ۳۸۲ :- بناء بر احوط قربانی عید کے دن دی جائے لیکن
اگر بھول کر یا کسی دیگر عذر یا جاہل یا کم ہوشی وجہ سے عید کے دن قربانی نہ
کرے تو آخر ایام تشریق یعنی ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ تک تدارک لازم ہے

چنانچہ اگر متعدد آنند ذی الجہد تک مستمر ہے تو تاخیر کر سکتا ہے اور اگر طواف کے بعد یاد آئے یا علم ہو جائے تو تدارک قربانی کے بعد اعادہ طواف واجب نہیں ہے۔ اگرچہ اعادہ احوط ہے اور اگر جان بوجھ کر قربانی ترک کر کے طواف بجالائے تو ظاہراً طواف باطل ہو گا مگر تدارک قربانی کے بعد اعادہ واجب ہے۔

مسئلہ ۳۸۳ :- اس قربانی میں شرکت جائز نہیں ہے بلکہ ایک جانور ایک شخص ذبح کرے گا۔

مسئلہ ۳۸۴ :- واجب ہے کہ قربانی کا جانور یا اونٹ یا گائے یا بھیڑ بکری ہر پس اگر اونٹ ہو تو اس کے پانچ سال تمام ہو چکے ہوں اور چٹے سال میں داخل ہو چکا ہو اور اگر گائے ہو یا بکری ہو تو اس کے دو سال تمام ہو چکے ہوں اور بناء بر احوط تیسرے سال میں داخل ہو چکا ہو اور اگر دنبہ ہو تو سات ماہ تمام اور آٹھویں ماہ میں داخل ہو چکا ہو بلکہ احوط ہے کہ ایک سال تمام اور دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو اور جب ذبح کرنے کے بعد معلوم ہو کہ مذکور جانور کی عمر مقررہ شدہ سن سے کم تھی تو ایسی قربانی کافی نہیں ہے بلکہ قربانی دوبارہ لازم ہوگی نیز قربانی میں معتبر ہے کہ اس کے تمام اعضاء سالم ہوں پس نائینا و لنگن و کان کٹا اور میگو ٹٹا جانور قربانی کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ بندہ برا بھلا خفی مکذوّر اور مرلیض اور زیادہ بوڑھا و شجیتین کو مبیعہ کافی نہیں ہو گا۔ بنا پر احوط۔

ہاں جس کا کان چیرا یا سوزنا وغیرہ ہو تو اس کا کوئی صریح نہیں اگرچہ احوط ہے

کہ کان معصوم و سالم پہننے چاہئیں نیز احوط اولیٰ ہے کہ جائز اصل خلقت کے لحاظ سے دم بُرید و سینگ بُریدہ بھی نہ ہو۔

مسئلہ ۳۸۵ :- اگر کوئی قربانی والا جانور معصوم و سالم سمجھ کر خریدے اور قیمت دینے کے بعد عیب دار ثابت ہو تو ظاہراً کافی ہو گا۔

مسئلہ ۳۸۶ :- قربانی کے شرائط سمجھ کر جو بچے اس پر صحبت اسکان میں ہیں پس اگر واجد الشرائط پر متمکن نہ ہو تو جتنا ممکن ہو وہی کافی ہو گا۔

مسئلہ ۳۸۷ :- اگر قربانی کو مرثا سمجھ کر ذبح کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ کھور ہے تو وہی کافی ہے اعادہ نہیں چاہئے۔

مسئلہ ۳۸۸ :- اگر قربانی کے لاغر ہونے میں شک کے باوجود فرمان خداوند متعال کے لئے ذبح کر دے اگرچہ رجاۃ اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ جانور مرثا تازہ ہے تو یہی کافی ہے۔

مسئلہ ۳۸۹ :- اگر سالم جانور خرید اہر اور بعد میں فریض ہو جائے یا کوئی عضو ٹوٹ جائے یا کوئی عیب ہو تو اسی کو ذبح کرنا کافی ہے اس کے بدل کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۹۰ :- اگر جانور خریدنے کے بعد گم ہو جائے اور دوسرا جانور خرید لے پس اگر پہلا جانور مل جائے تو اسی کو ذبح کرے اور دوسرے کے متعلق اس کو اختیار ہے ذبح کرے یا نہ کرے گویا کہ وہ دیگر اسوال کا طرح اس

کی ملکیت میں ہو گا ہاں اصولاً وادائی ہے کہ دوسرے کو بھی ذبح کرنے کی اجازت ہے کہ دوسرے شخص
 کے بعد بلا مل جائے تو تیار ہوا مستی طاولی پہنے کو بھی ذبح کرے ۔

مسئلہ ۱۳۹ : ملک کی ہر گز شہداء جانور مل جائے اند کسی دوسرے شخص
 کی ملکیت ہر تر جے بلا ہر اس پر لازم ہے کہ ۱۲ ذی الحجہ تک اعلان و تعریف
 کرے پھر اگر ملک نہ مل سکا تو ۱۲ کی ہر گز ملک کی طرف سے ذبح کرے ۔

مسئلہ ۱۴۰ : اگر سر وقت قربانی نہ مل سکے اور نقدی موجود ہو تو
 اسے چاہیے کہ کسی مؤثق آدمی کے پاس امانت رکھے تاکہ وہ نقدی قربانی خرید کر
 اس کی طرف سے آخر ذی الحجہ تک ذبح کرے ہاں اگر چہ الاماء ذکا الحجہ گرد جائے
 تو چہرہ ماہ محرم میں ذبح نہ کرے بلکہ اگلے سال قیام قربانی میں ذبح کرے ۔

مسئلہ ۱۴۱ : اگر کوئی جانور نہ مل سکے اور نقدی بھی موجود نہ ہو تو
 قربانی کے بدلے میں دس دن کے روزے رکھے یعنی تین روزے ۸، ۹، ۱۰
 ذی الحجہ کو رکھے اور سات روزے واپس جا کر گھر میں سکے ہاں احوط ہے کہ
 سات روزے پہلے ورپے سکے بلکہ تین دن واسے روزے اعمال و تہنیت کے بعد
 اول ذی الحجہ سے شروع کر سکتا ہے ہاں یہ تین روزے بھی پہلے ورپے انجام
 دینے ہوں گے اور اگر کوئی وطن نہ جائے اور نہ ہی معتم ہو تو اپنے ساتھیوں کے
 وطن پہنچنے یا ایک ماہ گزار جانے کے بعد وہ سات دن کے روزے مکہ میں
 رکھے ۔

مسئلہ ۳۹۳۔ جس کی تکلیف تین دن حج میں روزے رکھنے کی ہو اور سات ذی الحجہ کو روزہ نہ رکھ سکے تو اسے چاہیے کہ ۹۱۸ ذی الحجہ دو دن روزے رکھے اور تیسرا روزہ منیٰ سے فارغ ہو کر گدہیں رکھے اور اگر سات آٹھ دنوں دنوں میں روزہ نہ رکھ سکے تو اس صورت میں تاخیر کرے اور منیٰ سے واپس آکر تین دن روزے رکھے۔ البتہ احوط ہے کہ منیٰ سے واپسی پر روزے جلدی ادا کرے اور بغیر غدر کے تاخیر نہ کرے اور منیٰ سے واپس آکر کمد میں ممکن نہ ہو تو رستے میں یا وطن جا کر رکھے لیکن تین روزے اور سات بلا کر نہ رکھے اور گریہ تین روزے آخر ذی الحجہ تک تمام نہ کر سکے اور محرم کا چاند دکھائی دے تو پھر روزے ساقط ہر جائیں گے اور آئندہ سال قربانی دینا لازم ہے۔

مسئلہ ۳۹۵۔ اگر کوئی قربانی پر مستحکم نہ ہو اور نہ نقدی رکھتا ہو اور ایام حج میں تین روزے رکھنے کے بعد قربانی پر مستحکم ہو جائے تو بناء پر احوط قربانی دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۹۶۔ اگر کوئی اکیلا قربانی دینے پر قادر نہ ہو بلکہ دوسروں کے ساتھ شرکت میں مستحکم ہو تو بناء بر احوط جمع کرے یعنی شرکت کے ساتھ قربانی دے اور ترتیب مذکور کے ساتھ روزے بھی رکھے۔

مسئلہ ۳۹۷۔ اگر کسی شخص کے حواسے قربانی کرے یا اس کی قیمت دے کہ مالک کی دکان میں حیدان ذبح کرے اور پھر تمکک کرے کہ وکیل نے ذبح

کیا ہے یا نہیں تو بنادر کے کر اس نے ذبح نہیں کیا، ہاں اگر وکیل مٹوثی جو
ادھر خبر دے کہ میں نے جانور ذبح کر دیا ہے تو کافی ہے

مسئلہ ۳۹۸۔ قربانی کی شرائط کفارہ والے جانور میں مقبر نہیں ہیں
اگرچہ اسوۃ اعتبار شرائط ہے۔

مسئلہ ۳۹۹۔ حیوان قربانی و کفارہ کا ذبح کرنا واجب ہے لیکن
انسان کا خود ذبح کرنا مستحب نہیں ہے بلکہ جائز ہے کہ کوئی دوسرا شخص کسی کی
قربانی کو ذبح کرے۔ در صورت اختیار البتہ نائب کے لئے قرودی ہے کہ مالک
کی نیت سے ذبح کرے خود ذابح کی نیت شرط نہیں ہے۔ اگرچہ اسوۃ اولیٰ ہے
کہ ذابح بھی نیت کرے۔

منصف قربانی

بنادر اسوۃ قربانی والے گوشت کے تین حصے کے بجائیں ایک حصہ کسی فقیر
مومن کو بطور صدقہ دیا جائے اور دوسرا حصہ مومنین کو بطور ہبہ دے اور تیسرا
حصہ خود کھائے۔ حق فقراء ان کے وکیل کے سپرد کرنا جائز ہے اگرچہ مالک قربانی
خود ہی وکیل بنے تو جائز ہے حسب اجازہ مومنین اس حصہ میں وکیل تعزف
کر سکتا ہے۔ چاہے آگے کسی کو حصہ کر دے یا فروخت کر دے

مسئلہ ۴۰۰۔ گوشت کے تین حصے جدا کرنا لازم نہیں ہیں بلکہ مشافا

بطور صدقہ ایک ٹلٹ دے۔ اور ہریر ایک ٹلٹ اور باقی ماندہ میں سے اگر خود کچھ مقدار کھالے تو کافی ہے۔

مسئلہ ۱۲۱:۔ جو شخص بطور صدقہ یا بطور ہریر قبض کر لے تو چھروہ اس حصہ میں ہر قسم کا تصرف کر سکتا ہے۔ اگرچہ وہ بعد از قبض کسی غیر مومن یا غیر مسلم کو بھیج کر دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲۲:۔ اگر حیران ذبح کرنے کے بعد کوئی اُسے چوری کر لے یا صدقہ و ہریر دینے سے پہلے کوئی زبردستی چھین لے تو اس صورت میں قربانی کا مالک ضامن نہیں ہوگا ہاں اگر مالک جان بوجھ کر گوشت تکلف کر دے یا کسی غیر مستحق کو عطا کرے تو بنا بر احوط دو ٹلٹ کا ضامن ہوگا۔

(۳) حلق یا تقصیر

حج تمتع کے واجبات میں پھیرواں واجب حلق یا تقصیر ہے اور اس میں بھی قصد قربت مقبر ہے اور بنا بر احوط حلق یا تقصیر دن کو کرنی چاہیے نیز زمی و ذبح کے بعد حلق کرے۔ بنا بر احوط لیکن اگر بخیر کرنا جاہل یا علم غلطی کی وجہ سے حلق پہلے کرے اور بعد میں زمی یا ذبح کرے یا ہر دو تو ایسی صورت میں حلق یا تقصیر کافی ہے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲۳:۔ ہر مرتبہ کے لئے حلق یا تقصیر کرنا کافی ہے لیکن ان کے لئے

تقصیر متین ہے۔

مسئلہ ۲۴۳ :- مرد کو اختیار ہے کہ حلق کرے یا تقصیر لیکن حلق افضل ہے ہاں اگر کوئی عورت کی وجہ سے سر کے بالوں میں شہد لگائے یا سر کے بال جمع کر کے لیکن جگہ باندھ دے تو احتیاط ہے کہ حلق کر اختیار کرے بلکہ حلق کا واجب ہونا افضل ہے اور جو شخص (مرد و عورت) یعنی پہلی مرتبہ حج پر گیا ہو تو احوط ہے کہ وہ حلق کو اختیار کرے اگرچہ اس کے لئے بھی اختیار ہے کہ حلق کرے یا تقصیر بلکہ اختیار قوت ہے۔

مسئلہ ۲۴۴ :- جو شخص حلق کا ارادہ رکھتا ہو لیکن اسے علم ہو کہ مجام سر کو زخمی کر دے گا تو پہلے وہ تقصیر کرے اور پھر حلق کرے۔

مسئلہ ۲۴۵ :- غنشی مشکل پر تقصیر واجب ہے ہاں اگر کسی نے سر کے بالوں میں شہد لگایا ہو یا بال جمع کر کے اکٹھا باندھ رکھا ہو تو دونوں کام کرے یعنی پہلے تقصیر اور بعد میں حلق کر لے بنا بر احوط۔

مسئلہ ۲۴۶ :- حلق یا تقصیر کے بعد وہ تمام چیزیں حلال ہو جہاں تک حلی جوا حرام کے بعد حرام ہوئی تھیں البتہ ابھی تک عورت اور خوشبو حلال نہیں ہوں گی بلکہ بند بر احوط نکاح بھی حرام ہے گا۔

مسئلہ ۲۴۷ :- اگر کوئی مجنون کر یا جاہل یا سہم کرے کہ حلق یا تقصیر کرے۔ اور منی سے خارج ہو جائے تو منی رٹ کر حلق یا تقصیر کرے اور اگر واپس منی جانا دشوار ہو تو جہل یا دانتے وہیں حلق یا تقصیر کرے اور اگر ممکن ہو تو بال منی میں بھی دے۔

مسئلہ ۳۹: اگر بھول کر یا بیخود یا تقصیر نہ کرے اور تمام اعمال حج بجالانے کے بعد یاد آئے اور تدارک کر لے تو بناء برائے طواف کا اعادہ واجب نہیں ہے اگرچہ اعادہ طواف دوسری احوط ہے یعنی اگر گم سے خارج نہ ہوا ہو اور یاد آجائے یا علم بالحکم ہو جائے تو احتیاط ہے کہ طواف کا اعادہ کرے۔

طواف حج و نماز اور سعی

واجبات حج میں سے ۴، ۵، ۶ واجب، طواف و نماز اور سعی ہے اور ان کی کیفیت و شرائط مثل طواف و نماز اور سعی عمرہ کے ہے۔
مسئلہ ۴۰: حج تمتع میں حلق یا تقصیر کے بعد طواف بجالایا جائے گا۔ پس اگر کوئی جان بوجھ کر طواف پہلے کر لے تو حلق یا تقصیر کے بعد اعادہ طواف واجب ہے اور ایک بکری کا قنارہ دینا لازم ہے۔

مسئلہ ۴۱: احوط یہ ہے کہ طواف کرے، ذی الحجہ سے مؤخر نہ کرے اگرچہ ایام تشریق کے بعد تک بلکہ آخر ماہ ذی الحجہ تک تاخیر جائز ہے۔

مسئلہ ۴۲: حج تمتع میں وقرنین سے قبل طواف و نماز اور سعی جائز نہیں ہے مگر بڑے عمر واد و عورتیں جن کو حیض بہانے کا خوف ہو تو ان کے لئے طواف اور نماز پہلے بجالانا جائز ہے اور سعی اپنے وقت پر انجام دیں گے بلکہ بعد رحوط قبل از وقرنین سعی بھی جائز ہے اور وقت پر اعادہ بھی

کوئی گرجہ اولیٰ ہے کہ طواف و نماز میں ایام تشریق یا ہفت روزہ یا جو تکبیر
ہر روز بجائیں۔

مسئلہ ۱۱۳۔ اگر کوئی دو توفیق کے بعد تکرار میں داخل ہونے سے غافل
ہو تو وہ طواف و نماز اور سعی کو مقدم کر سکتا ہے۔ مگر طواف نماز میں پہلے سبھا
ہا سکتا ہے پھر اعمال منیٰ کیجے۔ بعد میں سبھا داخل ہو سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۱۴۔ اگر اعمال منیٰ کے بعد تکرار کوئی غلطی ہو جائے
جیسے حرکت غلط یا غلط کسی دیکھ لے اور یا غلط ہو جائے یا غلط ہو جائے
پاک ہونے کے بعد طواف بجا لے تو اس میں عیب نہیں کہ کوئی طواف کے لئے نائب
بنا کر پھر نائب جب طواف بجا لے تو خود سبھا کرے۔

مسئلہ ۱۱۵۔ اگر طواف نیت و نماز اور سعی کے بعد غرضیہ طواف ہو
جائیں گی بغیر حورت بلکہ بنا پر اوٹ شکار ایچ حرام ہوں گے۔ ہاں طواف اور سعی
کے بعد نکاح کرنا جائز ہے لیکن بعد پر اوٹ حرام ہے۔ طواف نیت میں حاکم الگ
مرمت جہاں کے ساتھ متعلق ہے علیٰ غلہ

مسئلہ ۱۱۶۔ میں شخص کے لئے دو توفیق سے قبل طواف و سعی
بائز ہو تو اس پر غرضیہ طواف نہیں ہوگی بلکہ اعمال منیٰ یا تہجد یا قمرانی اور
ملن یا قصیر کے بعد غرضیہ طواف ہوگی۔

طواف نساء

واجبات حج میں سے ۱۱۴ واجب طواف نساء اور نماز ہے یہ دونوں اگرچہ واجب ہیں لیکن مٹا سکے حج میں سے نہیں ہیں مگر کوئی دونوں کو عمداً ترک کر دے تو اس سے حج فاسد نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۱۷۔ مرد اور عورت دونوں پر طواف نساء واجب ہے اگر مرد ترک کر دے تو اس پر عورت حرام ہوگی اور اگر عورت ترک کرے تو مرد اس پر حرام ہوگا نیز نائب طواف نساء میں شوہر غنہ کی جگہ کرے گا۔

مسئلہ ۱۱۸۔ طواف نساء ادا اس کی فادہ کے کوائف و شرائط طواف حج و نماز کے مانند ہیں۔

مسئلہ ۱۱۹۔ اگر مرض کی وجہ سے کوئی طواف نساء خود نہ بجالا سکتا ہو تو دوسرے شخص کا ہمدانے کر یا جوہن پر سوار ہو کر طواف بجالائے اور اگر اس پر بھی ممکن نہ ہو تو نائب بنائے اور ہی صحبت نماز میں ہے۔

مسئلہ ۱۲۰۔ اگر کوئی جان بوجھ کر یا بھول کر یا جاہل یا حکم غیرت کی وجہ سے طواف نساء نہ بجالا تو جب تک اس کا تدارک نہ کرے عورت حرام رہے گی اور اگر خود بجالائے میں دشواری ہو تو نائب بنائے گا پس نائب جب انجام دے گا تو اس پر عورت حلال ہو جائے۔ پس اگر کوئی طواف نساء بجالانے سے پہلے مر

جائے تو احوط یہ ہے کہ اس کے ترک سے طواف نسا کی قضا کرائی جائے
مسئلہ ۴۲۱۔ طواف نسا قبل از سعی جائز نہیں ہے پس اگر کوئی
 جان بوجھ کر مقدم کرے تو سعی کے بعد دوبارہ بجائے تاخیر و ہی ہے بلکہ صورت
 جہل و نسیان میں بھی اعادہ کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۴۲۲۔ اگر کوئی کسی عذر کی بنا پر وقفین سے پہلے طواف
 نسا بھیجے تو جب تک مناسک صحیح یعنی رمی و تھروائی و طعن نہیں بجلائے
 اور اس پر طعن نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۴۲۳۔ اگر عورت حالت حیض میں ہو اور ساتھی یا سس کے
 طاہر ہونے سے قبل وطن بنا چاہیں تو اس صورت کے لئے جائز ہے کہ طواف
 نسا ترک کر کے قافہ کے ساتھ وطن روانہ ہو جائے اور احوط ہے کہ طواف
 نسا و نماز کے لئے کسی کو نائب بنائے گی اور اگر پہلے شرط طواف نسا کے بعد
 خونی حیض شروع ہوا ہو جائے تو اس صورت میں بھی طواف چھوڑ کر قافہ کے ساتھ جا
 سکتا ہے اور بقیہ شرط نماز کے لئے کسی کو نائب بنانا چاہئے۔

مسئلہ ۴۲۴۔ طواف نسا میں نماز کو سبوتا نہیں کیا جی نماز
 طواف صحیح کے ہے جس کا حکم گزر چکا ہے۔

مسئلہ ۴۲۵۔ جب حاجی طواف نسا و نماز بجائے تو عورت
 اس پر طعن ہو جائے گی اور عورت پر مرد طواف نسا و نماز کے بعد سبوتا نہیں ہوگا۔

ابتداء ۱۳ ذی الحجہ کی فتر تک شکار حرام ہو گا بنا دبر اخراط نیز عرم میں ہنگنے والے
درخت دکھائی کو کاٹنا اور حد و حرم میں شکار کرنا ہر حالت میں یعنی محرم و
محل دونوں پر حرام ہے۔ جیسے کہ گزور چکا ہے۔

منیٰ میں رات گزارنا

واجبات حج میں باہواں واجب یہ ہے کہ ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ کی راتیں
منیٰ گزارنی جائیں اور اس میں قصد مقبرہ ہے پس اگر حاجی عید کے دن طواف
نیارت و سعی انجام دینے سکے تھے مکہ جائے تو رات گزارنے سکے لئے منیٰ لوٹنا
واجب ہے اور جس نے حالت احرام میں شکار کرنے سے اجتناب نہ کیا ہر
تو وہ شب ۱۳ بھی منیٰ میں گزارے یا عورت سے جماع کر لے تو بھی شب ۱۳ کو
منیٰ میں رکن واجب ہے۔ بل ان دو کے علاوہ عام حاجی صاحبان ۱۳ ذی الحجہ
نہر کے بعد منیٰ سے کوچ کر سکتے ہیں لیکن اگر کوئی منیٰ میں ٹھہرنا ہے اور ۱۳ ذی الحجہ
کی رات داخل ہر جائے تو ۱۳ کی رات وہیں ٹھہرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۳۶:- اگر کوئی منیٰ سے نکلنے کی تیاری کرے اور کچھ مقدار
چلے لیکن ازدحام کی وجہ سے قبل از غروب حدود منیٰ سے خارج نہ ہو سکے
تو صورت امکان میں وہ رات منیٰ میں ٹھہرنا واجب ہے اور اگر ممکن نہ ہو یا
رات وہاں گزارنے میں حرج ہو تو غروب کے بعد بھی منیٰ سے خارج ہو سکتا

ہو سکتی بناو برحوط ایک بکری کفارہ میں دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۲۸۔ جس پر ۱۲ ذی الحجہ کی شب منی میں گزارنا واجب ہو تو دن میں تیزوں حرات کو پھر مارکہ منی سے خارج ہو سکتا ہے تمام دن گزارنا واجب نہیں ہے نیز تمام رات منی میں ٹھہرنا لازم نہیں ہے پس حاجی اول رات سے آدھی رات کے بعد کچھ مقدار تک ٹھہر سکتا ہے یا آدھی رات سے کچھ مقدار پہلے سے کہ طالع فجر تک قیام کرنا یا نہ ہے لیکن اولیٰ ہے کہ پہلا حصہ آدھی رات تک قیام کرے پھر منی سے نکل سکتا ہے لیکن طالع فجر سے قبل تکہ میں داخل نہ ہو۔
مسئلہ ۱۲۹۔ کچھ لوگ مستثنیٰ منی یعنی منی میں رات گزارنا ان پر واجب نہیں ہے

۱) مضایق عذر جیسے مرہض یا منی میں قیام کرنے سے مال و جان کا خوف ہو
۲) جو لوگ تمام رات تکہ میں عبادت کرتے رہیں البتہ حاجات ضروری مثل کھانا پینا طہارت وغیرہ کے لئے عبادت نہ کر سکے تو کوئی حرج نہیں ہے۔
۳) جو لوگ طواف زیارت و عبادت میں مشغول رہیں اور تکبہ سے نکل کر عقبہ مدینہ سے آگے نکل جائیں تو ایسے لوگ راستہ ہی میں رات گزار سکتے ہیں حدود منی میں داخل ہوا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۳۰۔ جو منی میں قیام نہ کرے تو اس پر ہر ایک عوض میں ایک ذنبہ کفارہ عینا واجب ہے۔ بلکہ اگر کوئی بھول کر یا جاہل بالحکم ہونے کی وجہ سے

قیام منی ترک کرے تو احوط ہے کہ کفارہ دے بلکہ مغفود کو بھی بنا بر احوط کفارہ دینا چاہیے۔ ہاں جو مکہ میں سات عبادت میں گزارے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے اور یہی حکم جو طواف و سعی و عبادت کے بعد مکہ سے نکلے اور طلوع فجر سے قبل منی میں داخل نہ ہو بلکہ راستہ ہی میں سات گزائر دے تو اس پر بھی کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۲۲۔ جو شخص منی سے کوچ کر جائے اور پھر کسی اور کام کے لئے ۱۲ روزی الحج کی رات داخل ہو جائے تو اس میں تیسری تیسری میں گزارنا واجب نہیں ہے۔

نئی جہرات

واجبات حج میں کچھ نیاں واجب تینوں جہرات کی رمی ہے یعنی آدمی و سحلی جہرہ عقبہ ۱۲۷۱ھ کی ہجرت کو تینوں جہرات کی رمی واجب ہے ہاں اگر سہا کی رات منی میں گزار دے تو بند بر احوط تیرہویں دن کو بھی تینوں جہرہ مارنے واجب ہیں اور چاہیے کہ اختیاری صورت میں انسان خود پھر مارے نیابت جائز نہیں ہے

مسئلہ ۱۲۳۔ جہرہ آدمی سے رمی کی ابتدا واجب ہے پھر جہرہ و سحلی اور آخر میں جہرہ عقبہ میں اگر کوئی اس میں مخالفت کرے تو ترتیب حاصل کرنی واجب ہے اگرچہ مخالفت چل و نیاں کی وجہ سے بھی جو ہاں اگر کوئی پہلے تو

بھول کر دوسرے جبرہ کو پتھر مارے تو سات پرے کر سکتا ہے۔ اس کے بعد پہلے کو مارنے کا اور آخیر کو پھر دوسرے کو عادی کی ضرورت نہیں ہے۔
مسئلہ ۴۳۲: جبرہ خشک کی زمی میں جو واجبات ذکر ہر چکے میں ۵ تیزوں عبارت میں واجب ہیں۔

مسئلہ ۴۳۳: زمی عبارت میں ہے کہ واجب ہے جس اس حکم سے غلام و جبر و ادا اور مدین جس کو پکڑ لے جانے کا خوف جبر مستثنیٰ ہیں یا جس کو مال و جان کا خوف ہو بلکہ اس میں بڑے مرد و عورتیں احباب کے اور کمزور لنگہ بن کر از دعاء کی وجہ سے اپنی جانوں کا خوف ہو تو ایسے لوگ اس کی مدد کی ضرورت کو کر سکتے ہیں۔

مسئلہ ۴۳۴: ۱۱ جولائی ۱۱۱۱ء کو زمی بھول جائے تو اس کی قضاء ۱۱ جولائی کو کر سکتا ہے۔ اگر کوئی ایسا ہو کہ ادا اور قضا کے درمیان وقفہ رکھے اور قضا کو مقدم قرار دے یعنی اگر قضا و دن میں اقل وقت بجالانے تو ادا زوال کے قریب انجام دے۔

مسئلہ ۴۳۵: اگر کوئی زمی بھول جائے تو اس میں جبرہ یاد آئے تو واجب کہ منی جا کر زمی پہنچے اور اگر مدد دل یا تین دن کی بھولی ہوئی زمی کو سنبھالی میں جائے تو شرط ہے کہ ہر روز زمی کے درمیان گھنٹہ فاصلہ رکھے اور اگر گھنٹہ سے خارج ہو کر یاد آئے تو اس سمیت میں مکی لوٹنا واجب نہیں ہے بلکہ آئندہ سال خود یا کسی کا

نائب قضاء بجالا سے گا۔

مسئلہ ۴۳۹۔ اگر کوئی مرتفع برادر مغرب سے قبل صمت یا ب ہونے کی امید نہ رکھتا ہو تو اس کے لئے نائب بنائے گا ہاں اگر اتفاقاً قبل از غروب صمت یا ب ہو جائے تو احوط ہے کہ خود بھی زمی انجام دے۔

مسئلہ ۴۴۰۔ زمی ترک کرنے سے حج باطل نہیں ہوگا اگرچہ عمدتاً ترک کی ہو ہاں اگلے سال بنا بر احوط واجب ہے کہ خود یا کسی کا نائب بطور قضاء انجام دے گا۔

احکام مصدود

مسئلہ ۴۴۱۔ مصدود وہ شخص ہے جس کو احرام باندھنے کے بعد حج یا عمرہ سے روکا جائے۔

مسئلہ ۴۴۲۔ جو شخص عمرہ سے روکا جائے تو اسی جگہ پر وہ جانور ذبح کر کے محل پر جانے لگا بلکہ احوط ہے کہ تقصیر یا حلق بھی کرانا پڑے گا۔

مسئلہ ۴۴۳۔ جو شخص احرام حج میں مرتفعین یا نامہ کر مشر الحرام سے روکا جائے تو اس کا وظیفہ ہے کہ محل مدہیں قربانی ذبح کر کے محل پر جانے لگا بطور احوط تقصیر یا حلق بھی کرے اور اگر تہتیں، اعمال اور منی کے بعد طواف دہی سے روکا جائے اور کسی کو نائب بنانے پر ممکن بھی نہ ہو تو محل صحت

پر جانور ذبح کر کے صومرا اگر نائب بنائے پر مستحکم ہو تو احوط ہے کہ جمع کرے یعنی قربانی ذبح کرے اور باقی اعمال بجالانے کے لئے کسی نائب بھی بنائے اور اگر کوئی خاص کر اعمال صومرا سے روکا جائے اور دخول مکہ سے کوئی مخالفت نہ ہو تو اگر نائب بنانا ممکن ہو تو زمی و قربانی اور حلق کے بعد محل ہو جائے پھر باقی اعمال بجالائے اور اگر نیابت کا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں اس کا وظیفہ یہ ہے کہ قربانی کی قیمت کسی مؤمن کے مال امانت رکھے تاکہ وہ اس کی طرف سے ذبح کرے اور وہ خود اسی جگہ پر تعصیر یا حلق کرے اور مکہ کی طرف لوٹ کر اعمال بجالائے اب وہ گویا تمام چیزوں سے مکمل ہو جائے گا جو کہ حالت احرام میں حرام ہوئی تھیں حتیٰ کہ عورت بھی اس صورت میں صومرا صومرا صومرا بنا دے احوط آئندہ سال زمی کا اعادہ لازم ہے۔

مسئلہ ۲۴۲ :- مصدر حج کا ذکر وہ قربانی دینے سے صحیح ساقط نہیں ہر گاہ کہ آئندہ سال تک استطاعت باقی رہ جائے یا اس کے ذمہ حج مستقر ہو تو آئندہ سال حج بجالانا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۴۳ :- اگر کوئی مکہ سے مبتدی ہی رات گزارنے اور زمی حرات کے لئے جانے سے روکا جائے تو اس کا حج تمام ہو گا اور اگر ممکن ہو تو اسی سال زمی کے لئے نائب بنائے ورنہ آئندہ سال بنا دے احوط نیز ایسے شخص پر ہر احکام مصدر و جاری نہیں ہوں گے۔

مسئلہ ۴۴۳۔ اگر کسی کو معدودہ صر کے علاوہ کوئی اور مانع حج تمام کرنے کے درپیش ہو تو ماحوط ہے کہ جہاں رکاوٹ ہوئی ہو وہاں ہی جانور ذبح کر کے نفل ہو جائے علی الاحوط

مسئلہ ۴۴۴۔ قربانی میں فرق نہیں ہے کہ اونٹ ہوا ذنبہ اور اگر قربانی نہ کر سکے تو اس کی جگہ بیل یعنی روزے رکھے بنا پر ماحوط۔

مسئلہ ۴۴۵۔ جو شخص حج کو فاسد کر بیٹھے اور بعد میں معدودہ ہو جائے تو کیا اس پر احکام صد جاری ہوں گے یا نہیں؟ اس میں دو درجہ ہیں بندہ بظاہر صد کا مکمل جاری ہو گا لیکن قربانی کے ساتھ کفار یا فساد حج بھی دینا ہو گا۔

مسئلہ ۴۴۶۔ جو شخص قربانی سے استعفاء کرتا ہو اور معدودہ ہو جائے تو وہی قربانی میں ذبح کرے گا کوئی دوسرا جانور دینا واجب نہیں ہے۔

احکام محصور

مسئلہ ۴۴۷۔ محصور یعنی جو شخص محرم ہونے کے بعد احوال حج یا عمرہ بجالانے میں مرض وغیرہ کی وجہ سے ممنوع ہو جائے۔

مسئلہ ۴۴۸۔ اگر کوئی عمرہ مفردہ میں محصور ہو جائے تو اس کا وظیفہ یہ ہے کہ جانور ذبح کرنے کے لئے بھیجے اور ساتھیوں سے وعدہ کر

تکھانی وقت میں جا کر جانور ذبح کرنا پس وقت مفردہ میں وہیں غزوہ مکمل ہو
جائے اور وہ غزوہ میں وہیں ایک جانور ذبح کر کے محل ہو جائے اس صورت
عمرہ مفردہ میں قربانی کے بعد تمام چیزیں طلال ہو جائیں گی سوائے عورت کے
ہاں صورت یا ب ہونے کے بعد اعمال عمرہ مفردہ بجا لانے کے بعد عورت
حلال ہوگی اور اگر کوئی عورت تنہا میں مسعود ہو تو اس کا حکم پہلے گزر چکا ہے۔ یعنی
اس صورت میں عورت اور دیگر عورات طلال ہو جائیں گے اور اگر احرام حج میں
مسعود ہو تو اس کا بھی حکم گزر چکا ہے۔ البتہ بنا پر احوط اس صورت میں عورت
طلال نہیں ہوگی بلکہ طواف زیارت و سعی کے بعد طواف نساء بجا لانے کے بعد
عورت حلال ہوگی۔ ہاں اگر حصر کی وجہ سے موقعین فوت جائیں اور وہ تکہ منکر
یا عرفات و مزدلفہ کے راستہ میں ہو تو اس صورت میں اس کا ذخیرہ حج کی بجائے
عمرہ مفردہ ہو گا یعنی طواف و سعی اور تقصیر اور طواف نساء کے بعد تمام عمرات محل
ہو جائے گا۔ چاہے عمرہ مفردہ کے اعمال خود بجا لائے یا اس کا نائب۔

مسئلہ ۲۴۹: اگر کوئی حصر کے بعد یہ بھیج دے اور بعد میں
بیدار ہو جائے اور گمان یا احتمال دے کہ اور کابن حج حرک کر رہا ہو
واجب ہے کہ اعمال حج میں شغل ہو جائے پس اگر موقعین یا خاص کہ مشرط الحرام
کو درک کر لے تو اس کا حج صحیح ہو گا اور شاگرد جانور ذبح نہ کرے تو حج عمرہ مفردہ
کی طرف بدل جائے گا اور اگر جانور ذبح کر دے تو عورت کے علاوہ باقی سب

چیزیں حلال ہو گئی ہیں۔ طواف و نماز و سعی اور طوافِ نسا و نمازِ انجم دینے سے عورت بھی حلال ہوگی۔ بناد برا حوط۔

مسئلہ ۲۵۴۔ اگر کوئی مناسک منی سے محصور ہو تو اس پر حکمِ حصر جاری نہیں ہوگا بلکہ زمی جمرہ و قربانی کے لئے کسی کو نائب بنائے گا اور خود تقصیر یا حلق کرے گا پھر مکہ مشرفہ جاکر طواف زیارت و سعی وغیرہ انجام دے گا۔ اور اگر کسی کو نائب بنانا ممکن نہ ہو تو کسی مؤثق آدمی کے پاس قربانی کی قیمت امانت رکھے گا تاکہ قربانی کرے اور وہ خود تقصیر یا حلق کر کے مکہ مشرفہ جاکر طواف و دیگر اعمال بجالائے گا۔ اس کے لئے احوط ہے کہ آئندہ سال خود یا اس کا نائب زمی حجرات بجا لائے۔ اور اگر موقوفین کے بعد مکہ کے اعمال انجام دینے سے محصور ہو جائے تو بناد پر ظاہر احوط لکھ کے نائب بنائے اور محل نائب کے بعد وہ تمام محرمات سے محل ہو جائیگا۔

مسئلہ ۲۵۵۔ اگر کوئی شخص محصور ہو جائے اور ہر یہ بھیج دے پھر قربانی مقررہ مقام پر پہنچنے سے قبل سرور ہو جائے تو ایسی صورت میں وہیں ذبح کرے گا یا تین دن کے درے دیکھ یا چھ مسکین کو طعام کھائے ہر مسکین کو دو دے گا اس کے بعد حلق کر کے مکہ ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۵۶۔ حصر سے حج ماقطہ نہیں جتا بلکہ قربانی کر کے مکہ ہو جائے گا۔ آئندہ سال حج بجالائے گا اگر استطاعت باقی رہی یا حج اس کے ذمہ مستقر ہو۔

مسئلہ ۴۵۳ :- اگر محصور نہ قریانی رکھتا ہو اور نہ ہی اس کی قیمت
تو دس روپے کے ہونے کے باوجود کہ گڑ چکے۔

مسئلہ ۴۵۴ :- احرام باندھتے وقت سُنَّو سے کہ حاجی اللہ تعالیٰ
سے شرط کرے کہ اگر میں جس ہو گیا تو احرام سے مُل ہو جاؤں گا۔ اگرچہ اس کا
مُمل ہو یا اس شرط پر موقوف نہیں ہے کیونکہ جس کے بعد مُمل ہو جائے گا
چاہے شرط کرے یا نہ کرے۔

مسائل متفرقہ

مسئلہ ۴۵۵ :- اگر عروہ مفردہ کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہو اور
عروہ ختم کرنے کے بعد مکہ منکرہ میں حج نیابتی لے کر کہیں ایک بیعت سے احرام
باندھ کر اُسے عروہ موقوفہ انجام دے تو جائز ہے حال حج نیابت دینے والا کسی
کادکیل ہی کہ دوسرے شخص کو نائب بنائے۔

مسئلہ ۴۵۶ :- اگر کوئی جہالت کی وجہ سے اوپر دوا لے جائے
نہی جبرہ کو لے اور اگرچہ وہاں سے کوئی بھی کر جائے تو برابر احوط الیہ نہی کافی
نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۵۷ :- جو شخص شب ۱۲ روزی الحجہ مکہ منکرہ میں عبادت
کرتا ہو تو وہی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی منہ جاکر نہی کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۵۸ :- جس کا وظیفہ ہو کہ شب ۱۲ گزرمی کر لے تو وہ
 شخص نصف شب کے بعد منی سے خارج نہیں ہو سکتا جب کہ اُس کا ارادہ
 ہو کہ پھر مکہ سے واپس نہیں آؤں گا۔

مسئلہ ۲۵۹ :- قربانی کا گوشت منی سے باہر کہیں بے جا مانا ہے۔

مسئلہ ۲۶۰ :- اگر جھول کر زمی سے پہلے حلق یا قربانی کر لے تو
 کافی ہے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۶۱ :- جو لوگ حدہ میں متوطن ہیں اور وہاں ہی مستطیع
 ہوئے ہوں تو اُن کا وظیفہ حج افراد ہر گز اور اگر پہلے سے حج فتنہ میں مستقر
 ہو تو پھر اُن کا وظیفہ حج تمتع ہے بہر حال مقیمین حدہ ہی سے احرام باندھیں
 گئے۔

مسئلہ ۲۶۲ :- اگر کوئی شخص مقیم مکہ ماجدہ والدین کی نیابت میں
 حج تمتع بجالانا چاہے تو اس پر واجب ہے کہ کسی ایک میقات سے عمرہ
 تمتع کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہو۔

مسئلہ ۲۶۳ :- اگر کوئی دور کار بنے والا حجاز جانے کا ارادہ کرے
 اور مکہ میں داخل ہو نا مقصود نہ ہو تو جب وہ حدودِ حرم کے قریب پہنچے
 اور عمرہ مفردہ بجالانے کا قصد ہو جائے تو ایسا شخص اُذنی العمل سے عمرہ کا
 احرام باندھ سکتا ہے۔

مستحبات

مستحباتِ احرامِ عمرہ

(۱) احرام باندھنے والے کو احرام سے پہلے بدن کا پاک کرنا، ناخن کاٹنا، مونچھوں کی اصلاح کرنا، زیر بغل بالوں اور زیر ناف بالوں کا صاف کرنا مستحب ہے۔

(۲) احرام کے لئے غسل کرنا، میقات پر پانی نہ ملنے کا خطرہ ہو تو میقات سے پہلے غسل کرنا اور پانی مل جانے تو بعد دوبارہ غسل کرنا مستحب ہے۔ (۳) غسل کے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے **بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَجَلُهُ مِثْلُ تَوَلُّدِ طُغْيَانٍ وَحِرْمَتِ اَيِّ مَسْكُونٍ مِّثْلُ حَنْوٍ وَشِفَاءٍ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمِ اللّٰهِ طَهَّرْنِي**

وَطَهَّرْ قَلْبِي وَاشْرَحْ رِيَّ صَدْرِي وَأَخْبِرْ عَلَيَّ رِسَالِي وَمَعْنِي
وَمِنْ حَسَنَاتِكَ وَالنَّاءُ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ لَا قُوَّةَ لِي إِلَّا بِكَ وَقَدْ
عَلِمْتُ أَنَّ قَوَامَ دِينِي التَّسْلِيمُ لَكَ وَالْإِقْبَالُ لِسُكُونِ
نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْكَ وَآلِهِ -

ترجمہ مسائل کے نام سے اور اس کی ذات سے مدد چاہتا ہوں،
اے اللہ اس نسل کو میرے لئے روشنی اور پاک کرنے والا ہر
خوف سے بچاؤ اور امن اور ہر بیماری اور غم سے شفا قرار دے
اے اللہ مجھے اور میرے دل کو پاکیزہ کر دے میرا سینہ کشادہ کر
میری زبان پر اپنی محبت اور تعریف و ثناء جاری کر کیونکہ تیرے بغیر
میری کوئی طاقت نہیں اور تو جانتا ہے کہ میرا دین تیری فرمانبرداری
اور تیرے نبی کے طریقے سے مرکب ہے۔

(۱۴) احرام باندھنے سے پہلے یہ دعا پڑھے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مَا أَزِيدُ بِهِ عَذْرَتِي وَأُزَوِّجُ
فِيهِ قُرْبَتِي وَأَعْبُدُ فِيهِ رِزْقِي وَأَسْتَعِيذُ فِيهِ إِلَى مَا أَسْتَرْجِي
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي قَصَدْتُهُ فَبَلَغَنِي وَأَرَدْتُهُ فَأَكْمَلَنِي
وَأَقْبَلَنِي وَلَمْ يَقْطَعْ رِيَّ وَوَجَّهْهُ أَرَدْتُ فَسَلَّمَنِي لِمَنْ
حَفِظَنِي وَكَفَّنَنِي وَجَزَّيَنِي وَطَهَّرَنِي وَمَلَأَ لَوْحِي وَرَحَّبَ لِي

مَا مَسْجَدِي وَذِي خَيْرِي وَمَعْدَنِي فِي شِدْقِي وَرَحْمَتِي -

ترجمہ تمام حمد اللہ کے لئے جس نے مجھے لباس دیا جس سے میں سر پہن سکتا ہوں اس میں اپنا فرض ادا کرتے ہوئے رب کی عبادت کرتا ہوں اور وہاں پہنچتا ہوں جہاں کا مجھے حکم دیا ہے۔ تمام حمد اللہ کے لئے جس کا میں نے تقدیر کیا تو اس نے پہنچایا اس کا ارادہ کیا تو میری مدد کی اور قریب فرمایا اور میری امید کو نہ توڑا میں نے اس کی رضا کا قصد کیا تو اس نے خالص فرمایا پس وہ میرا قلعہ، پناہ گاہ، بچاؤ پشت پناہ، جائے پناہ، آرزو مانجھان فیض اور میری سختی نرمی میں ہمہ وقت موجود رہتا ہے۔

۱۵) نماز ظہر کے بعد احرام باندھنا مستحب ہے اور اگر نماز ظہر کے بعد احرام نہ باندھا ہو تو پھر کسی بھی نماز واجب کے بعد احرام باندھنا اور اگر نماز یومیہ کے بعد احرام نہیں باندھنا چاہتا تو کسی قضا نماز کے بعد احرام باندھ لے اور اگر قضا نماز بھی نہ رکھتا ہو تو پھر چھ رکعت نماز مستحبی دو دو رکعت کر کے پڑھے اور کم از کم دو رکعت پڑھنے کے بعد احرام باندھے لیکن ان مستحبی نمازوں میں پہلی رکعت ہی حمد کے بعد سورۃ قل ہو اللہ احد اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون پڑھے۔ ۱۶) احرام کی نیت کو زبان پر جاری کرے البتہ نیت کے موقع پر خدا کی حمد و ثنا بجالائے اور حمد و ثناء الی حمد علی اللہ علیہم پر صلات پڑھنے کے

بعد یہ دعا پڑھے : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَنِیْ مِنْ مَنِ اسْتَجَابَ
 لَكَ وَاَمِنْ یَوْعِدُكَ وَاَتَّبِعَ اَمْرَكَ فَاِنِّیْ عَبْدُكَ وَفِی قَبْضَتِكَ
 لَا اُوْقِیْ اِلَّا مَا وَقِیْتَ وَلَا اَحْذِیْ اِلَّا مَا اَعْطَیْتَ وَقَدْ ذُكِرْتَ
 الْحَجَّةُ فَاَسْئَلُكَ اِنْ تُعْزِمَ لِیْ عَلَیْهِ عَلٰی کِبَايَکَ وَسُنَّةِ نَبِیِّکَ
 صَلَوَاتُکَ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَامُ عَلٰی مَا ضَعَفْتُ وَتُسَلِّمَ لِیْ
 مَنَاسِکِیْ فِی یُسْرِیْمَکَ وَمَعَافِیَةِ وَاجْعَلَنِیْ مِنْ وَفْدِکَ الَّذِیْ
 رَضِیْتَ وَاَدْخَلْتَیْ رَسْمَیْکَ وَکَتَبْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ مُخْرَجٌ
 مِنْ شَقَّةٍ بَعِیدَةٍ وَاَنْفَقْتُ مَالِیْ اِتِّبَاعَ مَرْضَايَکَ اَللّٰهُمَّ
 فَتَبِّرْ لِیْ حَاجَتِیْ وَعُمْرَیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیدُ الشَّعْمَ بِا
 لْعُمْرَةِ اِنِّیْ اُحِبُّ عَلٰی کِبَايَکَ وَسُنَّةِ نَبِیِّکَ صَلَوَاتُکَ
 عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ بِاَنْ عَرَضَ لِیْ عَارِضٌ یَّحْبِسُنِیْ فَعَلِیْ حَیْثُ
 حَبَسْتَنِیْ بِقَدْرِکَ الَّذِیْ قَدْ مَرَّتْ عَلٰی اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْ
 تَکُنْ حَاجَّہُ فَعُمْرَہُ اُحْرِمُ لَکَ شَعْرِیْ وَبَشْرِیْ وَخَیْرِ
 وَدَرِّیْ وَعِطَائِیْ وَمَتِّیْ وَعَظِیْمِیْ مِنَ النِّسَاءِ وَالنِّسَاءِ
 وَطَیِّبِیْ اَبْتَنِیْ بِذَٰلِکَ وَجْہَکَ وَالدَّارَ الْاٰخِرَہُ
 ترجمہ : اے اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے ان لوگوں میں قرار دے
 جنہوں نے تیری دعوت پر لبیک کہی تیرے وعدے پر ایمان لائے۔

میری تیری کتاب میں تیرا بندہ ہوں تیرے تجھے میں ہوں میں تیرے
 لپٹ چھوٹیں سکاں میرے عطا کئے بغیر کچھ پائیں سکاں اور تو نے ج کا
 ذکر فرمایا ہے میں جی جہ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنی کتاب اور نبی کی سنت
 کے مطابق میرے بارہ کو اس پر پختہ فرما اور میں کلم سے میں کر رہ ہوں
 اس پر تجھے وقت بخش دے میرے لئے میرے اہل کو اپنی جانب سے
 آسماں اور مائیت میں قبول فرما اور تجھے اپنے ان جہازوں سے بنا دے
 جن سے تو میری اور دشمن ہے جن کو تو نے نام نام لکھ دیا ہے خدایا
 میں دوزخ درواز کی راہ سے آیا ہوں اور تیری رضا کے لئے اپنا مال خرچ کیا ہے
 پس اے اللہ میرے عمو والد ج کو پورا فرما۔ میں تیری کتاب اور تیرے نبی
 کی سنت پر چھ تھک کا ہو کر آچاہتا ہوں تجھے اگر کوئی کاوش پیش آئے
 تو مجھے مجھے دیکھ میرے لئے مقدر اپنی قدر سے مجھے بندش ہو
 اے اللہ اکمل) ج نہ ہون کے تو عمرہ کرہ، میں تیری خاطر اپنے بل
 جہاد گوشت، خون، ہڈیاں، دماغ اور احباب کو عورتوں، کپڑوں اور
 خوشبر سے بچاؤں گا اور اس جلی سے میں دار آفت اور تیری رضا
 کا طلب ہوں۔

(۱) کلمات بیگن کے ذکر اب کے بعد جو کہ مندرجہ میں گزر چکے ہیں ان
 کلمات کا کہنا مستحب ہے۔

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ دَاعِيَا إِلَى دَارِ السَّلَامِ
 لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ عَمَّا رَدَّ نُوبَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ أَهْلَ الْكَلْبِيعَةِ
 لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ سُبُوْنِ
 دَاوُدَ الْبَلَدِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تَسْتَخِرُكَ الْمَلِكُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ مَرْهُوْمَا
 وَمَرْغُوْمَا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ
 ذَا الْعَمَاءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ الْجَمِيلِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ كَشَفَ
 الْكَرُوبِ الْعِظَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ عَبْدَكَ وَأَبْنُ عَبْدِكَ
 لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ يَا حَرِيْرَ لَبَّيْكَ

ترجمہ: لبیک لبیک اے بندوں! لبیک لبیک جنت کی طرف جانے
 والے لبیک لبیک گناہوں کے بخشنے والے لبیک لبیک اے مالک لبیک لبیک
 اے ذوالجلال والاکرام لبیک لبیک تو ہی پہلے حق کرنے والا ہے
 تیری طرف ہی بازگشت ہے لبیک لبیک ترے پرواہ ہے اور ہر لبیک
 تیری طرف امتیاز ہے لبیک لبیک کہ تجھ سے ڈرا جاتا اور تیری طرف
 رغبت کی جاتی ہے لبیک لبیک معبود حق لبیک لبیک نعمتوں اور نصرت
 بہترین احسان والے لبیک لبیک بڑی سختیوں کو دُور کرنے والے لبیک
 لبیک میں تیرا بندہ اور تیرے بندے اور کثیر کا بیٹا ہوں لبیک اے
 کریم لبیک

(۸) مکات لبیک کو بیشتر کہے اور اگر مرد ہے تو بلند آواز سے کہے۔
 (۹) احرام باندھنے والے کو سونے کے بعد بیدار ہو کر، سحر کے وقت نماز واجب و مستحبی کے بعد سوال ہوئے کے وقت، سواری سے اترتے وقت، ہلنے پر پڑھنے کے وقت بلندی سے اترنے کے وقت لبیک زیادہ کہنا چاہیے۔

احرام عمرہ کے مکروہات

- حالت احرام میں چند چیزیں مکروہ ہیں اور وہ مندرجہ ذیل ہیں۔
- (۱) سیاہ لباس سے احرام باندھنا اور لباس کا صاف نہ ہونا البتہ اگر حالت احرام میں حیلہ ہو جائے تو بہتر ہے کہ جب تک احرام ختم نہ کر لے لباس کو نہ دھوئے۔
 - (۲) زرد بستر اور ٹکیہ پر سونا مکروہ ہے۔
 - (۳) حمام جانا اور بدن کو ٹنڈے پانی سے دھونا اور اٹھنا ہے کہ بدن کو کبہ و غیرہ سے نہ لگاؤ۔
 - (۴) کسی کتے یا بلی پر لبیک کہنا۔

حرم اور مکہ معظمہ و مسجد الحرام میں داخل ہونے کے مستحبات

(۱) حرم مکہ میں داخل ہونے کے وقت سواری سے اتر آئے اور حرم
میں داخل ہونے کی نیت سے غسل کرے اور جوتیوں کو ہاتھ میں لے
کر ننگے پیر داخل ہو اور یہ دعا پڑھے - اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ
فِيْ كِتَابِكَ وَقَوْلِكَ الْحَقُّ وَاُوْنِ فِي النَّاسِ بِالْحَقِّ يَا اَرْسَلَ
رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِيَنَّ مِنْ كُلِّ فِجٍّ عَمِيْقٍ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَحَابِ دَعْوَتِكَ وَقَدْ جِئْتُ
مِنْ شِقَاقِ بَعِيْدَةٍ وَفِجٍّ عَمِيْقٍ سَامِعًا لِّبَدَائِكَ مُسْتَجِيْبًا
لَكَ وَمُطِيعًا لِّاَمْرِكَ وَكُلُّ ذٰلِكَ بِفَضْلِكَ عَلَيَّ يَا حَسْبِيَ
اِلَى فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا وَفَّقْتَنِيْ لَكَ اَتَّبِعِيْ بِذَلِكَ التَّلَفُّةَ
عِنْدَكَ وَالْقُرْبَةَ اِلَيْكَ وَالْمَنْزِلَةَ لَدَيْكَ وَالْمَغْفِرَةَ لِحُزُوْنِي
وَالْتَوْبَةَ عَلَيَّ مِنْهَا بِمَنِّكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ
اٰلِ مُحَمَّدٍ وَخَرِّمْ بَدَنِيْ عَلَى النَّارِ وَلِيْمَنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ

وَسَيُفَاقُكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ .

ترجمہ : اے اللہ تو نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے اور تیرا فرمان حق ہے کہ اے ابراہیم! لوگوں میں حج کا اعلان کر دہ تیرے پاس پیدل اور ہر دور دراز کی راحت سے آنے والی دینی پستلی سواریلوں پر آئیں گے سے اللہ بے غم ہے کہ میں تیری دعوت پر ایک کہنے والوں میں ہوں گا میری کھڑکھڑائی کو تیرے لئے بیک کہتے ہوئے اور تیرے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے ہر وطن کی راہوں سے تیرے پاس آیا ہوں اور یہ سب کچھ تیرے ہی فضل اور احسان سے ہے میں اس پر تیری حمد کرتا ہوں کہ : تو نے مجھے توفیق بخشی، میں اس سے تیری قنوت نزدیکی، تیرے ان قدر عزت تیرے اسمان و زمین کے سبب اپنے گناہوں کی بخشش اور اس سے تیرے قبولیت کا خواہاں ہوں اے اللہ محمد اکمل محبوبت بھیج اور اپنی رحمت سے میرے بدن کو بہتر کی آگ پر جو تم غرور سے مجھے اپنے غلاب اور عتاب سے بچائے رکھو لے سب سے زیادہ تم فرمانے والے ۔

(۱) اگر ٹکڑی ہو تو مکہ میں داخل ہو لے کے لئے دوبارہ غسل کرے ۔
(۲) سکون و دوکار کے ساتھ اوپر والے رات سے مکہ میں وارد ہو اور مسجد میں داخل ہونے کے لئے بھی غسل کرے اور کمال حضور و

خشوع کے ساتھ دروازہ مسجد پر کھڑا ہو جائے اور کہے :

السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته
 يسبح الله ويأمله وما شاء الله والسلام على انبياء الله
 ورسله السلام على رسول الله صلى الله عليه وآله
 السلام على ابراهيم خليل الله والحمد لله رب
 العالمين اور نیز کہے يسبح الله ويأمله ومن الله وإلى
 الله وما شاء الله وعلى ملته رسول الله صلى الله عليه وآله
 وآله وخير الأسماء لله والحمد لله السلام على
 رسول الله السلام على محمد بن عبد الله السلام عليك
 ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام على انبياء الله
 ورسله السلام على ابراهيم خليل الرحمن السلام
 على المرسلين والحمد لله رب العالمين والسلام
 على المرسلين والحمد لله رب العالمين والسلام علينا
 وعلى عباد الله الصالحين اللهم صل على محمد آل
 محمد وبارك على محمد وآل محمد وأزعم محمدًا وآل
 آل محمد كما صليت وباركت وترحمت على ابراهيم
 وآل ابراهيم انك خير من مجيد اللهم صل على محمد

عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَخَلِيلِكَ
وَعَلَى أَزْوَاجِهِمْ وَرُسُلِهِمْ وَسَلَامٌ عَلَيْهِمْ وَسَلَامٌ عَلَى
الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي
أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعْمِلْنِي فِي طَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ
وَاحْفَظْنِي بِجَهَنَّمَ الْإِيمَانِ أَسَدُ مَا أَتَيْتَنِي بِهِ شَاءَ
وَجْهِكَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَنِي مِنْ مَخْلُوقِهِ وَرَزَقَنِي
وَجَعَلَنِي مِنْ أَعْمَارِ مَسَاجِدِهِ وَجَعَلَنِي مِنْ بَنَاتِهَا حَبِيبَهُ
اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَالْأَمْرُ فِي يَدَيْكَ وَعَلَى الْاُخْرَى
حَقٌّ لِمَنْ آتَاكَ زَكَاةً وَأَنْتَ خَيْرُ مَا فِي ذَاكَ أَلَسْتُ
مَرْبُوبٌ فَاسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا نَازِكُ أَمَّا اللَّهُ لَا
إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَبِأَنَّكَ وَلَعَدُّ أَحَدٌ
صَدُّكَ بِلَيْدٍ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ
أَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ
عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ يَا حَقَّادُ يَا كَرِيمُ يَا مَاجِدُ يَا جَبَّارُ يَا
كَرِيمُ أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ لِي مُخْتَلِفًا يَأْتِي بِرِيَا رُفِي يَأْتِي
أَوَّلَ شَيْءٍ تَعْمَلُنِي فِيكَ رُفِي مِنْ النَّارِ
تَرْجَمَهُ بِرَسْمِهِ أَيْ سَلَامٍ أَوْ عَذَابٍ رَحْمَتٍ أَوْ رِجْسٍ اللَّهُمَّ

نام اس کی ذات اور اس کی مشیت کے ساتھ شروع کرتا ہوں خدا کے
 نبیوں اور رسولوں پر سلام ہو۔ ابراہیم خلیل اللہ پر سلام اور تمام حمد
 جہانوں کے پروردگار اللہ کے لئے ہے۔ اللہ کے نام اور اس کی ذات
 سے ابتداء ہے اللہ کی جانب سے اللہ کی طرف اور اس کی مشیت کے
 مطابق اور اللہ کے رسول کی ملت پر، بہترین نام اللہ کے ہیں اور تمام حمد
 خدا کے لئے ہے، رسول خدا پر سلام، محمد ابن عبد اللہ پر سلام، اسے نبی
 آپ پر اللہ کی رحمت اس کی برکات اور سلام ہو، اللہ کے نبیوں اور
 رسولوں پر سلام ہو، ابراہیم خلیل الرحمن پر سلام ہو تمام مرسلین پر سلام
 ہو اور تمام حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ہم
 پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ اسے اللہ محمد ذاکل محمد پر رحمت
 بھیج محمد ذاکل محمد پر برکت نازل فرما، محمد ذاکل محمد پر رحم فرما، جس طرح
 تو نے ابراہیم اور ذاکل ابراہیم پر رحمت، برکت اور رحم فرمایا ہے۔ تحقیق تو
 حمد والا اور بزرگی والا ہے اسے اللہ اپنے بندے اور رسول محمد مصطفیٰ
 پر رحمت بھیج اسے اللہ اپنے خلیل ابراہیم اور اپنے نبیوں اور رسولوں
 پر رحمت بھیج ان پر اور تمام مرسلین پر سلام ہو، تمام جہانوں کے پروردگار
 اللہ کے لئے تمام حمد ہے اسے اللہ ہمارے لئے رحمت کے دروازے کھول
 دے اور مجھے اپنی رضا اور طاعت میں لگا دے اور جب تک مجھے باقی رکھے

ہمیشہ مجھے میرے ایمان کے ساتھ محفوظ رکھو۔ تیری تعریف بہت جلیل ہے
 تمام حمد اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے اپنے پاس آنے والوں اور زائرین
 سے بنایا اور مجھے ان لوگوں میں سے قرار دیا جو اس کی مساجد کو آباد کرتے
 ہیں اور مجھے ان سے بنایا جو اس سے مناجات کرتے ہیں اے اللہ میں تیرا
 بندہ اور تیرے گھر میں تیرا ملاقاتی ہوں اور میزبان پر مہمان اور ملاقاتی کا حق
 ہوتا ہے تو ان سب سے بہترین ہے جن کے پاس آیا جاتا اور جن کی ملاقات
 کی جاتی ہے اور ان سب زیادہ کریم ہے۔ اے اللہ ابے رحمن میں تجھ سے
 با ایں طور دعا مانگتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا کوئی
 شریک نہیں اللہ تو واحد و احد، بے نیاز ہے، نہ کسی کو تو نے بنا اور
 نہ کسی سے تو پیدا ہوا۔ تیرا کوئی ہمسر نہیں اور محمد مصطفیٰ تیرے بندے
 اور رسول ہیں ان پر اور ان کی اہلبیت پر اللہ کی رحمت ہو، اسے عطا
 کرنے والے اسے سخی اسے بزرگی دے اسے زبردست اسے کریم میں تجھ
 سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنی ملاقات کا جو تحفہ عطا کرے اس میں
 سب سے پہلے جو شے مجھے دے وہ میرا جہنم سے چھٹکارا ہو

بجوتن ترسبکے

اَللّٰهُمَّ فَاقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ اے اللہ مجھے جہنم سے آزاد فرما۔
 اور بعد میں تین مرتبہ کہے وَاَوْفِرْ عَلٰی رَوْسِ رَدِّعِلَ طَحْلَالِ

الطَّيِّبِ وَادْرُءْ عَنِّي شَرَّ شَيْطَانَيْهِ الْإِثْمِ وَالْهَيْبِ
وَشَرَّ فُسْقَةِ الْعَرَبِ وَالشَّجَرَةِ اُدْرِيسِ اُدْرِيسِ اُدْرِيسِ
خلال رزق کو کشادہ فرما اور مجھ سے جو داس کے شیطانوں کی بدی اور
عرب و عجم کے فاسقوں کے شر کو دفع فرما۔

۳۱۔ پھر باب السلام سے مسجد میں داخل ہو اور یہ پڑھتا جائے :
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
سَلَامٌ ابرکت پانا اللہ کے نام اور اس کی ذات اور لقب رسول خدا پر ہے
پھر ہاتھ بلند کر کے کعبہ کی طرف متوجہ ہو اور کہے :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِیْ مَقَامِیْ هَذَا وَفِیْ اَوَّلِ مَا یَسَلُّ
اَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتِیْ وَاَنْ تُجَاوِزَ عَنِّیْ خَطِیْئَتِیْ وَاَنْ تُعَمَّ
عَنِّیْ وَرِیِّ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَلَّغَنِیْ بَیْتَهُ الْحَرَامَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ هَذَا بَیْتُكَ الَّذِیْ جَعَلْتَهُ
مَسَابِقَ لِلنَّاسِ وَامْتَا مَبَارَكًا وَهُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَالْبَدُ مَبْدُكَ وَالْبَیْتُ بِیْتُكَ
جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَطَاعَتَكَ مَطِیْعًا لَا مُرِکَ رَاضِیًا
بِقُدْرَتِكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْفَقِیْرِ اِلَیْكَ الْخَائِفِ لِعُذُوْبِكَ
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ فِیْ اَبْوَابِ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعِیْلُنِیْ بِطَاعَتِكَ

وَمَسْئَلَاتِكَ -

ترجمہ :- اے اللہ میں اپنے اس قیام اور اولین عمل میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ میری توبہ کو قبول فرمائے۔ میرے گناہوں سے درگزر کرے اور میرا رُوح تجھ سے آوارہ سے میں حمد کرتا ہوں اللہ کے لئے جس نے مجھے اپنے صومٹ دلے گھر میں پنچایا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ تیرا رحمت والا گھر ہے جسے تو نے لوگوں کیلئے بنائے پناہ امن، برکت اور عالمین کے لئے ہدایت (کرنے والا) قرار دیا ہے۔ اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور یہ شہر تیرا شہر اور یہ گھر تیرا گھر ہے میں تیری فرمانبرداری کرتے ہوئے اور تیری قدر پر راضی ہوتے ہوئے تیرے پاس تیری رحمت و طاعت کا طالب ہو کر آیا ہوں میں تجھ سے تیرے محتاج اور تیری مہربانی سے ڈرنے والے کا سوال کرتا ہوں۔ میرے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول اور مجھے اپنی طاعت اور رضا میں لگا دے۔

اس کے بعد کعبہ کو خطاب کرتے ہوئے کہے :

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَظَّمَكَ وَشَوَّفَكَ وَكَرَّمَكَ وَ
جَعَلَكَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا وَمُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ
ترجمہ :- اللہ کے حمد کرتا ہوں جس نے تجھے عظمت و بزرگی بخشی تجھے عزت
والا بنایا اور تجھے لوگوں کیلئے جگہ پناہ امن، برکت والا اور عالمین کے ہدایت کرنے والا

اور جب حجر اسود پر نظر کرے تو اس کو خطاب کر کے کہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰۤا اَنَا لِهٰذَا وَاَمَّا کُنَّا لِنَهْتَدِیْ
 لَوْلَا اَنْ هَدٰۤا اَنَا اِلَہٗ سُبْحٰنَ اِلَہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلَہَ
 اِلَّا اِلَہٗ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اِلَہٗ اَکْبَرُ مِنْ خَلْقِهٖ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ
 مِنَّا اَخْشٰی وَاَحَدٌ لَا اِلَہَ اِلَّا اِلَہٗ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
 لَہٗ الْمُلْکُ وَلَہٗ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوتُ
 بِیَدِ الْخَیْرِ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ
 وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ کَا فَضْلِ مَا صَلَّیْتَ وَبَارَكْتَ
 وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرٰہِیْمَ وَاٰلِ اِبْرٰہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مُّجِیْدٌ
 وَسَلَامٌ عَلٰی جَمِیْعِ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
 رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُذِّنُّ مِنْ یَوْعَدُکَ وَاُحَدِّثُ
 رُسُلَکَ وَاتَّبَعُ کِتَابَکَ -

ترجمہ: حمد کرتا ہوں اللہ کی جس نے ہمیں اس دین کی ہدایت فرمائی
 اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پا سکتے۔ اللہ پاک ہے
 اور سب حمدیہ کی ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے
 بڑا ہے۔ اللہ اپنی مخلوق سے بڑا ہے اور اس سے بڑا ہے جس سے میں

ڈرتا اور خوف کھاتا ہوں ، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا
 کوئی شریک نہیں ۔ ملک اور جہاں اسی کے لئے ہے وہ جلاتا ہے اور مارتا
 ہے وہ زندہ ہے اور مرنے والی چیزیں اس کے ہاتھ میں ہیں
 اور ہر شے پر قادر ہے اے اللہ محمد و آل محمد پر درود بھیج ، محمد و آل محمد
 پر برکت نازل فرما جو اس سے بہتر ہو جو تو نے ابراہیم و آل ابراہیم پر
 رحمت برکت اور رحم فرمایا ہے تو لانی محمد اور بزرگ ہے تمام نبیوں اور
 رسولوں پر سلام ہو اور تمام محمد عالمین کے پروردگار اللہ کے لئے ہے
 اے اللہ میں تیرے وعدے پر ایمان رکھتا اور تیرے رسولوں کو سچا سمجھتا
 ہوں اور تیری کتاب کی اتباع کرتا ہوں ۔

نضر اطمینان سے چل کر حجر اسود کے پاس پہنچ کر ہاتھوں کو بلند کر کے
 اللہ کی حمد و ثنا کرے محمد و آل محمد پر درود پڑھے اور کہے ۔ اَللّٰهُمَّ
 تَقَبَّلْ مِنِّيْ بِسُوءِ مَا مِثَرِيْ جَانِبِ سَیِّئَاتِيْ اَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ اَنْ تَقْبَلَ مِنِّيْ
 بِمَا تَهْتَدُ بِهِ رُسُلُكَ اَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ اَنْ تَقْبَلَ مِنِّيْ بِمَا تَهْتَدُ بِهِ رُسُلُكَ
 اَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ اَنْ تَقْبَلَ مِنِّيْ بِمَا تَهْتَدُ بِهِ رُسُلُكَ اَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ اَنْ تَقْبَلَ مِنِّيْ
 بِمَا تَهْتَدُ بِهِ رُسُلُكَ اَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ اَنْ تَقْبَلَ مِنِّيْ بِمَا تَهْتَدُ بِهِ رُسُلُكَ

اَللّٰهُمَّ اَمَّا بَعْدُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَشْهَدُ اَنْ
 مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ

نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَإِلَيْهِ أَسْأَلُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمِنْتُ
بِاللَّهِ وَكَفَرْتُ بِالْجُنُبِ وَالطَّاغُوتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى وَ
وَعِبَادَةِ الشَّيْطَانِ وَعِبَادَةِ كُلِّ يَدٍ يَدْعِي مِنْ دُونِ اللَّهِ
ترجمہ: اے اللہ میں نے اپنی لائیت کو ادا کر دیا اور اپنا عہد پورا کر
ڈالا تاکہ تو اس ایقان کا میرے لئے شاہد ہو، اے اللہ تیری کتاب کی تصدیق
کے لئے اور تیرے نبی کی ملت پر قائم رہ کر میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا
کوئی معبود نہیں تو تیرا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد مصطفیٰ تیرے
بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ پر ایمان لایا اور بتوں، معبودان باطلات
اور عی شیطان کی عبادت اور اللہ کے سوا پرچے جانے والے ہر شریک
کی عبادت سے انکار کرتا ہوں۔

اگر کوئی اس دعا کو پڑھا نہ پڑھ سکے تو جتنا بھی پڑھ سکتا ہے پڑھے اور
اس کے بعد کہے :

اللَّهُمَّ إِلَيْكَ بَسَطْتُ يَدِي وَفَتَحَا عَيْنَاكَ وَكَبَّ عَظْمَتُ رُغْبَتِي
فَاتَّبَلْتُ حُجُوتِي وَأَعِزَّنِي وَأَرْحَمْنِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمَوَاقِفِ الْخَيْرِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ -
ترجمہ: اے اللہ میں نے تیرے دروازے پر ہاتھ بٹھا دیا اور تیری عظمت کی طرف

میری چاہت بہت بڑھ گئی ہے پس اے اللہ میری کوشش کو قبول فرما۔ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، اے اللہ میں کفر ستواری اور دنیا و آخرت میں رسوائی کے مقامات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

جو چیزیں طواف میں

مستحب ہیں

- ۱۔ نئے پاؤں طواف کرنا، قدم چھوٹے رکھنا، ذکر میں مشغول رہنا، فضول باتیں نہ کرنا جو کام نماز میں مکروہ ہیں ان کو نہ بجالانا۔
- ۲۔ ہر حجرہ لگانے کے بعد (کہ جس میں دوسرے لوگوں کو زحمت نہ ہو) ہاتھ یا بدن کو حجرہ اسود سے مس کرنا اور حالت طواف میں یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ یُشْفِیْ بِہِ عَنِ ظَلَمِ الْمَآءِ کَمَا یُشْفِیْ بِہِ عَلٰی جَدِّ الْاَرْضِ وَ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ یَهْدِیْہِ عُرْشُکَ وَ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ

دَعَاكَ بِهِ مُوسَىٰ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ فَأَسْتَجَبْتَ لَهُ وَالْقَيْتُ
عَلَيْهِ مَحَبَّةً مِنِّي وَاسْتَلْكَ بِاسْمِكَ الَّذِي غَفَرْتَ بِهِ
لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ
وَاسْتَسْتَعْنِيَ بِكَ أَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا أَوْ كَذَا كَذَا كَمَا
إِنِّي حَاجْتُكَ إِلَى كَذَا

مشوجہ :- اے اللہ میں تجھ سے تیرے اس نام کے ساتھ یہ سوال کرتا ہوں۔ جس کے ساتھ جیسے زمین پر چلا جاتا ہے ویسے تارک پانی پر چلا جاتا ہے اور میں تجھ سے تیرے اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تیرا عرض جھوٹا ہے اور تجھ سے میں تیرے اس نام کے ساتھ یہ سوال کرتا ہوں جس کے لئے مقرب فرشتوں کے قدم حرکت میں آتے ہیں میں تجھ سے تیرے اس نام کے ساتھ یہ سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تجھے کوئی نے طور کے پہلو سے پکارا تو تو نے اس کی دعا قبول کی اور اس پر اپنی محبت کا انعام فرمایا۔ اور میں تجھ سے تیرے اس نام کے ساتھ یہ سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تو نے محمد مصطفیٰؐ کی امت کے گوشہ نشین گناہوں سے چشم پوشی فرمائی اور ان پر اپنی نعمت کو پورا فرمایا کہ تو میرے حق میں اس اس طرح سلوک فرما۔

نیز طواف کرتے وقت کہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي إِلَيْكَ فَقِيرٌ وَإِنِّي خَائِفٌ مُسْتَجِيرٌ فَلَا تُغَيِّرْ

جَنَّتِي وَلَا تُبَدِّلْ اِسْمِي۔

ترجمہ :- اے اللہ میں تیرا مخلص تیرے (غضب) سے ڈرتے اور تیری
پناہ میں ہوں میں نے جسم کو تقیر نہ دیا اور میرے نام کو تبدیل نہ فرمایا۔
۳۔ ہر عکس میں جب خانہ کعبہ کے دروازہ پر پہنچے تو عہد و اکل حجر پر صلیبات
پڑے اور کہے۔

مَا وَلَكَ لِقَائِي بِمَا يَكُ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهِ بِالْجَنَّةِ
الْمُهْرَةِ الْيَتِي بَيْتِكَ وَالْحَرَمِ حُرْمَتِكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَ
هَذَا مَقَامُ الْعَالِيَيْنِ بِكَ السُّتَجِيرِيكَ مِنَ النَّارِ فَأَعْتَقْنِي وَ
وَدِّدْنِي وَأَهْلِي وَوَلَدِي وَإِخْوَانِي الْمُؤْمِنِينَ مِنَ النَّارِ
يَا جَدُّ يَا كَرِيمُ۔

ترجمہ :- تیرا سائل تیرا مخلص ہے اور تیرے مسکین تیرے دروازے پر کھڑا
ہے جس میں پر رحمت تصدق فرمائیے اللہ یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ حرم تیرا
حرم ہے اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے اور یہ جہنم سے تیری پناہ اور حمایت کے طالب
کی تیرے سامنے پیش ہے میں نے جس میں مجاہدوں، میرے بچوں، میرے
گھر والوں اور میرے ماں باپ کو اور مجھے جہنم سے آزاد فرمایا اے جودہ کرم والے
۱۴۔ ہر اسماعیل کے قریب پہنچ کر نالہ طسلی کی طرف نظر کرے اور کہے۔
اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ وَاجْعَلْنِي مِنَ السَّارِبِ بِرَحْمَتِكَ وَ

عَافِي مِنَ الشَّقِيمِ وَ اَوْسَعُ عَلَى وَسِّ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَلَا
رَأَيْتِي شَرَّ نَفْسَةٍ اَلْحَيَّةِ قَالِ الْيُسُ وَ شَرَّ نَفْسَةٍ الْعَرَبِ وَالنَّعَمِ
ترجمہ: اے اللہ مجھے جنت میں داخل فرما اور اپنی رحمت کے ساتھ مجھے
پناہ دے، مجھے غلامی سے محفوظ رکھ لعل رزق میرے لئے کشادہ فرما اور
مجھ سے جن و انس کے فساق کے شر اور عرب و عجم کے ناسقوں کی بدی کو
دور فرما۔

(۵) حجر اسماعیل سے آگے جا کر پشت خانہ کعبہ پر پہنچ کر کہے۔

يَا خَالِسَتِ وَالْقَطْلِ يَا اَلْجُودِ وَالْكَرَمِ اِنَّ عَسَلِي ضَعِيفٌ
فَخَافَعَهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
ترجمہ: اے احسان و انعام والے اے جود و کرم والے میرا عمل
کمزور ہے اسے دیکھ کر فرما اور میری جانب سے قبول کر بے شک تو سننے
والا جانتے والا ہے۔

۱۱ رکن یمانی کے قریب پہنچنے پر ہاتھوں کو بلند کر کے یہ دعا پڑھے۔

يَا اَللهُ يَا وَلِيَّ الْعَافِيَةِ وَ خَالِقَ الْعَافِيَةِ وَ رَازِقَ الْعَافِيَةِ
وَالنُّعْمِ بِالْعَافِيَةِ وَالْمُفَضِّلَ بِالْعَافِيَةِ عَلَيَّ وَ عَلَيَّ جَمِيعِ
خَلْقِكَ يَا رَحْمَتِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ رَحِمَتِهَا عَلَيَّ
عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَ اَلِ مُحَمَّدٍ وَ اَرْزُقْنَا الْعَافِيَةَ وَ كَسَاةَ الْعَافِيَةِ

يَشْكُرُ الْعَالَمُونَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
ترجمہ: اے اللہ اے عافیت کے مالک رازق اور خالق اور عافیت
کے ساتھ انعام اور تفضل فرمانے والے محمد پر اور اپنی تمام مخلوق پر اے
دنیا و آخرت کے مہربان اور رحم فرمانے والے محمد و آل محمد پر درود بھیج
اور ہمیں عافیت اور دنیا و آخرت میں عافیت پر شکر ادا کرنا نصیب فرما،
اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

پھر اپنے سر کو کعبہ کی طرف بلند کرے اور کہے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي شَرَّفَكَ وَعَظَمَكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
بَعَثَ مُحَمَّدًا نَبِيًّا وَجَعَلَ عَلِيًّا إِمَامًا أَلَلَّهُمَّ اجْعَلْ لَهُ
خَيْرَ خَلْقِكَ وَجِبِّهِ وَشَرِّ خَلْقِكَ۔

ترجمہ: تمام حمد اللہ کے لئے ہے جس نے تجھے شرف و عظمت بخشی
تمام حمد اللہ کے لئے ہے جس نے سرکارِ دو عالم محمد مصطفیٰ کو نبی بنا
کر بھیجا اور علیؑ کو امام بنایا۔ اے اللہ ان کے واسطے اپنی بہترین
مخلوق قرار دے اور ان کو اپنی بدترین مخلوق سے بچا۔

(۷) رکنِ یاقنی ہاوردھرا سو کے درمیان پہنچ کر کہے۔

رَبَّنَا اِنْتَكُنِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ترجمہ: اے ہمارے پلٹے والے ہیں دنیا و آخرت میں نیک عطا فرما
اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچا۔

(۸) ساتویں پیرے میں پشت کعبہ پر پہنچ کر جب مقام مستبار (جو کہ رکن
یمانی کے نزدیک ہے) پر پہنچے تو کعبہ کے دروازہ کے سامنے کھڑا
ہو کر ہاتھوں کو کھول کر منہ اور پیٹ کو خانہ کعبہ سے ملا کر یہ دعا پڑھا
اَللّٰهُمَّ اَلْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهَذَا مَقَامُ
الْعَائِدِ بِكَ مِنَ الشَّارِ اَللّٰهُمَّ مِنْ قَبْلِكَ التَّوْحُّدُ وَالْفَرْجُ
وَالْعَافِيَةُ اَللّٰهُمَّ اِنْ عَمِلِيْ مُصْحِفٌ فَصَاعِفُهُ لِيْ وَاعْفِرْ لِيْ
مَا اَطْلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّيْ وَخَفِيَ عَلَيَّ خَلْقِكَ اَسْتَجِيْرُ بِاَللّٰهِ
مِنَ الشَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنْ عَمِلِيْ اَفْوَاخًا مِنْ ذُّنُوْبٍ وَّاَفْوَاخًا
مِنْ خَطَايَا وَعِندَكَ اَفْوَاخٌ مِنْ رَحْمَةٍ وَّاَفْوَاخٌ مِنْ
مَغْفِرَةٍ يَا مَنْ اَسْتَجَابَ لَابْعَظْ خَلْقِهِ اِذْ قَالَ اَلْطَّرِيفُ
اِلَى يَوْمٍ يُنْعَثُونَ اَسْتَجِبْ لِيْ۔

ترجمہ: اے اللہ یہ گھر تیرا ہے اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے اور یہ نادر
جہنم سے تیری پناہ کھونے والے کی پیشی ہے اے اللہ عافیت کشائش
اور راحت تیری جانب ہی سے ہے اے اللہ میرا عمل کو دور سے پس
اسے دور فرما اور میرے ان گناہوں کو بخش جو تجھ پر آشکارا ہیں اور

تیری مخلوق سے پوشیدہ ہیں میں نارہنہم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں
اے اللہ میرے پاس گروہ درگروہ خطائیں اور گناہ ہیں اور تیرے پاس رحمت
اور مغفرت کی نعمتیں ہیں میری دعا کو قبول فرما، اے وہ کہ جس نے اپنی مغفرت
ترین مخلوق کی عرضداشت قبول کی جب اس نے کہا تھا کہ (اے میرے رب)
مجھے روز قیامت تک وسیل دے۔

اس کے بعد اپنی حاجات طلب کرے اور اپنے گناہوں کا اقرار
کرے اور بخشش کی دعا کرے اور گناہ یاد نہ ہوں تو اجمالی طور سے اقرار
کرے اور بخشش چاہے اور دعا زیادہ پڑھے۔

(۹) حجر اسود کے قریب پہنچ کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ قِنِّ عَنِّيْ بِسَازِزَتَيْكَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَسْتَعِيْنُ۔

ترجمہ: اے اللہ تو نے مجھے جو رزق دیا اس پر قانع رکھ اور جو مجھے ملنا
فرمایا اس میں برکت دے۔

مستحبات نماز طواف

مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورہ قل ہو اللہ اور سورہ
رکعت میں حمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور نماز کے بعد اللہ تعالیٰ
کی حمد و ثنا بجالائے اور عبادت کی قبولیت کی التجا کرے بعد میں حمد و ثنا

محمد پر صلوات بھیجے اور یہ دعا پڑھے :

اَللّٰهُمَّ اَقْبَلْ مِنِّيْ وَلَا تَجْعَلْهُ اَحْرًا اَعْقِدْ مِنِّيْ الْاَحْمَدُ
لِلّٰهِ بِعَامِدَةٍ كُلِّهَا عَلٰى نِعْمَا يَهْ كُلِّهَا حَتّٰى يَنْتَهٰى الْعَمَلُ عَلَيْهِ
اِلٰى مَا يَحِبُّ وَيَرْضٰى اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّ اَقْبَلْ مِنِّيْ وَ طَهِّرْ قَلْبِيْ وَ زَكِّ اَعْمَلِيْ اَللّٰهُمَّ اَرْحَمِ الْبَاقِي
اِيَّاكَ وَ طَاعَتِيْ رَسُوْلَكَ وَ اجْعَلْ لِيْ مَمْنٰنٍ مِّمَّنْ يُحِبُّكَ وَ يُحِبُّ رَسُوْلَكَ
صَلِّ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَوْلِيَائِهٖ وَسَلٰمٌ

ترجمہ : اے اللہ میرے عمل مجھ سے قبول فرما اور اسے میری جانب

سے آخری طاقات نہ قرار دے۔ اللہ کے لئے جو ہے اس کے تمام ملکہ

کے ساتھ اس کی تمام نعمتوں پر انتہا تک۔ اللہ کی حمد جہاں تک وہ پسند ہے

اور راضی ہو اسے اللہ محمد و آل محمد پر رحمت بھیج۔ اور میری طرف سے دعا ہے

قبول فرما میرے دل کو ظاہر کر اور میرے عمل کو پاک فرما۔ اے اللہ میرے پتہ

اور اپنے رسول کی فرمانبرداری کے طفیل رحم فرما اور مجھے ان لوگوں سے قرار

دے جو تجھ سے تیرے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے تیرے فرشتوں سے

اور تیرے صالح بندوں (ائمہ طہیین) سے محبت رکھتے ہیں۔

اس کے بعد سجدہ میں جا کر یہ دعا پڑھے۔

سَجْدَةً لِّكَ وَ جِبْهِيْ لِعَبْدِكَ اَوْ رِقًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ حَقَّاقًا

الْأَوَّلُ تَبْلَى كُلُّ شَيْءٍ وَالْآخِرُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ وَهَذَا أَكْبَرُ الْبَيْنِ
بَيْنَكَ وَكَوْنِي بِمَيْدِكَ فَاعْفُ عَنِّي فَإِنَّكَ لَا تَغْفِرُ الذَّنْبَ
الْعَظِيمَ كَعَفْوِكَ فَاعْفُ عَنِّي فَإِنِّي مُعْتَذِرٌ بِكَ تَوْبَةً عَلَى لَهْفِي
وَلَا يَذُوقُ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ غَيْرُكَ فَاعْفُ عَنِّي -

ترجمہ : اے اللہ میرا حیرتیری غلامی اور بندگی میں جھکا ہے۔ حق ہے
کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو ہی ہر شے سے اول ہے اور ہر شے
کے آخر ہے۔ میں تیرے سامنے ہوں۔ میری پیشانی تیرے قبضے میں ہے،
پس مجھے بخش دے کیونکہ گناہ عظیم کو تیرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا۔ پس مجھے
بخش دے کہ میں اپنے نفس کے اوپر اپنے گناہوں کا اقرار کرنے والا ہوں اور
بڑے گناہ کو تیرے سوا کوئی دُور نہیں کر سکتا، سو مجھے بخش دے۔

صفا و مہر وہ کے درمیان کے مستحبات

سچی سے چٹے چند چیزیں مستحب ہیں۔

۱، حجرِ اسود کو ہوسہ دینا۔ ہاتھ یا بدن کا حجرِ اسود سے مس کرنا یا اس
طرف اشارہ کرنا۔

۲، چاہ زمزم سے ایک یا دو ڈول پانی کی پیچ کر اپنے سر و گردن پر
پڑھنا اور یہ دعا پڑھنا۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ عِلْمًا نَافِعًا وَرِثَةً وَاسِعَةً وَشِفَاءً مِّنْ كُلِّ
دَاءٍ وَسُقْمٍ۔ ترجمہ : اے اللہ سے نامہ بخش علم، کھلا رزق

اور ہر بیماری اور خرابی سے شفا قرار دے۔
(۳) حجر اسود کے مقابل دلے دروازہ سے آرام کے ساتھ کوہ صفا کی
طرف جانا وہاں جا کر کعبہ کی طرف نگاہ کرنا اس کے بعد رکن عراقی کی
طرف دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا اور اس کی دی ہوئی نعمتوں کو یاد
کر کے سات مرتبہ اللہ اکبر اور سات مرتبہ الحمد للہ اور سات مرتبہ لا اِلهَ
اِلاَّ اللهُ مکرنا بعد میں تین مرتبہ لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُعِيتُ يُحْيِي وَهُوَ
حَيٌّ لَا يَمُوتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ کہنا۔

ترجمہ : اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں مگر اسی
کے لئے حمد اسی کے لئے ہے وہی جلتا اور مازل ہے، مازتا اور جلتا ہے اور
وہ زندہ ہے جسے موت نہیں آتی اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

پھر محمد و آل محمد پر صلوات بھیجا اور تین مرتبہ اَللّٰهُمَّ اكْبُرْ عَلٰى مَا
هَذَا اَنَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَدْرَاْنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ کہنا۔

ترجمہ : اللہ سب سے بڑا ہے اس پر کہ اس نے میں ہدایت فرمائی، اللہ
کی حمد ہے اس پر کہ اس نے ہم پر انعام فرمایا اور اللہ کے لئے حمد ہے جو

حق ہے جو خدا کیسے کہہ رہی ہے ہمیشہ رہنے والا ہے۔

اس کے بعد پھر تین مرتبہ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ
اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لَا تَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِينَ
لَهُ الذِّمَّةَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ کہنا۔

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی
دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اللہ کے بندے اور رسول ہیں ہم کسی کی عبادت نہیں
کرتے مگر اللہ کی ہی کے لئے عبادت کو فالہی رکھتے ہوئے اگرچہ مشرکین کو اگر اللہ
یہ سب چیزیں مستحب ہیں اس کے بعد پھر تین مرتبہ کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ۔ ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے دنیا و آخرت میں درگزر و عافیت اور عافیت کا کہتا ہوں
پھر تین مرتبہ کہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي
الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقَدْ اَعْطَيْتَ النَّارَ۔ ترجمہ: اے اللہ
میں دنیا و آخرت میں نیکی عطا فرما اور عذاب جہنم سے بچا۔

اس کے بعد سو مرتبہ اللہ اکبر کہے اور سو مرتبہ الحمد للہ اور سو مرتبہ
سبحان اللہ کہے پھر کہے: لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ خَدَعَهُ اَنْجَرٌ وَغَدَا
وَقَصْرٌ عِندَهُ وَغُلَبَ الْأَعْتَابُ وَخَدَعَهُ كُلُّهُ اَمَّا تِلْكَ وَاللَّهِ الْحَمْدُ
وَخَدَعَهُ اَللّٰهُمَّ بِاَرْشَدِيْ فِي الْمَوْتِ وَفِي بَعْدِ الْمَوْتِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَخَشْيَةِ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّنِيْ فِي

ظَلَّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ -

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس نے اپنا وجود پورے
فرمایا اپنے بندے کی مدد فرمائی اور رکنا کے اگر وہ ہیں پر تنہا غالب ہوا پس
ملک اسی کا ہے اور حمد تنہا اسی کے لئے ہے اے اللہ میرے لئے تیار رکھو
احوال میں برکت فرما اے اللہ میں قبر کی تباہی کی اور تنہائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں
اے اللہ جس دن تیری رحمت کے سامنے کے ساتھ کوئی سایہ نہ ہو گا اپنے عرش
کے سامنے میں جگہ دینا۔

۴۴) تکرار کے ساتھ اپنے دین و جان اور گھر والوں کو خداوند عالم کے سپرد
کرتے ہوئے یہ دعا پڑھے: اَسْتَوِدُّكَ اَللّٰهُمَّ الرَّحْمٰنَ الرَّحِيْمَ الَّذِيْ
لَا يُضِيْمُ وُدَّ اَبْعَدُ وَيُنِيْ وَيُمَالِيْ وَنَفْسِيْ وَوَلَدِيْ اَللّٰهُمَّ اَسْتَعِيْنِيْ
عَلٰى اِكْبَادِكَ وَسُوءِ نِّيَّتِكَ وَتَوَلَّيْنِيْ عَمَلِيْ يَمْلِكُ عَلَيَّ اَعِزَّنِيْ مِنَ الْفِتْنَةِ
ترجمہ: میں اپنا دین، مال، جان اور نولاد اللہ کے سپرد کرتا ہوں جو رحمن رحیم
ہے اپنی امانتیں ضائع نہیں ہونے دیتا۔ اے اللہ مجھے اپنی کتاب اور اپنے رسول
کی سنت پر عامل رکھ اور مجھے اپنے رسول کی قلمت پر (اس دین) اٹھا اور
مجھے فتنے سے پناہ دے۔

اس کے بعد تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور مذکورہ دعا کو پڑھے پھر ایک
مرتبہ اللہ اکبر کہے اور یہی دعا پڑھے اگر یہ سب کچھ ذکر کے ترنگہ کرنا
ہر کوئی نیز یہ دعا بھی مستحب ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّعْ عَلٰی كُلِّ ذٰنٍ سَبَّحَكَ قَطًا وَاِنْ عُدَّتْ نَعْدُ
 عَلٰی رِیَالِ مَغْفِرَةٍ وَاِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ كُنْ عَلٰی
 رِیِّ مَا اَنْتَ اَهْلُهَا وَاِنَّكَ اِنْ تَفْعَلَ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهَا تَرْحَمْنِیْ
 وَاِنْ تَعَذِّبْنِیْ فَانْتَ غَنِیٌّ عَنِ هَذَا وَاِنَّا مُخْتَارٌ اِلٰی رَحْمَتِكَ
 یَا مَنْ اَنَا مُخْتَارٌ اِلٰی رَحْمَتِهِ اِرْحَمْنِیْ وَلَا تَفْعَلَ بِیْ مَا اَنَا اَهْلُهُ
 فَاِنَّكَ اِنْ تَفْعَلَ بِیْ مَا اَنَا اَهْلُهُ تَعَذِّبْنِیْ وَلَا تَطْلُبْنِیْ
 اَمْسَحْ اَلْقِیَمَ عَدْلِكَ وَلَا اَخَذْتَ حَقَّكَ فَاِیَّ مَنْ هُوَ
 عَدْلٌ لَا یُجَوِّدُ اَوْ حَمْدٌ یَا مَنْ لَا یُخْذِلُ سَائِلُهُ وَلَا یُغْنِدُ
 ضَائِلُهُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَعِزِّ فِیْ مِیْنِ النَّاسِ رَحْمَةً
 ترجمہ : اے اللہ میرے برگزیدہ کو میری کیلئے بخش دے پھر اگر وہ بد
 کرد تو میں دوبارہ بخش فرما کیونکہ تو بخشنے والا رحم فرمائے والا ہے اے اللہ
 میرے ساتھ وہاں جس کا تو اہل ہے کیونکہ تو اگر میرے ساتھ ایسا کرے گا
 تو مجھ پر رحم ہی کرے گا اگر تو مجھے عذاب دے تو مجھے عذاب دینے سے
 تو بے نیاز ہے اللہ میں تیری رحمت کا محتاج ہوں پس اے وہ کہ میں اس
 کی رحمت کا محتاج ہوں مجھ پر رحم فرما اور میرے ساتھ وہ نہ کہ جس کا میں
 خدا و ہوں کیونکہ اگر اے ایسا کیا تو مجھے عذاب دے گا ورنہ ایک مجھ پر
 ظلم نہیں کر رہا ہو گا میں تیرے عدل سے ڈرتا ہوں مجھے تیری طرف سے ظلم

کا خوف نہیں۔ پس اسے وہ کہ جو عدل محض ہے کہ ظلم نہیں کرتا مجھ پر رحم کر۔ اسے وہ کہ جو اپنے سائل کو نامراد نہیں بناتا اور جس کے العوام ختم نہیں کچھ محمد داکل محمد پر رحمت بھیج اور اپنی رحمت کے ساتھ مجھے نار جہنم سے پناہ دے۔

(۵) مال کی زیادتی کے لئے سنا میں زیادہ ٹھہرے در چوتھی سیڑھی پر کھڑے ہو کر کعبہ کی طرف منہ کر کے دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ التَّوْبَةِ وَابْتِسَابِهِ وَغُرْبَتِهِ وَفُحْشَتِهِ وَظُلْمَتِهِ وَصِیْئَتِهِ وَضَلٰلَتِهِ اَللّٰهُمَّ اِظْلِمْنِیْ فِیْ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا یُظِلُّ اِلَّا ظِلُّكَ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے عذاب کی گہرائش، تنہائی، مسافت تاریکی، تنگی اور سختی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اے اللہ جس دن تیری رحمت کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا مجھے اپنے عرش کے سایہ میں رکھ۔

اس کے بعد آہستہ آہستہ اترنا شروع کرے اور پشت کو ٹنگا کرے

اور کہے: یَا رَبِّ اَعْفُوْا اَعْفُوْا اَعْفُوْا یَا جَوَادُ یَا کَرِیْمُ یَا قَرِیْبُ یَا بَعِیْدُ اَرُدُّ عَلٰی نِعْمَتِكَ وَاسْتَعْمِلُنِیْ بِطَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ۔

ترجمہ: اے پروردگار مجھے معاف فرما، معاف فرما، معاف فرما اے جواد، اے

کریم اے قریب اے بعید مجھ پر اپنی نعت کو ٹنڈا سے اور مجھ اپنی طاعت اور

نہیں لگا دے۔

(۷) پیدل سہی کرے۔ صف سے لے کر منارہ تک اور بازار عطر فروش سے گزرتے ہوئے مردہ تک بطور متوسط جائے یعنی نہ تیز چلے اور نہ بالکل آہستہ چلے ہاں منارہ سے لے کر بازار عطر فروش تک اگر مرد ہو تو بطور ہرولہ چلے یعنی ادٹ کی طرح چھوٹے قدم رکھتے ہوئے تیزی سے چلے۔ چونکہ تازہ عمارت بنانے کے سبب سے ابتدا و انتہا کے سابقہ نشانات ختم ہو چکے ہیں لہذا ایک تہائی راہ وسطیٰ میں صفا و مردہ میں ہرولہ کرے۔

(۸) اگر کوئی سوار ہو یا پر بیٹھ کر سہی کرے تو منارہ سے لے کر بازار عطر فروش تک اپنی سواری کو تیز چلائے جبکہ اس کی سولہا جگہ کسی اور کو زحمت نہ ہو (۹) جب منارہ کے قریب پہنچے تو یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَآلِہٖ بَیِّنَہٖمُ الْاَمَّةِ الْاَقْبَرُ وَارْحَمُوْهُمْ جَاوِزِ عَمَّا اَعْلَمُ
اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَاهْدِنِیْ اِلَیْہِ اَقْرَمُ اللّٰہُمَّ
اِنِّیْ عَسِیْ ضَعِیْفٌ فُضِّلْتُ عَلَیْہِ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اَللّٰہُمَّ اِنَّكَ
مَعِیْ وَبِكَ حَیْثُ وَفَوْقَیْ تَقَبَّلْ مِنِّیْ عَسِیْ یَا مَنِ
تَقَبَّلْ عَمَلِ الْمُتَّقِیْنَ ۵

ترجمہ : اللہ اور اس کے نام کے ساتھ ابتدا کرنا ہوں اور اللہ سب سے

بلکہ اس کی رحمت ہو محمد مصطفیٰؐ اور ان کے اہلیت پر اسے اللہ مجھے بخش، رحم فرما اور گناہوں سے مدد کر فرما جو کہ تجھے معلوم ہیں بے شک تو ہی سب سے زیادہ غالب اور عزت والا ہے اور مجھے سید سے راجی رہنا ہی فرماتا رہا۔ اے اللہ میرا عمل ضعیف ہے اسے میرے لئے دو چند فرما اور میری طرف سے قبول کر، اے اللہ میری سعی تیرے لئے ہے اور میری قوت و طاقت تیرے ساتھ ہے دیکھنا تب سے میرا عمل قبول کر اسے پرہیزگاروں کے عمل کو قبول کر لے دے۔

یہ دعا پڑھنے کے بعد تیز ہو کر دوسرے منارہ تک جائے جب دوسرے منارہ سے گزر جائے تو کہے۔

يَا اَذِ السَّمِيتِ وَالْفَقِيلِ وَالْكَرِيمِ وَالنَّعْمَاءِ وَالْجُودِ اِغْفِرْ لِي
وَلِي ذُنُوبِي اِنَّكَ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ: اے احسان، فضل، کرم، جود اور نعمتوں والے میرے گناہ بخش دے کیونکہ گناہوں کو تیرے سوا کوئی بخش نہیں سکتا۔

(۹) جب مردہ میں پہنچے تو صفائیں جو دعا پہلے پڑھی تھی اس کو پڑھ کر کہے:
اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ يَا مَنْ يُحِبُّ الْعَفْوَ يَا مَنْ يُعْطِي عَلَى
الْعَفْوِ يَا مَنْ يُعْفُو عَلَى الْعَفْوِ يَا رَبَّ الْعَفْوِ اَلْعَفْوُ اَلْعَفْوُ۔
ترجمہ: اے اللہ اے وہ کہ جس نے درگزر کرنے کا حکم دیا۔ اے وہ کہ

جو عفر کو پسند فرماتا ہے اسے وہ کہ جو درگزر کرنے پر عطا کرتا ہے اسے وہ کہ
جو درگزر کرنے پر درگزر فرماتا ہے اسے میرے پروردگار وہ درگزر فرما۔ درگزر
فرما۔ درگزر فرما۔ درگزر فرما۔

(۱۰) حالت سعی میں گریہ کرے اور اگر آنسو نہ آئیں تو رونے والے کی صورت
بنائے اور دعا زیادہ مانگے اور کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ حُسْنَ الطَّلُقِ بِذَلِكَ عَلٰی كُلِّ
حَالٍ وَصِدْقِ الْمُنِيَّةِ فِی التَّوَكُّلِ عَلَیْكَ۔

ترجمہ: اے اللہ میں ہر حال میں تیرے ساتھ حسین طلق رکھنے اور
تجہز تکلی کرنے میں نیت کی سچائی کا سوال کرتا ہوں۔

۱۱) احرام حج کو مثل احرام عمرہ نماز
واجب یا مستحب کے بعد باندھنا

احرام حج کے مستحبات

چاہیے۔

(۲) لبیک کے مستحبی کلمات کو عمرہ تمتع کے احرام کی طرح بجا لانا چاہیے
جو کلمات عمرہ کے ساتھ مخصوص ہیں ان کو بدل سے مثلاً وَهَذَا عُمْرَةٌ
مُسْتَعْتَبَةٌ اَلْحَجَّہِ کی جگہ پر کہے وَهَذَا حَجَّہٌ مُّسْتَعْتَبَةٌ

(۳) عرفات پہنچنے سے پہلے لبیک کو ترک نہ کرے اور روزِ نہم کی ظہر
کے بعد لبیک کہنا ترک کر دے۔

(۴) راحت و اطمینان کے ساتھ مٹی کی طرف جائے اور تسبیح اور ذکر پڑھنے کے بعد یہ دُعا پڑھے:

اللَّهُمَّ اَيَّاكَ ارْجُوْا اَدْعُوْا فَبَلِّغْنِيْ اَمَلِيْ وَاصْلِحْ لِيْ فِىْ عَمَلِيْ وَ

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے امید رکھتا اور تجھ ہی سے دعا کرتا ہوں پس مجھے میری آرزو تک پہنچا اور میرے عمل میں میرے لئے اصلاح فرما۔

(۵) جب مٹی میں بیخ جائے تو یہ کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْقَذَ مِنْهَا مَالِحًا فِیْ عَافِیَةٍ وَبَلِّغْنِیْ

هَذَا الْمَكَانَ اَللَّهُمَّ هَذِهِ مَعْنٰی وَهٰی مِمَّا مَنَنْتَ عَلَیْنَا

مِنَ الْمَنَاسِكِ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تَمُنَّ عَلٰی بِمَا مَنَنْتَ عَلٰی

اَنْبِیَآئِكَ فَاِنَّا اَنَا عِبْدُكَ وَفِیْ قَبْضَتِكَ۔

ترجمہ: اللہ کے لئے حمد ہے جس نے مجھے ٹھیک ٹھاک عافیت میں

رکھ کر مٹی میں داخل کیا اور اس مقام تک پہنچایا۔ اے اللہ یہ مٹی ہے اور

یہ ان مناسک سے ہے جو تو نے ہم پر انعام فرمائے ہیں۔ پس میں تجھ سے

سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر وہ انعام فرما جو تو نے اپنے انبیاء پر فرمایا ہے کیونکہ

میں سوائے اس کے نہیں کہ تیرا بندہ اور تیرے قبضے میں ہوں۔

۷، شب عرفہ ۹ و ۱۰ ذی الحجہ کی رات کو) مٹی میں مشغول عبادت رہے اور

بہتر ہے کہ عبادت (خصوصاً نماز) کو مسجد حقیفہ میں بجالائے۔

(۷) نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب تک تعقیقات پڑھتا رہے اس کے بعد عرفات کو جاٹے اور چلتے وقت یہ دُعا پڑھے :

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ صَدَدٌ وَ اِيَّاكَ اَعْتَمَدْتُ وَ وَجْهَكَ اَرْتَدُّ
اَسْئَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِيْ فِي رَحْلَتِيْ وَ اَنْ تُقِمِّيْ لِيْ حَاجَتِيْ وَ اَنْ
تَجْعَلَنِيْ مِنْ مَّسَابِحِيْ يَوْمِ الْيَوْمِ مَنْ هُوَ اَقْمَلُ مِنِّْيْ -

ترجمہ : اے اللہ میں نے تیرا ہی قصد کیا۔ تجھ ہی پر معرودہ کیا۔ تیری خوشنودی کا آثارہ کیا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے لئے میرے کوچ کرنے کو بابرکت فرما۔ میری حاجت پوری کر اے مجھ ان لوگوں سے قرار دے جن کے ساتھ تو بہت سے افضل لوگوں پر آج کے دن ملاقات کر لے گا۔

وقوف عرفات کے مستحبات

- (۱) میدان عرفات میں سے جس جگہ کا نام نہرہ ہے وہاں پر خیمے لگانا مستحب ہے
- (۲) اپنے ساتھیوں اور دوستوں کے ساتھ مل کر ایک ہی جگہ وقوف کرنا مستحب ہے
- (۳) دامن پیادہ میں زمین ہموار میں وقوف کرنا لیکن پیادہ پر وقوف کرنا مکروہ ہے
- (۴) طہارت و غسل کے ساتھ عرفات میں قیام کرنا مستحب ہے۔
- (۵) تمام مدت وقوف میں کھڑا رہنا چاہیے اگر تمام مدت کھڑا نہ رہ سکتا ہو تو جتنی مقدار کھڑا رہ سکتا ہو کھڑا رہے سواری پر یا پیادہ کر وقوف کرنا مکروہ ہے

(۶) پوری توجہ کے ساتھ یاد خدا میں رہنا چاہیے جو چیزیں اس کو پریشان کر دیتی ہیں ان سے آپ کو دُور رکھ کر نماز میں مشغول ہو۔

(۷) نماز ظہر اور عصر کو اَدل وقت میں ادا کرے اور نماز ظہر کے لئے اذان و اقامت اور نماز عصر کے لئے صرف اقامت کہنا مستحب ہے۔

(۸) نماز کے بعد قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جائے اور توجہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بجالانے کے بعد سو مرتبہ اللہ اکبر اور سو مرتبہ الحمد للہ اور سو مرتبہ سبحان اللہ اور سو مرتبہ لا الہ الا اللہ اور سو مرتبہ آیتہ الکرسی کو پڑھے اور سو مرتبہ محمد و آل محمد پر درود بھیجے و نیز سو مرتبہ انا انزلنا اور ہر سورتی لعل و لا قوۃ الا باللہ اور سو مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد کو پڑھے۔

(۹) دُعا زیادہ پڑھے اور خداوند عالم کی شیطان کے نرستے پناہ چاہے تاکہ یاد خدا سے غافل نہ رہے۔

(۱۰) انسان اپنے ہی حال میں مشغول رہے دوسرے لوگوں کی طرف نظر نہ کرے اور دل و زبان سے بخشش طلب کرے۔

(۱۱) اپنے گناہوں کو شمار کرے اور آئندہ مبالغے اگر گوید نہ کرے تو اپنے کو گریہ پر آمادہ کرے۔

(۱۲) انسان اپنے والدین اور تمام دینی بھائیوں کے لئے اور کم از کم چالیس

مومنین کے لئے دعا کرے کیونکہ خبر میں وارد ہوا ہے کہ اگر کوئی اپنے برابر
دینی کیلئے کچھ دے تو فرشتہ اس کے لئے لاکھ گنا زیادہ خداوند کریم سے چاہتا ہے
(۱۲) پھر اسے کہ غروب تک ذکر خدا و دعا اور استغفار کے علاوہ کسی
اور کام میں مشغول نہ رہے۔

(۱۳) مخصوص دعائیں مثلاً دُعائے ضعیفہ کاملہ اور دُعائے حضرت امام
حسین علیہ السلام اور دُعائے امام زین العابدین علیہ السلام کو پڑھے۔
نیز اس دعا کو پڑھنا چاہیے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ فَلَا تَجْعَلْنِي مِنْ أَخْيَابٍ وَقْدِكَ وَ
ارْحَمْ مَسِيئَتِي إِلَيْكَ مِنَ الْقَبْرِ الْعَمِيقِ اللَّهُمَّ رَبَّ الْمَشْكِ
كُلِّهَا أَنْتَ رَبِّي مِنَ النَّارِ وَأَوْسَعُ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ
وَأَوْرَعُ عَنِّي شَرِّ فَسَقَةِ الْجَنَّةِ وَالْإِنْسِ اللَّهُمَّ لَا تُكْرِزْنِي وَ
لَا تَخْذُ عَنِّي وَلَا تَسْتَذِرْجَنِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَوْلِكَ وَ
بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ وَفَضْلِكَ يَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ يَا أَنْصَرَ
النَّاصِرِينَ يَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ أَنْ تُصَلِّيَ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَنْ تَفْعَلَ بِكَ كَذَا وَكَذَا۔ پھر کذا و کذا
مگر اپنی حاجات کو طلب کرے۔

ترجمہ: میں تیرا بندہ ہوں میں تجھے بہتے پاس آنے والوں میں سے نام

قرار دے بعید رام سے میرے تیری طرف چلی کر آنے پر رحم فرما اے تمام
 مشاغل مقاماتِ مٹا کے سب مجھے نادر جہنم سے آزاد فرما اور طلالِ رقیق
 کو مجھ پر کشادہ فرما اور جن دانس کے فاسقوں کے شر کو مجھ سے دور فرما۔
 اے اللہ مجھے مکاناتِ مکرو فریب میں پھنسا اور مجھے زینہ برینہ اپنے عتاب
 کی طرف نہ بھیج۔ اے اللہ میں تجھ سے تیری قوت، جود، کرم، احسان اور فضل
 کے واسطے سوال کرتا ہوں۔ اے سب سے زیادہ شے والے اے سب
 بڑھ کر دیکھنے والے اے سب سے تیز حساب والے اے سب سے زیادہ
 رحم کرنے والے کہ محمد و آل محمد پر رحمت فرما اور میری اس اس حاجت کو پورا فرما
 اس کے بعد اپنے ہاتھ بلند کر کے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ حَاجَتِيْ اِلَيْكَ اِنْ اَعْطَيْتَنِيْهَا لَمْ يَضُرَّنِيْ مَا
 مَنَعَكَ وَ اِنْ مَنَعْتَنِيْهَا لَمْ يَنْفَعْنِيْ مَا اَعْطَيْتَ اَسْأَلُكَ
 خَلَامَ رَقَبَتِيْ مِنَ الشَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَ مَمْلُوكُكَ نَاصِيْقِيْ
 يَكِيْدُكَ وَ اَجَلِيْ يَوْمِيْكَ اَسْأَلُكَ اَنْ تُرَفِّقَنِيْ لِمَا يُرْضِيْكَ
 عَنِّيْ وَ اَنْ تُسَلِّمَ مِنِّيْ مَا يَكِيْ اَللّٰهُمَّ اَرْسِدْ خَلِيْلَكَ اِبْرَاهِيْمَ صَلَوَاتُ
 اَللّٰهِ عَلَيْهِ وَ دَلَّتْ عَلَيْهِمَا نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِه
 اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ رَزَيْتَ عَبْدَهُ وَ اَطْلَقَ عَمْرَهُ وَ اجْعَلْهُ
 بَعْدَ الْمَوْتِ لِرَاةٍ اَوْ لِحَدٍّ اَوْ شَرِيْكَ لَمْ يَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْعَمْدُ

يُخَيِّرُ وَيُيَمِّتُ وَهُوَ خَيْرٌ لَا يَبُوءُ بِسَيِّئِ الْخَيْرِ وَهُوَ عَلَى
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي تَقُولُ وَ
 خَيْرُ الْقَوْلِ وَفَوْقَ مَا يَقُولُ الْقَائِلُونَ اللَّهُمَّ لَكَ صَلَافِي
 وَكَسْبِي وَمُعَيَايَ وَمَمَارِي ذَلِكَ تَرَانِي وَيَا خَلِي وَمِنْكَ
 قُوَّتِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنَ الْوَسَاوِسِ
 الْمُنْكَرِ وَمِنَ شَتَابِ الْأَمْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ
 إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الزِّيَادِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَجِيئُنِي
 بِهِ الزِّيَادُ وَأَسْأَلُكَ خَيْرَ اللَّيْلِ وَخَيْرَ النَّهْلِ اللَّهُمَّ لَعَلَّ
 فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي لَحْيِي
 وَدُحْنِي وَعِظَامِي وَعُصْرُوقِي وَمَقْعُدِي وَمَقَامِي وَمَدَامِي وَ
 خَيْرِي نُورًا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ نُورِيَا رُبِّي يَوْمَ الْفَاكِ إِنَّكَ عَلَى
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ترجمہ: اے اللہ میری ایک سے ملے کہ اگر تو اسے پُر کر دے تو جو
 حاجتیں پوری نہ کرے ان کا مجھے کئے نقصان نہ ہو اور اگر تو اسے پُر نہ
 کرے تو جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا ہے بے فائدہ رہ جائے (اے اللہ) میں
 تجھ سے اپنے لئے ناجرتم سے چکا لایا ہوں۔ اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں
 تیرا ملک ہوں میری پیشانی تیرے قبضے میں ہے اور میری اہل تیرے علم

میں ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اس پر موقوف فرما جو تجھے مجھ
 سے راضی کر دے اور میری جانب سے میرے اعمال کو قبول فرما جو تُو نے
 اپنے خلیل حضرت ابراہیم صلوٰۃ اللہ علیہا کو دکھلائے اور میں پر تو نے اپنے
 نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کی رہنمائی فرمائی۔ اے اللہ مجھے ان لوگوں
 سے قرار دے جن کے علی سے تو راضی ہوا ان کی عمر وراز کی اور انہیں موت
 کے بعد پاکیزہ زندگی کے ساتھ رکھا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا
 ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے عوامی کے لئے ہے۔ وہ
 جلالتا اور مانتا ہے اور وہ زندہ ہے جسے موت نہیں ہے اس کے قبضے
 میں ہر طرح کی بہتری ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے اے اللہ تیرے لئے
 ہی صوبے جس طرح تو فرمانا ہے اور تو بہتری کہتا ہے اور تمام کہنے والوں
 کے قول سے بڑھ کر اے اللہ میری نماز، میری عبادت، میری زندگی،
 میری موت تیرے ہی لئے ہے میرا ترک تیرے لئے ہے میری طاقت
 تیرے ساتھ اور میری قوت تجھ سے ہے اے اللہ میں ناداری، دل
 کے دوسوئوں امر کی پراگندگی اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں
 اے اللہ میں تجھ سے ہواؤں کی خوبی کا طالب ہوں اور اس شتر سے جو ہوائیں
 میرے پاس لاتی ہیں تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تجھ سے رات اور دن کی
 خوبی کا سوال کرتا ہوں اے اللہ میرے دل، کان، آنکھ، گوشت، خون میں

میری ہڈیوں اور رگوں میں میرے اٹھنے اور بیٹھنے میں میرے داخل ہونے اور خارج ہونے میں نور قرار دے اور میرے رب جب میں تجھ سے ملاؤں تو میرے زور کو باطل کر دینا، بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔

۱۵) جہاں تک ممکن ہو خیرات و صدقہ دے۔

۱۶) رو بقبلہ ہو کر سو مرتبہ کہے سبحان اللہ پھر سو مرتبہ اللہ اکبر اور سو مرتبہ یہ دعا پڑھے : مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ -

ترجمہ : اللہ تعالیٰ جو چاہے (اس پر راضی ہوں) کوئی طاقت نہیں مگر اللہ تعالیٰ

اور سو مرتبہ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ -

ترجمہ : میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس

کا کوئی شریک نہیں۔ ملک اسی کا ہے اور حمد اسی کے لئے ہے وہ جلالتا اور ملتا

ہے اور وہ زندہ ہے جسے موت نہیں ہے ہر طرح کی اچائی اس کے قبضے میں

ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

اس کے بعد یہ کہے : يَسِّرْ اللَّهُ لِرُحْمَانِ الرَّحِيمِ الْعَدَاةَ

الْحَتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ

وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ - تا آخر آیت دہم از سورہ بقرہ

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ ابتداء کرتا ہوں جو رحمان درحیم ہے اللہ
 یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں جو پرہیزگاروں کے لئے (باعث)
 ہدایت ہے جو غریب پر ایمان رکھتے ہیں، نماز قائم کرتے اور ہمارے دیے
 سے (ہدای راہ) میں سوچ کرتے ہیں۔

(ع) ایک دفعہ آیتہ الکرسی اور تین مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے۔
 وہی اس آیت کو پڑھے: اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
 وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلٰی الْعَرْشِ یُعْشِی
 اللَّیْلَ اَنَّهُمْ لَا یُغْلِبُوْنَ حَتِّیْثَا وَالشَّعْسُ وَالْقَمَرُ وَالشُّجُوْرُ
 مُسَخَّرَاتٌ بِاَمْرِیْ اَلَا لَہُ الْخُلُقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ
 ترجمہ: بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا۔
 پھر عرش پر حکم چلایا کہ رات سے دن کو ڈھانپ دیتا جو اس کے پیچھے ہے
 تیزی سے اس کا غالب ہو گیا ہے اور سورج و چاند اور ستاروں کو خلق فرمایا
 کہ اس کے حکم کے تابع ہیں آگاہ رہو کہ پیدا کرنا امر کرنا ہی کیلئے ہے جہازوں کا
 پروردگار اللہ برکت والا ہے۔

اس کے بعد قل اعوذ برب الفلق پڑھے۔ قل اعوذ برب الناس پڑھے
 پھر نعمات الہی کو علیحدہ علیحدہ شمار کرے اور کہے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی نِعْمَتِكَ الَّتِیْ لَا تُحْصٰی بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْتَ اَعْلٰی

ترجمہ: اے اللہ تیرے ہی لئے محمد ہے تیری نعمتوں پر جو گنتی میں نہیں
آسکتی اور جن کا کسی کام سے بدلہ نہیں دیا جاسکتا۔

(۱۹) اپنی حاجات طلب کرے اور دعا کرے کہ اُنڈہ بھی خدا اس کو حج
کی توفیق دے۔

(۲۰) ستر مرتبہ کہے: اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ۔ ترجمہ میں تجھ سے جنت مانگا ہوں
اور ستر مرتبہ کہے: اَسْتَغْفِرُكَ رَبِّیْ وَ اَلْذُّبُ اَلْیَسُو۔

ترجمہ: میرا اپنے رب سے مغفرت چاہتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

پھر کہے: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ لِنَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَأَغْفِرْ لِي إِنَّكَ
خَيْرُ الْغَافِرِينَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ بِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ لِنَفْسِي فَأَغْفِرْ لِي بِذَنْبِي فَأَغْفِرْ لِي
إِنَّكَ أَنْتَ الثَّوَابُ الرَّجِيحُ ۵

ترجمہ: اے اللہ تو پاک ہے میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبود

نہیں میں نے بُرے کام کئے ہیں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے میں اپنے
گناہ کا مترق ہوں پس مجھ بخش دے بے شک تو سب سے بہتر بخشتے

والا ہے اے اللہ میں تیری تسبیح و حمد کرتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں

میرے بُرے کام کئے ہیں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے میں اپنے گناہ

کا اقرار ہی ہوں۔ پس مجھے بخش دے۔ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا
رحم فرمانے والا ہے۔

پھر جب غروب آفتاب ہو جائے تو پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ الْفَقْرِ وَمِنْ كَسَتْ الْأَمْْرِ وَمِنْ شَرِّ مَا یُخْذِلُ
بِالْیَلِّ وَالنَّهَارِ اَمْسِیْ ظُلُمِیْ مُسْتَجِیْرًا یَعْفُوْكَ وَ اَمْسِیْ
خَوْفِیْ مُسْتَجِیْرًا یُجِبْهِكَ الْبَاقِیْ یَا خَیْرُ مَنْ سُئِلَ وَ یَا
اَجْوَدَ مَنْ اُعْطِیَ یَا اَرْحَمَ مَنْ اسْتَرْجَعُ عَلَیَّیْ بِرَحْمَتِكَ
وَ اَلِیْسَیْ عَافِیَّتِكَ وَ اَصْرِفْ عَنِّیْ شَرَّ جَمِیْعِ خَلْقِكَ ه
ترجمہ: اے اللہ میں ناداری، امر کی پراندگی، رات دن کے حادثات
کی بدی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میرا ظلم تیرے عفو کے ساتھ اور میرا
خوف تیرے دہر باقی کے ساتھ پناہ پکڑنے سے ہے اے سب سے
بہترین مسئلہ اے سب عطا کرنے والوں سے زیادہ سخی اے اے سب
سے زیادہ رحم کرنے والا جن سے رحم کی استدعا کی گئی ہو مجھے اپنی رحمت
سے ڈھانپ لے مجھے اپنی عافیت میں لے لے اور مجھ سے اپنی تمام
مخلوق کے شر کو پھیر دے۔

مشعر الحرام

۵

مستحبات

مشعر الحرام میں شہرنے کے لئے چند چیزیں ہیں۔

(۱) سکون و قلم کے ساتھ مشعر الحرام کی طرف جانا اور استغفار کرنے کے بعد یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔ **اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ الْخِرَاءَ السَّهْدَ مِنْ هَذَا الْمَوْقِفِ وَأَرْزُقْنِي الْعُودَ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَأَهْلِي يَوْمَ مَعْلِجَاتِ مَسْجِدِ بَابِ الْمَرْحُومِ مَخْفُورًا بِي يَا أَفْضَلَ مَا يَنْقَلِبُ بِهِ الْيَوْمَ أَحَدٌ مِنْ دُفُوكَ وَحُجَّاجِ بَيْتِكَ الْعَمَلِ وَأَعْطِنِي الْيَوْمَ مِنَ الْكَمِّ وَدُفُوكَ عَلَيْكَ وَأَعْطِنِي أَفْضَلَ مَا أَعْطَيْتَ أَحَدًا مِنْهُمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَالرَّحْمَةِ**

وَاللّٰهُ مُؤَاتِنٌ وَالْمَغْفِرَةُ وَبَارِكْ رَبَّنَا اَرْجِعْ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِ
اَوْ مَالٍ اَوْ قَلْبِي اَذْكَى لِي وَبَارِكْ لَهْفَرَقْ -

ترجمہ: اے اللہ اسے (میرے لئے) اس موقع کی آخری زیارت
نہ قرار دے اور جب تک مجھے باقی رکھے ہمیشہ اس کی طرف بار بار آنا
نفیب فرما اور مجھے آج کے دن فلاح پانے والا، کامیاب، مستجاب اللہ
رحم کیا ہوا، اور بخشا ہوا، بنا کر اس شے سے افضل چیز کے ساتھ رکھا کر مجھے
تیرے پاس آنے والوں اور میرے ساتھ لگ کر کے حاجیوں میں سے کوئی لوٹ کر
جائے اور آج کے دن مجھے تو اپنے پاس آنے والوں سے عزت والا بنا
اور ان میں سے ہر ایک سے زیادہ مجھے خیر و برکت دے رحمت و رضوان
اور مغفرت عطا فرما اور میں جہاں پلٹ کر جا رہا ہوں میرے خاندان اور مل
میں قلیل ہو یا کثیر برکت فرما اور ان کے لئے مجھے بابرکت بنا۔

نیز کثرت سے کہے: اَللّٰهُمَّ اَعِثْنِيْ مِّنَ النَّاٰرِہ
ترجمہ: اے اللہ مجھے جہنم کی آگ سے آزاد فرما۔

۱۱) جب ٹیلہ سُرخ (جو کہ دائیں طرف واقع ہے) کے قریب پہنچے تو یہ
دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَحْنِنِيْ وَرِزْقِيْ عَمَلِيْ وَسَلِّمْ لِيْ دِيْنِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ مَنَاسِكِيْ
ترجمہ: اے اللہ مجھ پر رحم فرما میرے دین کو میرے لئے محفوظ فرما اور

میرے عبادات کو مجھ سے قبول فرما۔

پھر کثرت سے کہے: اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْنِيْ مِنَ الشَّارِ۔
ترجمہ: اے اللہ مجھے جہنم کی آگ سے آزاد فرما۔

(۲) جب وادی کے میدان میں پہنچے تو دائیں طرف اگر پیادہ ہو جائے اور
یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْمَعَ لِیْ نِیْهَا جَوَامِعَ الْخَيْرِ اَللّٰهُمَّ
رَبِّیْ سُبْحٰنِیْ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْمَعَ لِیْ فِیْ قَلْبِیْ
شَمًّا اُطْلَبُ بِكَ اَنْ تُعْرِضَ فِیْ مَا عَرَفْتَ اَوْ لَیَّا لَكَ فِیْ مَثَلِیْ
هٰذَا اَوْ اَنْ تَقْبِلَنِیْ جَوَامِعَ الشَّرِّ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اس میں میرے لئے
خوبی کو اکٹھا کرنے والی چیزیں جمع کر دے۔ اے اللہ مجھے اس خوبی سے
مایوس نہ فرما جس کے لئے میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے دل میں
جمع فرما۔ پھر میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے اس جگہ اترنے میں مجھ اس
کی معرفت نصیب کر جس کی معرفت تو نے اپنے اولیاء کو دی ہے اور یہ کہ مجھے
بدی کے جمع کرنے والی چیزوں سے بچا۔

(۳) توقف مشعر کے لئے غسل کرے اور وضو کر کے حمد و ثناء الہی کو بجا
لائے کتب ادعیہ میں جو دعائیں درج ہیں وہ پڑھے نیز اس دعا کو پڑھے:

اللَّهُمَّ رَبَّ مَشْعَرِ الْحَرَامِ فَكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَأَوْسِعْ
عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الْكَثِيرِ وَأَوْزِعْنِي شَرْكَسَ
الْحَقِّ وَالْإِنْسِ اللَّهُمَّ أَنْتَ خَيْرُ مُطْلُوبٍ وَخَيْرُ مَدْعُوٍ
إِلَيْهِ وَخَيْرُ مَسْئُولٍ لِكَ وَإِنْ جَاوِزَةً فَأَجْعَلْ جَائِزَتِي
فِي مَوْضِعِي هَذَا أَنْ تُقْبِلَنِي عَثْرَتِي وَتُقْبَلَ مَعْدِرَتِي وَأَنْ
تَجَاوِزَ عَنِّي خَطِيئَتِي ثُمَّ اجْعَلِ الثَّغْوَى مِنَ الدُّنْيَا رَاوِدِي
وَتُقْبِلَنِي مُفْلِحًا مُنْجِيًا مُسْتَجَابًا إِلَى بِأَفْضَلِ مَا يَرْجِعُ بِهِ أَحَدٌ
مِنْ دُنْدِكَ وَرُؤَاكِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ -

ترجمہ: اے اللہ اے مشعر الحرام کے رب۔ مجھے نار جہنم سے آزاد فرما
اور مجھ پر اپنے پاکیزہ اور حلال رزق کو کشادہ فرما۔ مجھ سے جن دانس کے
ناستقوں کے شر کو دفع کر اے اللہ تو بہترین مطلوب ہے اور ان سب سے
بہتر ہے جن کی طرف دعوت دی جاتی ہے تو بہترین مسئل ہے ہر قاصد کے
لئے ایک انعام ہوتا ہے پس میرا انعام اس جگہ یہ قرار دے کہ میری لغزش
معاف فرما۔ میری معذرت قبول فرما پھر دنیا سے میرا زاد تقویٰ قرار دے
اور مجھے ایمان سے (فلان یافتہ کامیاب، مستجاب الدعوت بنا کر اس چیز سے بہتر
شے کے ساتھ لوٹا جس کے ساتھ تو نے اپنے پاس اپنے دلوں اور اپنے مقدر
گھر کے زائرین میں سے کسی کو بھی لوٹایا ہو۔

۵، نماز مغرب و عشاء کو مشعر الحرام میں پڑھے۔ ہاں اگر نصف رات سے پہلے نہ پہنچ سکے تو مشعر الحرام سے قبل کسی مقام پر نماز پڑھ لے۔

۶، نماز مغرب اور عشاء کے درمیان فاصلہ نہیں ہونا چاہیے اور نافلہ مغرب کو نماز عشاء کے بعد بجالائے۔

۷، نماز مغرب کے لئے اذان و اقامت اور عشاء کے لئے صرف اقامت کہنا چاہیے۔

۸، عبادت میں صبح تک مشغول رہے خبر میں ہے کہ اس رات کو در بائے آسمان کھول دیئے جاتے ہیں اور مومنین کی دعائیں قبول ہوتی ہیں خداوند عالم فرماتا ہے کہ میں تیرا خالق و معبود ہوں اور تم میرے بندے ہو میرے حق کو ادا کرو گے تو مجھ پر لازم ہے کہ تمہاری دعاؤں کو قبول کروں، ۹، انسان اپنے لئے اور والدین و اہل بیت و مالی اور فرزندان کے لئے کثرت سے دُعا کرے۔

۱۰، جب آفتاب کی دھوپ کوہِ ثبیر پر لگے تو سات مرتبہ اپنے گناہوں کا اقرار کرے اور سات مرتبہ استغفار کرے۔

۱۱، سکون و وقار کے ساتھ مٹی کی طرف روانہ ہو راستہ میں ذکرِ استغفار کرنا چاہیے۔

۱۲، جب وادیِ محسر (ایک مقام کا نام ہے) میں پہنچے تو اگر پہلے ہو

تو اونٹ کی مانند تیز ہو کر چلے اور اگر سواری پر ہو تو اس کو تیز ملائے
اور یہ دعا پڑھے :

اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰی عَهْدِيْ وَاقْبَلْ كَوْنِيْ وَاجِبْ دَعْوِيْ
وَاخْلُفْنِيْ بِخَيْرٍ فَيَمُنْ تَرَكْتُ بَعْدِيْ رَبِّ اِنْفِرْ لِيْ وَارْحَدْ
وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْزُ الْاَكْرَمُ۔

ترجمہ : اے اللہ میرے عہد کو محفوظ رکھ، میری توبہ قبول فرما میری

دعا سن اور میرے پیچھے والوں میں یہ عوض ہو جا۔ اے میرے
رب مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما اور میرے گناہوں سے جنہیں تو جانتا ہے
درگزر فرما، بے شک تو ہی سب سے عزت و کرامت والا ہے۔

۱۳، اگر انسان ہرولہ کو بھول جائے تو واپس لوٹ کر اسی جگہ سے شروع
کرے۔ یعنی اونٹ کی مانند تیز ہو کر چلے۔

پتھر مارنے کے مستحبات

۱، سنگریزے جرات کو مارنے کے لئے ایسے ہونے چاہئیں کہ
رنگین و نقطہ دار ہوں اور مقدار میں سہرا نگشت کے برابر ہوں۔ اور
ایک ایک کر کے زمین سے اٹھا کر جمع کرے۔

۲، پتھر مارتے وقت پیادہ ہو اور با وضو قبلہ کی طرف پشت

کر کے جبرہ کی طرف متوجہ ہو۔

(۱۳) اپنے اور جبرہ کے درمیان دس یا پندرہ ہاتھ کا فاصلہ رکھتے اور ہاتھ کا حساب کہنی سے لے کر انگلی کے سرے تک ہوگا۔
(۱۴) جب پتھر مارنے کے لئے ہاتھ میں لے تو یہ دعا پڑھے :

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهِ حَصِيّٰتِيْ فَاُخْصِمُهَا وَارْزُقْهُنَّ فِيْ عَسَلِيْ۔

ترجمہ : اے اللہ بے شک یہ میری کنکریاں ہیں ان کو شمار میں رکھ اور میرے عمل میں ان کو بلند فرما۔

(۱۵) پتھر کو انگوٹھے پر رکھتے اور انگلی شہادت کے ذریعہ حرکت دے۔

(۱۶) ہر پتھر کے مارتے وقت یہ دعا پڑھے :

اَللّٰهُمَّ اِذَا حَرَعْنِيْ الشَّيْطَانُ اَللّٰهُمَّ تَصَدِّقًا بِحَسَنَاتِكَ وَعَلَى سُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ حَاجًّا مُّزْبِلًا وَمَعْلًا مَّقْبُولًا وَسَعْيًا مَّشْكُورًا وَذَنْبًا مَّغْفُورًا۔

ترجمہ : اے اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ مجھ سے شیطان کو دفع کر۔ میں تیری کتاب کی تصدیق کرتا ہوں۔

اور تیری نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت
پر قائم ہوں اے اللہ اسے میرے لئے مقبول حج و مقبول
عمل اور قابل جزائے خیر کو بخش بنادے۔ اور بخشا ہوا
گناہ قرار دے۔

وہ، جب اپنے خیمہ میں لوٹ آئے تو کہے :

اَللّٰهُمَّ يَا وَثِقْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَنِعْمَ
الرَّكْبُ وَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ۔

ترجمہ : اے اللہ مجھے تجھ ہی پر اعتماد اور توکل ہے۔

تو بہت اچھا رب ہے۔ بہت اچھا آگاہ ہے۔ بہت اچھا
مددگار ہے !

منی میں روز عید ظہر کی نماز کے بعد سے پندرہ نمازوں کے بعد یہ
تکبیر کہنی مستحب ہے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ وَ اَللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ وَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰی
مَا هَذَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰی مَا رَزَقْنَا مِنْ بَيْتِمْةِ الْاَنْعَامِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
عَلٰی مَا اَنْبَلَاْنَا

قربانی کے مستحبات

قربانی میں چند چیزیں مستحب ہیں۔

(۱) قربانی کے لئے اونٹ بڑا اس کے بعد گائے اور اس کے بعد بکری

ہونا چاہئے۔ نیز مستحب ہے کہ قربانی والا حیران موٹا تازہ ہو۔ اگر اونٹ یا گائے کوئی قربانی میں دینا چاہتا ہو تو تازہ ہونی چاہئے اور بھیر بکری کی قربانی کرنی چاہے تو نہ ہونا چاہئے۔

(۲) اونٹ کو بخر کرتے وقت کھڑا ہونا چاہئے اور پاؤں کو زانو کے ساتھ ملا کر باندھ دینا چاہئے۔

(۳) جو شخص اونٹ کو بخر کرنا چاہے تو اونٹ کے دائیں طرف کھڑا ہو کر چھری یا نیزہ یا خنجر کو گردن اور سینے کے درمیان والی جگہ میں زور سے مارے اور داخل کرتے وقت یہ دعا کرے:

وَجَعَلْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا
مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَواتِي وَتُسْلِي وَ
مَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ
أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَتِلْكَ بِسْمِ
اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي۔

ترجمہ میں نے اپنا رخ اس کی طرف کیا ہے جس نے زمین و آسمان کو خلق فرمایا، ہر طرف رخ پھیر کر اور مسلمان ہو کر اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں، بے شک میری نماز، قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں اے اللہ یہ تیری ہی طرف سے ہے اور تیرے ہی لئے ہے، اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ (صلیٰ) مجھ سے قبول فرما۔

(۴) حاجی خود ہی اپنے ہاتھ سے قربانی کو ذبح یا مٹھر کرے اور اگر ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو اپنا ہاتھ ذبح کرنے والے کے ہاتھ پر رکھ دے۔

مستحباتِ حلق

(۱) انسان کو سر منڈواتے وقت قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھنا چاہئے۔

(۲) سر کو اگلے حصہ سے منڈانا شروع کرے اور اس دُعا کو پڑھے :

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُّوْمًا اَيُّوْمَ الْقِيَامَةِ۔
اے اللہ مجھے ہر بال کے بدلے میں نو نماز قیامت کو لو عطا فرما۔

(۳) بالوں کو مقامِ منیٰ پر اپنے خیمہ میں دفن کرے۔

طواف زیارت

مستحبات

راج کرنے والے کے لئے مستحب ہے کہ روزِ عید بعد از رزی و قربانی اور تقصیر، طوافِ زیارت کے لئے مکہ کو آجائے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس کے دن مکہ میں داخل ہو کر طواف وغیرہ بجالائے۔
(۲) مکہ پہنچ کر غسل کرے اور خداوندِ عالم کا ذکر کرتے ہوئے محمد و آلِ محمد پر صلوٰۃ پڑھتے ہوئے مسجد الحرام کی طرف جائے۔

(۳) جب مسجد الحرام کے دروازہ پہنچے تو یہ دعا پڑھے:
اللَّهُمَّ ارْحِنِي عَلَى نَسِيكَ وَسَلِّمْ عَلَيَّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ وَسَلِّمْ
مَسْئَلَةُ الْعَلِيلِ الذَّلِيلِ الْمُعْتَزِلِ بِدُنْيِهِ أَنْ تُغْفِرَ لِي

ذُنُوبِي وَأَنْ تَرْجِعَنِي بِحَاجَتِي إِلَيْهِ رَأْفِي عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ
بَلَدُكَ وَالْبَيْتُ بَيْتُكَ جِئْتُ أَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَ
وَأَوْفَاءَ طَاعَتِكَ مُتَّبِعًا لِأَمْرِكَ رَاضِيًا بِقُدْرِكَ أَسْأَلُكَ
مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّ إِلَيْكَ الْمَطِيعِ لِأَمْرِكَ الْمُشْفِقِ مِنْ
عَذَابِكَ الْخَائِفِ بِعَفْوِكَ أَنْ تُبَلِّغَنِي عَفْوَكَ -

ترجمہ اسے الترمیزی اپنی عبادت پر مدد فرما، مجھے اس کے لئے اللہ
اسے میرے لئے محفوظ فرما، میں تجھ سے طیل، ذیل اور اپنے
گناہ کے معترف کی طرح سوال کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش دے
اور میری حاجت کو پورا فرما۔ اسے الترمیزی تیسرا بندہ ہوں اور یہ
شہر تیسرا شہر ہے اور یہ گھر تیسرا گھر ہے میں تیری رحمت کا طالب
ہو کر آیا ہوں اور تیری فرمانبرداری کا قصد رکھتا ہوں۔ تیرے امر کی
اتباع کرنے والا اور تیری تقدیر پر راضی ہوں۔ میں تجھ سے
تیری طرف مضطر، تیرے امر کے مطیع، تیرے عذاب سے
خوف کھانے والے اور تیری عفویت سے ڈرنے والے
کی طرح سوال کرتا ہوں کہ مجھے اپنے عفو تک پہنچا دے۔

(۴) دوسرا ختم ہونے کے بعد ہاتھ کو حجر اسود پر
دکھ کر چوم لے۔

منی کے مستحبات

۱۔ جب مکہ سے لوٹ کر منی میں پہنچے تو یہ دعا پڑھے :

اَللّٰهُمَّ بِكَ وَثِقْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ وَذَلِكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ
تَوَكَّلْتُ كَيْفَ مَلَكَتْ وَيَقْعُدُ الْمَوْلَى وَيَقْعُدُ الْقَصِيذُ۔

ترجمہ ہے اللہ میں نے تجھ پر سہروں کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیری
فرمانبرداری کی اور تجھ پر توکل کی، پس تو بہت اچھا رب،
بہت اچھا مولا اور بہت اچھا دغا رہے۔

(۲) ۱۱، ۱۲، ۱۳ کے دنوں کو منی سے باہر نہ جائے۔

۱۴۔ جب انسان حجرہ ادا کی اور وسطی کو پتھر مارنا چاہے تو اس
کے دائیں طرف کھڑا ہو اور قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر پھینکے۔ البتہ حجرہ
عقبہ پر سنگ باری کرتے وقت اس کے مقابل میں کھڑا ہو کر اور قبلہ کی طرف
پشت کر کے پتھر پھینکے۔

(۱۵) پتھر پھینکنے کے وقت تکبیر کہے اور خداوند عالم کی حمد و ثناء و محمد
و آل محمد پر صلوات بھیجے پھر تھوڑا آگے جائے اور کہے :

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ اے اللہ میری طرف سے قبول فرما۔

پھر تھوڑا آگے جائے اور روز دہم پتھر پھینکتے وقت جو دعا پڑھی تھی اب

بھی پڑھتے ہوئے مارے۔

(۵) انسان کو تپڑ پھینکتے وقت باطہارت ہونا چاہئے اور تپڑ کو اترنے پر رکھ کر انگلی شہادت کے ناخن سے پھینکے۔

(۶) منی میں تکبیر کہنے کو ترک نہ کرے۔

(۷) عید کی ظہر سے لیکر ۱۵ اعد نماز کے بعد یہ عا پڑھے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ صَلَّی مَا عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَلٰی مَا اَدْرَاْنَاكَ دَرَرْنَا مِنْ بَیْہِمَیۡہِ الْاَنْعَامِ۔

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے رُخ

کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے

(یہ تکبیر ہے) اس پر جو اس نے ہمیں ہدایت بخشی اور اسی کے لئے

حمد ہے اس پر جو اس نے ہم پر انعام فرمایا اور ہمیں چر پاسے

رزق میں دیئے۔

(۸) جب بارہ کے دن کو منی سے حرکت کرے تو اکیس ستریز سے

وہاں پر دفن کرے۔

(۹) ۱۱، ۱۲، ۱۳ کی واجبی اور مستحبی نمازیں مسجد خیف میں پڑھنی چاہئے

روایت میں ہے کہ اگر کوئی منی سے خارج ہونے سے پہلے ایک سو

رکعت نماز مسجد خیف میں پڑھے تو تشر سال کی عبادت کے برابر ثواب

ہوگا اور اگر کوئی ایک سو مرتبہ سبحان اللہ کہے تو یہاں ہے گیا کہ ایک غلام
کو راہِ خدا میں آزاد کیا ہے اور اگر سو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے تو گویا کسی کو
موت سے نجات دی ہے اور اگر سو مرتبہ الحمد للہ کہے تو گویا کہ طواف
عراقین کو راہِ خدا میں خرچ کیا ہے۔

۱۱) متی سے باہر نکلنے سے پہلے چار رکعت نماز مسجدِ نبوی میں پڑھے۔

طواف وداع

اگر انسان پہلے طواف واجب دوسری وغیرہ بجلا چکا ہو تو مستحب
ہے کہ دوبارہ طواف وداع کے لئے کہ جائے روایت میں ہے
کہ اگر کوئی خانہ کعبہ میں داخل ہو تو گویا کہ خداوند عالم کی رحمت میں داخل
ہوا۔ جب باہر نکلے تو گناہ سے آزاد ہوگا اور اللہ کے لئے خداوند عالم
اس کو گناہ سے محفوظ رکھے گا۔

افسان کو نکلے پاؤں داخل ہونا چاہئے اور داخل ہونے سے قبل غل کرے
اور یہ دو قطر در کر کر کرے :

اَللّٰهُمَّ اَلْبَيْتَ بَيْنَكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَكَذَا قُلْتَ وَمَنْ
دَخَلَهُ كَانَ اَوْثَقًا مِنْ عَذَابِكَ وَاَجْرِي مِنْ بَعْثِكَ
اے اللہ یہ عمر تیرا ہے اور (میں) بندہ تیرا بندہ اور تو نے فرمایا

ہے، اور جو اس گھر میں داخل ہو گیا وہ امن میں ہے پس مجھے اپنے
عذاب سے امن میں رکھ اور مجھے اپنی ناراضی سے پناہ دے۔
پھر داخل ہونے کے بعد کہے :

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اِمِنًا اَللّٰهُمَّ فَاغْنِنِي
مِنْ عَذَابِكَ عَذَابِ النَّارِ۔

اے اللہ تو نے فرمایا اور جو شخص اس میں داخل ہو گیا امن میں
ہے۔ اے اللہ پس مجھے اپنے عذابِ جہنم کے عذاب سے امن
نصیب فرما۔

پھر دونوں ستون کے درمیان سرخ پتھر پر دو رکعت نماز پڑھے
کہ رکعت اول میں حمد کے بعد حم سجدہ اور رکعت دوم میں حمد کے
بعد ۵۴ آیات قرآن میں کہیں سے پڑھے اور خانہ کعبہ کے چاروں کونوں میں
بھی نماز پڑھے پھر اپنے شکم کو حجر اسود کے اندر والے رگن سے مس کرے پھر
ستون کے ارد گرد گھومے اور شکم اور پشت کو ستون سے مس کرے پھر
باہر نکلتے وقت سیڑھی کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر اُٹے، پھر نزدیک خانہ کعبہ
دو رکعت نماز پڑھے۔

کثرت سے طواف کرنا مستحب ہے کیونکہ حج کرنے والے کے
لئے مستحبی نمازوں کی برکت طواف مستحبی کا ثواب بشیر ہے۔ ائمہ

علیہم السلام کی طرف سے نیت کر کے طواف کرنا یا دیگر مومنین کی طرف سے طواف کرنا کافی ثواب رکھتا ہے اور ۳۶۰ مرتبہ طواف کرنا مستحب ہے اور اگر اتنا نہ ہو سکے تو ۵۲ مرتبہ طواف کرے۔ (ہر طواف میں ۷ دُور ہوتے ہیں)۔

انسان کے لئے مستحب ہے کہ مکہ معظمہ میں ایک قرآن ختم کرے اور مقام تولد پیغمبر کی زیارت کرے، جناب خدیجہؓ کے گھر کو دیکھے، غارِ حرا جہاں پر حضرت عیساؑ کیا کرتے تھے وغارِ ثور جہاں پر حضرت منحنی رہے تھے، ان کی بھی زیارت کرنے اور قبر الوطائب کی زیارت کرے، اسی طرح جب مکہ سے خارج ہونا چاہے تو مستحب ہے کہ غسل کر کے طواف وداع بجالائے اور ہر دور میں ہاتھ یا دیگر بدن کو حجرِ اسود رکنِ میمانی سے مس کرے جب مستحار کے قریب پہنچے تو دعائے سابقہ کہ پڑھے پھر اپنے شکم کو خاد کعبہ سے مس کرے اور ایک ہاتھ حجرِ اسود پر رکھے اور دوسرا ہاتھ کھول کر خدا کی حمد و ثنا بجالائے اور محمدؐ و آلِ محمدؐ علیہم السلام پر صلوات بھیجے۔

نیز مستحب ہے کہ رکنِ شامی والے دروازہ سے باہر نکلے۔ باہر جا کر دوبارہ زیارت کے لئے مکہ آنے کا قصد کرے اور دُعا مانگے کہ اللہ تم اس کو پھر موفق فرمائے۔ شہرِ مکہ سے باہر نکل کر ۱۲،۶ غزوہ ذین میں چاندی

ضرر یہ کہ تصدق کرے مبادا حالت احرام میں کوئی فعل ممنوع اس سے
 سرزد ہوا ہو اور روایت میں کافی تاکید کی گئی ہے کہ مکہ معظمہ سے فارغ
 ہو کر زیارت پیغمبرؐ اور ائمہ بقیع علیہم السلام کے لئے مدینہ منورہ میں حجا
 روایت میں ہے کہ اگر کوئی اعمال حج بجالانے کے بعد پیغمبر اکرمؐ کی
 زیارت نہ کرے تو گویا کہ حضرت پر حجا کی ہے۔ دستور زیارت پیغمبرؐ
 و ائمہ علیہم السلام آخر کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔

دُعائے حضرت امام حسینؑ

در روز عرفہ در عرفات

غالب اسدی کے بیٹے بشر و بشیر روایت کرتے ہیں کہ میدانِ عرفات میں روز عرفہ امام حسینؑ نے خیمے سے باہر نکلی کر کعبہ کی طرف متوجہ ہو کر یہ دعا پڑھی تھی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَیْسَ بِقَضَائِهِ دَافِعٌ وَلَا لِعَطَائِهِ مَانِعٌ
تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں کہ جس کی قضاء قدر کو کوئی روک نہیں سکتا اور اس کی بخشش
وَلَا لِمَنْعِهِ مَانِعٌ صَائِعٌ وَهُوَ الْجَوَادُ الْوَاسِعُ فَطَرَ
کو کوئی منع نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی اس جیسا مانع ہے اس کی سخاوت وسیع ہے اس نے
اَجْنَمَ السَّيِّدَاتِ اَرْبَعٌ وَاتَّقَنَ بِحُكْمَتِهِ الصَّنَائِعَ لَا تَخْفَى عَلَيْهِ
(مختلف جنسوں کو خلق فرمایا اس نے حکمت کا طرہ ہے تمام مصنوعات پر حکم جاری کیا۔ گذشتہ
الظَّلَائِعُ وَلَا تَصْنِيعُ عِنْدَهُ الْوَدَائِعُ جَائِزٌ كُلِّ
مستے اس سے مخفی نہیں ہیں اس کے پاس امانتیں فائز نہیں ہوتی وہ ہر جس کو جزا دیتا ہے

صَانِعٌ وَزَالِيْشُ كُلِّ قَارِنٍ وَرَاجِعُ كُلِّ ضَارِعٍ مُّزِلٌ
 والا ہے۔ وہ ہر توفیق کو زندگی میں لایا کرتے والا ہے۔ ہر ناکر کرنے والے پر رحم کرنے والا ہے۔ منت
 الْمُنَافِعِ وَالْكِتَابِ الْجَامِعِ بِالتَّوْحِيدِ السَّاطِعِ وَهُوَ
 اہل کتاب جانے کو در ساطع کے ساتھ نازل کرنے والا ہے۔ وہ لوگوں کی دعاؤں
 لِلدَّعَوَاتِ سَامِعٌ وَلِلْكُذِبَاتِ دَافِعٌ وَلِلدَّرَجَاتِ
 کو سنتا ہے۔ گرفتاریوں کو دفع کرتا ہے۔ درجات کو
 زَافِعٌ وَلِلْجَبَابِرَةِ قَائِمٌ فَلَا إِلَهَ غَيْرُهُ وَلَا شَيْءٌ يُّغْدِلُهُ
 بلند کرتا ہے اور جابر (ظالم، لوگوں کا قلع قمع کرتا ہے۔ پس اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس
 وَكَيْسٌ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْلطِيفُ
 کے برابر اہل مثل کوئی چیز نہیں ہے۔ وہ سننے والا دیکھنے والا، لطیف و
 الْخَبِيرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ ارْفُ
 اگلا اور ہر چیز پر قادر ہے۔ خدایا میں تیرا شائق
 أَرْغَبُ إِلَيْكَ وَأَشْهَدُ بِالزُّبُودِ لَكَ مُقَرَّبًا نَكَ
 ہوں، میری ربوبیت کی گواہی دیتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ
 رِقِّي وَإِلَيْكَ مَرْوِي ابْتَدَأْتَنِي بِنِعْمَتِكَ قَبْلَ أَنْ
 تو میرا رب ہے۔ اور تیری ہی طرف میری بازگشت ہے۔ قبل اس کے کہ

أَكُونُ شَيْئًا مَذْمُورًا خَلَقْتَنِي مِنَ التُّرَابِ ثُمَّ أَكُنْتُ
 میں اگر کوئی ایسا یا کوئی جانور۔ کہنے میرے نعمت و حمد کا آغاز کیا تو نے مجھے تراب سے
 الْأَسْلَابِ أَمَّا السَّيِّئُ الْمَثُورُ وَاعْتِلَاتِ الذُّهُورُ وَ
 پیدا کرنے کے بعد اپاک، پٹھوں میں سے ایک ہلکا کہ جس میں موت اور اختلاف زمانہ اور
 السَّيِّئُ فَلَمْ أَزَلْ ظَالِمًا مِنْ صُلْبٍ إِلَى رَجَمٍ فِي تَعَادِيلِ
 سالوں کی آفات سے آلودہ تھا۔ میں ایام گزشتہ اور زمانہ ماضی میں برابر پستے دم کی طرح متقل
 مِنَ الْأَيَّامِ الْمَاضِيَةِ وَالْمَرُورِ الْخَالِيَةِ لَمْ تُخْرِجْنِي
 ہر زمانہ۔ جن کمند نے میرے جہد و پیمان
 لِذَا فَمَتِكَ فِي بُلْطُوكَ لِي وَإِحْسَانِكَ إِلَيَّ فِي دَوْلَةِ إِمْنَةٍ
 کہ توڑا اللہ میرے انبیاؤ کی محراب کی، ان کے مدد حکومت میں تو نے اپنے
 الْكُفْرِ الْوَيْتِ لَقَعْنُوْا عَهْدَكَ وَكَذَّبُوا رُسُلَكَ لَكِنَّكَ
 لعنت و کرم اور احسان سے مجھے دنیا میں جہا۔ لیکن تو نے مجھے اس راستہ کے لئے پیدا کیا جو
 أَخْرَجْتَنِي إِلَيْكَ سَبَقَ لِي مِنَ الْهُدَى الَّذِي يَسُرُّنِي
 میرے لئے مقدس اور مجھے تو نے میری فرمائش۔ اور اس میں تو نے میری نشوونما
 وَفِيهِ أَلْغَانَتْنِي وَمِنْ قَبْلِ ذَلِكَ رَوُّفَتِي بِجَبِيلِ
 کی اور اس سے پہلے بھی میرے ساتھ تو نے بہترین و سپہ انعام

صُنْعِكَ وَسَوَالِغِ نِعَمِكَ فَأَبْتَدَعْتَ خَلْقِي مِنْ مَنِيَّ
 دامن سے مہرانی فرمائی ۔ پس تو نے میری مورت کو نظر و لب و رخسار
 يُسْنِي وَأَسْكَنْتَنِي فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثِ بَيِّنٍ لَحْمٍ وَدِيمٍ وَ
 سے پیدا کر کے گوشت و خون اور پرست کے درمیان تینوں تار کیوں میں ساکی
 جِلْدٍ لَمْ تُشْهِدْ فِي خَلْقِي وَلَمْ تَجْعَلْ لِي شَيْئًا مِنْ
 رکھا ۔ تو نے میری خلقت پر مجھے گواہ نہیں بنایا اور نہ ہی تو نے میری خلقت میرے
 أَمْرِي شَعًا أَخْرَجْتَنِي لِلَّذِي سَبَقَ لِي مِنَ السُّعَى إِلَى
 ہر دو کی ۔ پھر تو نے مجھے میں دامن ہدایت مقرر کئے ساتھ دنیا میں
 الدُّنْيَا تَامًا سَوِيًّا وَحَفِظْتَنِي فِي الْهُدَى طِفْلًا صَبِيًّا وَرَزَقْتَنِي
 بسمیہ ۔ تو نے مہر سے میں میری حفاظت کی اور تو نے دودھ و شیر و میری غذا
 مِنَ الْغِذَاءِ لَبَنًا مَرِيًّا وَعَظَفْتَ عَلَيَّ قُلُوبَ الْخَوَاصِ
 بنائی ۔ اور تو نے تربیت دینے والوں کو مجھ پر مہرانی کی
 وَكَفَلْتَنِي الْأُمَهَاتِ الرُّوَاحِمَ وَكَلَّأْتَنِي مِنْ هَلَاوِقِ
 تو نے مجھے میری ہی اقد کی کنہات میں رکھا ۔ اور رات کو گنے والے جنوں
 الْجَارِ وَسَلَّمْتَنِي مِنَ الْوِيَادَةِ وَالنَّفْصَانِ فَتَعَالَيْتَ
 سے تو نے مجھے محفوظ رکھا ۔ تو نے مجھے ہر کی و زیادتی سے سالم رکھا ۔ تو ہی ہر کی

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اِذَا اسْتَقَلْتُ نَاطِقًا بِالْخَلَامِ

وہ برتر ہے۔ اے رحیم و رحمان! حتمی کہ وہ وقت آیا کہ میں نے بولنا شروع کیا۔

وَأَشْمَتَ عَلَيَّ سَوَائِمَ الْإِنْعَامِ وَرَبِّتَنِي زَيْدًا فِي كُلِّ

امرتے مجھ پر دان فرمیں تمام کیں۔ تو نے ہر سال اماند کرتے ہوئے میری پرورش کی۔

عَامٍ حَتَّى إِذَا أَكْمَلْتَ فِطْرَتِي فَأَعْتَدْتَ وَرَثَتِي أَوْ

حتمی کہ میری فطرت کامل ہوئی، اور میری قوم اعتدال کو پہنچی۔ تو نے

جَبْتَ عَلَيَّ حُجَّتَكَ يَا أَرْحَمَ الرَّحِمِينَ مَعْرِفَتَكَ وَرَوْحَتِي

اپنی میری حق پر ابھم کر کے اپنی حجت مجھ پر لازم کر دی۔

يَعْبَأُ بِحِكْمَتِكَ ذَا يَقْطَعُنِي لِمَا ذَرَأْتَ فِي سَمَائِكَ

عجب مقرر ہے مجھے شکر کو وہ نے زمین و آسمان میں پیدا شد

وَأَرْضِكَ مِنْ يَدِ إِلَهِ خَلْقِكَ وَنَبَّهْتَنِي لِشُكْرِكَ وَ

مختلف مخلوق سے مجھے بخبری۔ تو نے اپنے شکر ذکر پر مجھے آگاہ کیا

ذِكْرِكَ وَأَوْجَبْتَ عَلَيَّ طَاعَتَكَ وَعِبَادَتَكَ فَكَمْخِي

ادھر تو نے اپنی اطاعت و عبادت مجھ پر واجب فرمادی۔ جو کہ

مَاجَاءَتْ بِهِ رُسُلُكَ وَكَشَرْتَ لِي كَقَبْلِي مَوْضِعَاتِكَ

تیرے رسول کے آئے وہ تو نے مجھے سمجھایا اور تو نے اپنی زمین کی قربت کو

وَمَنْتَ عَلَىٰ جَمِيعِ ذَلِكَ بِعَوْنِكَ وَأُطُوفُ ثُمَّ
 مجھ پر آسان کر دیا۔ تو نے اپنے لطف و کرم سے ان سب چیزوں میں مجھ پر احسان کیا۔ پھر
 إِذْ خَلَقْتَنِي مِن خَيْرِ التُّرَىٰ لَمْ تَرْضَ لِي يَا إِلَهِي نِعْمَةً
 جبکہ تو نے مجھے بہترین خاک سے پیدا کیا۔ اے الہی تو نے فقط ایک ہی نعمت
 دُونِ أُخْرَىٰ وَرَفَقْتَنِي مِن أَتَوَلَّيَ الْمَعَاشِ وَصُوفِ
 میرے لئے پسند نہیں فرمائی بلکہ کئی نعمتوں کو میرا ذریعہ معاش بنایا۔ اور تو نے
 التَّيَّاسِ بِمَيْتِكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ عَلَىٰ وَاحْسَايَكَ
 بڑی ترین منت اور مستقیم احسان کے ساتھ مجھے کئی نعموں کا لباس عافہ
 الْقَدِيرِ بِحَالِي حَتَّىٰ إِذَا أَقَمْتَ عَلَىٰ جَمِيعِ النِّعَمِ وَصَرَفْتَ
 مع فرمایا۔ حتیٰ کہ تمام نعمتیں تو نے مجھے عطا کیں۔ اور تو نے ہر
 عَنِّي كُلَّ النِّعَمِ لَمْ يَنْتَعِكْ جَهْلِي وَجَبْرَاتِي عَلَيْكَ أَنْ
 کو مجھ سے بظن کیا تو میری نادانی و دلیری نے تجھے ان چیزوں پر
 وَلَلَّيْتُ إِلَىٰ مَا يُقَرِّبُنِي إِلَيْكَ وَوَقَفْتَنِي بِمَا يُبْعِدُنِي
 میری رہنمائی کرنے تو نہیں دیتا ہے، جو مجھے تیرے قریب کرتی ہے اور تیرے
 لَدَيْكَ فَإِنْ دَعَوْتُكَ أَجَبْتَنِي وَإِنْ سَأَلْتُكَ أَعْطَيْتَنِي
 نزدیک لاتی ہیں اور اگر میں تجھے پکارا تو نے مجھے جواب دیا

يَا اِلٰهِيْ بِحَقِيْقَةِ اِيْمَانِيْ وَعَقْدِ عَزْمَاتِ يَقِيْنِيْ

اے خدایا میں گواہی دیتا ہوں اپنے حقیقی ایمان اور یقین ارادے اور خالص

وَخَالِصِ صِدْقِيْ تَوْجِيْدِيْ وَبَاطِنِ مَلْنُوْتِ صَبِيْرِيْ

(اقرار) توحید و تہذیب باطنی اور نور بعصر اندیشانی والی کسپردن کے

وَعَلَّائِيْ مَجَارِيْ تَوْرِ بَعْرِیْ وَآسَارِیْرِ صَفْعَةِ حَبِيْبِيْ

ماترہ اور سلسلے سے سورخ اور ایک کر

وَحُرُوْقِ مَسَارِيْبِ نَفْسِيْ وَحَذَارِيْفِ مَارِيْنِ عَزِيْزِيْ

آسریٰ نرم حصہ اور آواز کھینچنے والے دے

مَسَارِيْبِ صِبَاغِ سَنِيْ وَمَاضِيَّتِ وَاُطْبَقَتْ عَلَيْهِ

کالون کے پردے کے ماترہ اور آپس میں منسل ہے

شَفَاتِيْ وَحَرَكَاتِ لَفْظِ لِسَانِيْ وَمَعْرِزِ خَلْقِيْ

ہرٹ اور وقت تلفظ اپنے زبان کی حرکت اور تالار اور

فَلْکِيْ وَمَنَابِتِ اَصْدَايِيْ وَمَسَارِيْغِ مَطْعَمِيْ وَمَشْرِیْ

جڑ کے پرند اور دانتوں کے گنے والے سوڑے اور کھانے پینے کے اعلان

جَمَالُوْ اُمِّ رُؤُوسِيْ وَبَلُوْغِيْ فَايِدِ حَبَائِلِ عُنُقِيْ وَمَا

کے ماترہ اپنے منہ کے اعلان والے تمام اور گہنے ٹون میں سے مجمع والی نالی کے ساتھ اور

يَسْتَكْمِلْ عَلَيْهٖ ثَمَازُ صَدِيْعِي وَحَمَلًا يَلِي حَبِيْلِي وَتَلِيْنِي

ان چیزوں کے ساتھ جو میرے بچے کے غزن کے اندر ہی اور رگب دل اور

دُریا طحجابِ قلبی و اَمَلًا وَحَاشَیْ لَیْدِي وَمَا حَوَّلَهُ

دل کے پردہ اور سب کے ٹکڑوں کے ساتھ۔ اور اس کے ساتھ

شَدَائِدُفِ اَصْلَاعِي وَجَفَاقِ مَفَاصِي وَقَبِيْعِي عَوَاسِلِي

جن کو میری ٹیڑھی پیسوں نے گھیر رکھا ہے اور جوڑوں کے بندھنوں اور

وَاطْوَابِ اَنَابِلِي وَلَحْیِی دُکُوْمِي وَشَعْرِی وَبَشَرِی

کام کرنے والے اعضا اور انگلیوں کے سرسوں کے ساتھ، میرا رُف و رخنوں

وَعَصَبِي وَفَصِي وَعِظَامِي وَنَحْيِي وَعُرُوْقِي وَجَمِیْعِ جَوَارِحِي

میرے ہاں میرا چڑا میرے ٹپے، سیدھی ہڈی، دیکھ، تمام مڈیاں، میری رُخ اور رگب غزن

وَمَا لَكْسِي عَلَى ذٰلِكَ اِيَّامَ رَحْمَتِي وَمَا اَقْلَبَ الْاَرْضُ

میرے تمام اعضا اور جو کچھ ایامِ رحمت مجھ میں دگشت و دغیر، آگاہ جو کچھ زمیں نے مجھے

مَنَحَ وَنَوِي وَیَقْطَعُ وَسُكُوْنِي وَحَرَكَاتِ وَكُوْنِي وَ

اٹھایا اور دغیر و بیلاری و سکونت اور رُخ و رگب کی حرکات کے ساتھ میں گویا دیا ہوں،

سُجُوْدِي اَنْ لَوْ حَاوَلْتُ وَاجْتَعَدْتُ مَدِي الْاَحْصَا

اگر میری عمر طرقاتی ہر جہت سے اور تمام زمانے میں گزشت کرتا رہوں کہ

وَالْأَحْقَابِ كَوُتُّمْ مَتَّاعًا أَنْ أُوَدِّعِي شُكْرًا وَاحِدَةً

تیری نعمتوں میں سے کسی ایک کا شکر ادا کر لوں۔ پھر بھی مجھ میں

مِنْ أَنْعَمِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ذَلِكَ إِلَّا بِنِعْمِكَ الْوَجِبِ

سدرت نہیں ہے، سوائے تیرے احسان کے جو ہمیشہ تیرا

عَلَى يَهْ شُكْرُكَ أَبَدًا أَحَدِيْدًا أَوْ ثَمَاءً طَارِفًا عَيْتِيْدًا

شکر بجالانے کا ایک نیا موجب اور تیری ثناء تازہ کا سبب بنے گا۔

أَجَلٌ وَلَوْ حَرَصْتُ أَنَا وَالْعَالَوْنُ مِنْ أَنْ يَمْلِكَ أَنْ يُجْهِى

اں اگر میں سوچیں بن کر لوگوں کے ماتحت کر تیرے پریشہ اور

مَدَى أَنْعَامِكَ سَالِغِهِ ذَانِيهِ مَا حَصْرُنَا هُ عَدَدًا

آئندہ انعامات کا شمار کرنا چاہوں تو پھر بھی تیرے انعامات

وَلَا أَحْصِيْنَاهُ أَمَدًا أَهْيَهَاتُ أَفِي ذَلِكَ وَأَنْتَ الْخَبِيرُ

کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ تو نے اپنی کتاب

فِي كِتَابِكَ الشَّاطِقِ وَالشَّيْءِ الْعَادِقِ وَإِنْ كُنْتُ ذَانِعَةً

ناحق اور بیان مسدود میں خبر دی ہے کہ اگر تم خدا کی نعمات

اللَّهُ لَا تُحْصِيْهَا صَدَقَ كِتَابُكَ اللَّهُمَّ وَإِسْبَاؤُكَ

کا شمار کرنا چاہو تو ہرگز شمار نہیں کر سکتے اسے غذا یا تیری کتاب اور تیری خبر ہی ہے

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

نہ اس کو کسی نے جنم دیا ہے اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔ حمد خدا کرتا ہوں

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا يُعَادِلُ جَمْعَهُ مَلَائِكَتُهُ الْمُقَرَّبِينَ

جو مقرب فرشتوں اور انبیاء مرسلین کی حمد کے برابر ہے۔

وَأَنْبِيَآئِهِ الْمُرْسَلِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ

اس کی بہترین عن غلام الانبیاء محمد اور اس کی پاک و صاحب خاص

النَّبِيِّينَ وَالْإِلَهَ الطَّيِّبِينَ الْمُحْلَصِينَ وَسَلَّم

آل پر رحمت خدا و درود و سلام ہو

امام کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور یہ الفاظ

زبان پر جاری تھے بھر فرمایا

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَحْسَنَ مَا فِي آثَاكَ كَأَنِّي أَرَاكَ وَأَسْأَلُكَ فِي

اسم خدا یا مجھے اپنا خاتم بنادے گرا جائے دیکھ رہا ہوں اور تعویذ کے ساتھ

بِقَوْلِكَ وَلَا تُشَقِّقْنِي بِمَعْمِيَّتِكَ وَخِدْنِي فِي مَخَائِكَ

خوشنخت بنادے اور مجھے اپنی محبت کے ساتھ بد نعت نہ بنادے میرے تقدیر میں خوشنخت

وَبَارِكْ لِي فِي قَدْرِكَ حَتَّى لَا أُحِبَّ تَعْجِيلَ مَا
فرما اور تو اپنی تقدیر کو میرے لئے بابرکت قرار دے تاکہ میں جلدی نہ کروں جس میں
أَخْرَجْتَ وَلَا تُأَخِّرْ مَا عَجَلْتَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ غِنَايَ
تو تاخیر پا رہا ہے اور نہ میں تاخیر کروں جس کو تیرے جلدی پا رہا ہے جدا یا میرے نفس
فِي نَفْسِي وَالْيَقِينِ فِي قَلْبِي وَالْإِخْلَاصِ فِي عَمَلِي وَ
کوئی اور میرے دل میں یقین پیدا کر دے اور میرے عمل میں اخلاص، میری
النُّورِ فِي بَصَرِي وَالْبَصِيرَةِ فِي دِينِي وَمَتِّعْنِي بِجَوَارِحِي
آنکھوں میں نور، میرے دین میں بصیرت اور میرے اعضاء سے
وَاجْعَلْ سَمْعِي وَبَصَرِي الْوَارِثَيْنِ مِنِّي وَالصُّورَةَ عَلَى
مجھے یہ ہر عند قرار دے میرے کان و آنکھ کو میرے تابع قرار دے اور جو مجھ پر
مَنْ ظَلَمَنِي كَارِي فِي رِيَايَايَا وَمَا رِيَايَا وَأَقْوِي بِذَلِكَ
ظلم کرے اس کے خلاف میری نصرت فرما اور ظالم سے میری آزمودگی کے مطابق انتقام لے کر
عَيْنِي اللَّهُمَّ الْكَشَفُ كُذِّبَتْ وَأَخْرَجْتُ صَوْرَتِي وَالْغُفْرَانِي
میری آنکھوں کو کھلا کر دے۔ اے اللہ میری گرفتاریوں کو بدرجہ فرما، میرے عیب
كَوْثَرِي وَأَخْسَأْ شَيْطَانِي وَوَقِّ رَهَائِي وَاجْعَلْ لِي يَا إِلَهِي
کو چھپا کر میری خطا کو بخش دے شیطان کو روک کر دے اور مجھے اپنے لئے آزاد کر دے۔

الدَّرَجَةِ الْعُلْيَا فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى أَللَّهُمَّ لَكَ
 ہاں دنیا و آخرت میں سب درجات بلند فرما۔ عبادا تو نے مجھے
 الْحَمْدُ كَمَا خَلَقْتَنِي فَجَعَلْتَنِي سَمِيعًا بَصِيرًا وَلَكَ
 حق کرنے کے ساتھ سب سے بڑا سید بنا دیا ہے یہی تیری ہی حمد
 الْحَمْدُ كَمَا خَلَقْتَنِي فَجَعَلْتَنِي خَلْقًا سَوِيًّا رَحْمَةً بِئِي
 کرتا ہوں و تو نے اپنی رحمت کے ساتھ مجھے حق فرما کر صحیح و سالم رکھا، اس لئے
 وَقَدْ كُنْتُ عَنْ خَلْقِي غَنِيًّا رَبِّ بِمَا بَرَأْتَنِي فَقَدْ
 تیری حمد کرتا ہوں۔ حالانکہ تو میری خلقت سے بے نیاز تھا۔ لے پروردگار تجھے تیری
 فِطْرَتِي رَبِّ لَأَنْفُسًا تَنِي فَاخْسَنْتَ صُورَتِي رَبِّ بِمَا أَحْسَنْتَ
 اسی قدرت کا واسطہ ہے کہ ساتھ تو نے مجھے پیدا کیا۔ تو نے مجھے اچھی صورت دیکر پیدا کیا۔ تینے مجھ پر
 إِلَيَّ ذَنبِي لَفَيْتَنِي عَافِيَتِي رَبِّ بِمَا كَلَّاتَنِي وَوَقَّاتَنِي
 احسان کیا، تو نے مجھے خیر مانیت دی۔ تو نے میری حفاظت کی اور توفیق عطا فرمایا
 رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَقَدْ يُتَنِي رَبِّ بِمَا أَوْلَيْتَنِي
 اور تو نے مجھے نعمت ہدایت سے نوازا۔ خدا یا تو نے مجھے احسان کیا ہر خیر عطا
 وَمِنْ كُلِّ خَيْرٍ أَعْطَيْتَنِي رَبِّ بِمَا أَطْعَمْتَنِي وَسَقَيْتَنِي
 فرمایا۔ اور تو نے مجھے کھلایا پلایا۔ خدا یا

رَبِّ بِمَا أَغْنَيْتَنِي وَأَقْنَيْتَنِي رَبِّ بِمَا أَعْلَيْتَنِي وَأَعَزَّجَنِي
 تو نے مجھے بے نیاز رکھا تو نے ہی میری حفاظت فرمائی تو نے ہی میری
 رَبِّ بِمَا أَلْبَسْتَنِي مِنْ سِتْرِكَ الصَّافِي وَكَسَّرْتَ لِي مِنْ
 کی اور مجھے عزیز بنا یا۔ خدا یا تو نے مجھے حاتم بنابر سے عزیز کیا اور تو نے اپنی
 صُنُوكَ الْكَافِي صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ
 صنعت کو میرے لئے ہموار کیا۔ تو محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت بھیج اور
 أَيْمَنِي عَلَى بَوَائِقِ الدُّهُورِ وَصُرُوفِ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ
 دن رات کی گردش اور بد زمانے سے مجھے محفوظ فرما۔
 وَتَجَنَّبِي مِنْ أَهْوَالِ الدُّنْيَا وَكُتُبِ الْأَخْصَرَةِ وَالْكَفِيِّ
 مجھے خطرات دنیا اور آخرت کی گرفتار سے نہایت دے اور
 شَرِّ مَا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ فِي الْأَرْضِ اللَّهُمَّ مَا أَخَافُ
 زمین میں ظالموں کے شر کو مجھ سے دے اور خدا یا جو چیز سے میں ڈرتا
 فَاعْفُ عَنِّي وَمَا أَحْذَرُ فَقِمْ فِيَّ وَفِي كُنُفِي وَفِي بَيْتِي وَفِي خُرْفَتِي
 ہوں تو ہی کنایت کر ہر خون میں میرے نفس اور دین کی حفاظت فرما۔ مانت
 وَفِي سَخَرِي مَا حَفَظَنِي وَفِي أَهْلِي وَمَالِي مَا حَفَظَنِي
 سمندر میں میری بھلائی کر میرے اہل و عیال و مال میں تو ہی بانی

وَفِيمَا رَزَقْتَنِي فَبَارِكْ لِي وَفِي نَفْسِي فَذَلِّلْنِي وَفِي عَمَلِي
 بن جواد میرے رزق میں برکت دے مجھے اپنے نفس میں کٹر بنادے یہی لوگوں کا طریقہ
 النَّاسِ فَعَظَّمْنِي وَفِي شَرِّ الْحَيَاتِ وَالْآلِيسِ فَسَلِّمْنِي
 میں مجھے محترم اور جن اور انہی کے شر سے مجھے سالم قرار دے
 وَفِي دُنُوِّي فَلَا تَفْضَحْنِي وَفِي سِرِّي فَلَا تُخْزِنِي وَفِي عَمَلِي
 مجھے گناہوں کے سبب سے رسوا نہ کر اور نہ ہی مجھے باطنی دُعا سے عریض
 فَلَا تَبْتَلْنِي وَفِي عَمَلِي فَلَا تُسَلِّبْنِي وَفِي غَيْرِكَ فَلَا تُكَلِّبْنِي
 میں گرفتار نہ فرما اور نہ ہی اپنی نعمات مجھ سے چھیننا، مجھے اپنے غیر کے سپرد نہ فرما،
 إِلَهِي إِلَى مَنْ تَكَلِّمْنِي إِلَى قَدِيبٍ فَيَقْطَعَنِي أَمْ إِلَى بَعِيدٍ
 خدا یا اگر تو مجھے میرے کسی قریب یا کسی دور سے کہے گا تو وہ مجھے چھوڑ دے گا۔ یا کسی قریب کے
 فَيَتَجَهَّمَنِي أَمْ إِلَى السُّتُوفَيْنِ بِي وَأَنْتَ رَبِّي وَهَلِيكَ
 سپرد کیا تو وہ ترش روی ہو جائے گا یا وہ مجھے ضعیف سمجھے یہی حال ہوتا ہے میرا رب
 أَمْرِي أَشْكُو إِلَيْكَ غُرْبَتِي وَبُعْدَ دَارِي وَهَوَانِي عَلَى
 میرا کہنے میں اپنی غربت و دوری وطن اور کمزوری اور اس سے جس کو تھکنے میرے
 مِنْ مَمْلَكَةٍ أَمْرِي إِلَهِي فَلَا تَحِلِّلْ عَلَيَّ غَضَبَكَ فَإِنَّ
 کام پر ملوث کیا ہے، فقط میرے ہاں شکایت کرتا ہوں خدا یا تو اپنے غضب کو مجھ پر چلا نہ کر

عَفَا عَنْكَ عَظِيمُ الذُّكُوبِ بِحِلْمِهِ يَا مَنْ أَسْبَغَ
 لے وہ ذات جہانے علم سے گاہ کبیر کو عفو کرتی ہے، اسے وہ ذات
 النِّعَمَاءُ يَفْضِلُهُ يَا مَنْ أَعْطَى الْجَزِيلَ بِكَرَمِهِ يَا عَدَنِي
 کہ جس نے اپنے فضل و کرم سے نجات کو وسیع کر دیا اور اپنے فیض سے کثرت کے
 فِي يَشْدُقِي يَا صَاحِبِي فِي وَحْدِي يَا غِيَاثِي فِي كُرْبِي
 ساتھ بخش گئی تو ہی میری شدت کو دور کرنے پر آمادہ ہے تو ہی غوث میں
 يَا وَلِيَّيْ فِي نَعْبَتِي يَا إِلَهِي وَإِلَهَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَ
 نامہ اور گواہی میں مادر اس اور میری نعمت کا سر پرست ہے۔ لے میرا اور میرے باپ ابراہیم
 إِسْمَاعِيلَ قَدِ اسْحَقَ وَيُفْقُوبَ وَرَبِّ جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ
 واسمعیل، واسحاق، اور یعقوب کا مجدد و اسے جبرائیل و میکائیل و
 وَإِسْرَافِيلَ وَرَبِّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَإِلَهَ الْمُتَجَبِّينَ
 اسرائیل اور محمد خاتم الانبیاء اور اس کی فتح آں کے پروردگار
 مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَالْفُرْقَانِ وَمُنْزِلَ
 قرآن تورات و انجیل و زبور اور فرقان اور قرآن مجید، قرآن
 كَهَيْهَاتَى وَطَهَ وَلَيْسَ وَالْفُرْقَانِ الْحَكِيمِ أَنْتَ كُنْهِي
 و لیس اور مستر آن حکیم کو نازل کرنے والا ہے۔ جبکہ کہیں راستے

جِئْتُكَ فَيَنْتِزِعُ الْمَلَأُ الْأَرْضَ فِي سَعَتِهَا وَتَهْوِي فِي الْأَرْضِ
 مجھے عاجز کر دیں۔ اور فرشتے زمین میرے لئے تلک ہر جگہ توڑیں میری بنا
 بِرُحْمِهَا وَلَوْ لَا رَحْمَتُكَ لَكُنْتُ مِنَ الْهَالِكِينَ وَأَنْتَ
 امید ہے۔ اگر تیری رحمت نہ ہوتی تو میں ہلاک ہو جاتا اور تیری میری اغزش
 مُقِيلُ عَثْرَتِي وَلَوْ لَا سَتْرُكَ إِيَّايَ لَكُنْتُ مِنَ الْفُتُوحِينَ
 سے دھڑک رہا ہوں۔ اگر تیری طرف سے پرہیز پرش نہ ہوتی تو میں رسوا تھا اور تیری
 وَأَنْتَ مُؤَيِّدِي بِالْغَيْبِ عَلَى أَعْدَائِي وَلَوْ لَا نَصْرُكَ
 دشمنوں پر غائب ہونے کے لئے میری نصرت کرنے والا ہے۔ اگر تیری نصرت
 إِيَّايَ لَكُنْتُ مِنَ الْخَالِيَيْنِ يَا مَنْ حَقَّقَ لِنَفْسِهِ
 نہ ہوتی تو میں خالی رہ جاتا۔ اے وہ ذات جس نے بندگی اور تیری
 يَا السَّمِيعُ وَالْبَصِيرُ مَا أَزَلِيَا لَكَ رِجْوِي بِعِزِّكَ يَا مَنْ جَعَلْتَ
 کو اپنے لئے خاص کی ہے۔ پس اس کی عزت سے اس کے ادیا جس با عزت ہی
 لَكَ الْمُلُوكُ يَكُونُ الْمَذْلُومُ عَلَى أَعْيَانِهِمْ ذَهَبٌ مِلْفُ
 لئے وہ جس کے لئے بادشاہوں نے اپنی گولڈ پر ذلت کا جواڑاں رکھا ہے۔ پس وہ اس
 سَخَّوَانِهِ خَائِفُونَ يَفْلَسُ عَمَّا يَنْتَهَى الْأَعْيُنُ وَمَا تُخْفِي الصُّلُوكُ
 کی عظمت سے شرم رہتے ہیں وہ تو آنکھوں کی خیانت اور سینوں میں مخفی چیزوں کو

وَعَزِيبٌ مَا تَأْتِي بِهِ الْأُزْمِنَةُ وَالذُّهُورُ يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ
 جانتا ہے۔ اور اسی نے دوسری غائب چیزوں کو جانتا ہے وہ کہ اس کی کیفیت
 سکتی ہے اَلْهُوَيَا مَنْ لَا يَعْلَمُ مَا هُوَ اَلْهُوَيَا مَنْ
 کو کوئی نہیں جانتا۔ سوائے اس کے اس کو کوئی نہیں جانتا کہ کیا ہے
 لَا يَعْلَمُ اَلْهُوَيَا مَنْ كَبِنَ الْأَرْضَ عَلَى الْمَاءِ وَسَدَّ
 وہ ذات جس نے پانی پر زمین کا فرش بچھایا اور ہوا کو آسمان پر بند کیا اور جس کے
 الْمَكَامُ يَا لَسَمَاءَ يَا مَنْ لَكَ الْوَمُ الْأَسْمَاءُ يَا ذَا الْعَرْشِ
 بہترین نام ہیں۔ اسے صاحبِ احسان جو
 الَّذِي لَا يَقْطَعُ أَبَدًا يَا مُقَيِّضَ الزُّكْبِ لِيُؤَسِّدَ الْبَلَدَ
 ہمیشہ جاری ہے۔ اسے وہ ذات جو بیابان میں (حضرت یونسؑ)
 الْقَفْرَ وَمُخْرِجَهُ مِنَ الْجَبِّ وَجَاعِلَهُ بَعْدَ الْعُذْرِ دِينَهُ
 کے لئے قافلے کو لانے والی پھر اسے کہ چاہے کھلنے والا اور جس نے بندگی
 مَلِكًا يَا رَاوَدَ عَلَى يَفْعُولِ بَعْدَ آيِنِ الْبَيْضَةِ عَيْنَانَا
 کے بعد ان کو بادشاہ بنایا اسے وہ جس نے یعقوب کے لئے یوسف کو لایا اور
 مِنَ الْحَزَنِ فَهُوَ كَظِيمٍ يَا كَاثِفَ الْمَسْرِ وَالْبَلَوِ
 غم کی وجہ سے یعقوب کی آنکھیں سفید ہو چکی تھیں علامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اسے وہ ذات جس نے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذَا دَخَلَ الْمَدِينَةَ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي أَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 ابْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، وَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ مَنَافٍ، وَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ مَنَافٍ»
 کہنے سے پہلے والہ ذات، اے قرہ ذات جس نے (حضرت،
 لَدُنَّ كَيْتًا كَوْهَبًا لَهُ يَحْيَىٰ وَكُمَيْدٌ عَنْهُ فَرْدٌ وَاحِدٌ
 ذکر یا کنی و ماکن تہمیل کیا اور گو فرزند کنی معطل یا تاکہ ان کے وارث ہیں۔ اے
 يَا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَدْعُونَ عَلَى الْغُتَاتِ يَا مَنْ لَقِيَ الْبَحْرَ
 وہ جس نے (حضرت، ایسے کو نکمہ ہی سے باہر نکالا اور جس نے بنی اسرائیل سے لئے
 لِيُنَبِّئَ بِإِسْرَائِيلَ فَأَنجَاهُ وَأَجْعَلَ فِرْعَوْنَ وَجُنُودَهُ
 دیا کو نشانہ کیا اور ان کو نجات دی، فرعون اور اسی کے لشکر کو غرق کیا،
 وَمَنْ الْمَعْرُوفَاتِ يَا مَنْ أَرْسَلَ إِلَيْنَا مَبِيتَاتٍ بَيْنَ يَدَيْ
 جس نے رحمت والی برس سے پہلے بشارت والی باریک جھب
 رَحْمَتِهِ يَا مَنْ لَمْ يَعْجَلْ عَلَى مَنٍّ يَعْصَاكَ مِنْ خَلْقِهِ يَا
 جو گنہگار لوگوں کے مناب میں جلدی نہیں کرتا جس نے طولانی لنگر
 مَكِينٍ اسْتَقْدَمَ التَّحَوُّةَ مِنْ بَعْدِهِ طُولِ الْحَوْدِ وَقَدْ عُدُّوا
 کرنے والے حامد گردن کو نجات دی، حالانکہ وہ نعمت

فِي يَوْمِهِ يَا مَكْلُودَ رِزْقَكَ وَيَعْبُدُونَ غَيْرَكَ وَتَدَّ
 يَانْتِه اس کا رزق کھانے والے اور غیر کی عبادت کرنے والے تھے حالانکہ وہ
 حَادُّ دُكَا وَنَادُوهُ وَكَذَّبُوا رَسُولَهُ يَا اَللهُ يَا اَللهُ يَا اَبَدِيْعُ
 اس کے مد مقابل بنے ہوئے تھے اور اس کے انبیاء کی تکذیب کرتے تھے بے خدا
 لَا اِيْدَكَ لَكَ يَا دَائِمًا لَا تُفَادُ لَكَ يَا حَيًّا حَيِّنَ لَا حَيِّ مَيَّا
 اے خدا اے پیدا کرنے والے تیرا کوئی ہمسر نہیں، تو ہمیشہ ہے تجھے فنا نہیں ہے
 مُخَيِّ الْمَوْثِي يَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ
 وہ جو اس وقت بھی زندہ ہے جب کوئی بھی زندہ نہ رہے گامے مردوں کو زندہ کرنے والے
 يَا مَنْ تَلَّ لَهُ سُكْرِي فَلَمْ يَحْمُرْنِي وَعَظُمْتُ حَوَاطِنِي
 اے ہر نفس کو اپنے کچے ہوئے نعل پرایا جو دینے والا، میری کم نگرسی کے باوجود اس نے مجھے غمرا
 فَلَمْ يَفْضَحْنِي وَنَا فِي عَمَلِي الْمَحَاجِنِي فَلَمْ يَشْهَرْنِي يَا مَنْ
 نہیں رکھا، اگرچہ میری خطا بزرگ تھی لیکن اس نے مجھے رسوا نہیں کیا اس نے مجھے گنہگار
 حَقَّقَنِي فِي بَيْعِي يَا مَنْ اُرْقِيَنِي فِي كِبَرِي يَا مَنْ اَيَّاهُ
 پایا اگر مجھے مٹا دینا کیا اس نے مجھ پر میری حفاظت کی اور بڑھاپے میں مجھے رزق دیا
 بَدَلَنِي لِأَتَحْصِي وَنِعْمَةً لَا تُحْجَازِي يَا مَنْ عَمَّا وَضَعْنِي بِالْغَمْرِ
 لے دو جس کے احسان میرے شمار سے باہر جس کی نعمتیں بے بدل ہیں جس نے تیرا احسان

[illegible]

وَعَفَرُ دُنُوْنِي وَبَلَّغْنِي طَلِيْقِي وَنَصَرْنِي عَلَى عَدُوْنِي

چھاپا۔ میرے گناہ مان گئے مجھے اپنے مقدر تک پہنچایا اور میرے دشمن پر میری نصرت کی تیرے

وَإِنْ أَعَدَّ يَنْفَعَكَ وَمَنْعَكَ كَسْرًا يَمْنَحُكَ لَا

لئے عمدہ دھرم ہے اگر تیری نعمت و احسان اور اچھی بخشش کو شمار کرنا چاہوں تو شمار نہیں کر سکتا۔

أُحْصِيْهَا يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الَّذِي مَنَنْتَ أَنْتَ الَّذِي أَنْعَمْتَ

سے مرنا تو نے ہی احسان کیا ہے تو نے ہی مجھے نعمت سے نوازا تو نے ہی احسان کیا تو نے

أَنْتَ الَّذِي أَحْسَنْتَ أَنْتَ الَّذِي أَحْمَلْتَ أَنْتَ الَّذِي أَفْضَلْتَ

مجھے نیک رفتار بنایا۔ تو نے ہی مجھے نصیحت دی۔ تو نے مجھے کال بنایا۔

أَنْتَ الَّذِي أَكْمَلْتَ أَنْتَ الَّذِي رَزَقْتَ أَنْتَ الَّذِي وَفَّقْتَ

تو نے ہی مجھے روزی دی تو نے ہی مجھے توفیق دی تو نے ہی مجھے

أَنْتَ الَّذِي أَنْعَمْتَ أَنْتَ الَّذِي أَغْنَيْتَ أَنْتَ الَّذِي أَفْلَحْتَ أَنْتَ الَّذِي أَوْثَقْتَ

عمل کیا۔ تو نے مجھے غنہ بنایا تو نے میری حفاظت کی۔ تو نے ہی

أَنْتَ الَّذِي كَفَيْتَ أَنْتَ الَّذِي هَدَيْتَ أَنْتَ الَّذِي عَصَمْتَ

مجھے بناہ دی تو نے ہی میری گناہت کی، تو نے مجھے ہدایت کی تو نے مجھے بچایا۔

أَنْتَ الَّذِي سَكَّرْتَ أَنْتَ الَّذِي عَفَوْتَ أَنْتَ الَّذِي أَقْلَسْتَ

تو نے میری پردہ پرش کی، تو نے ہی مجھے معاف فرمایا۔ مجھ سے تو نے دھمکیا

أَنْتَ الَّذِي مَلَكْتَ أَنْتَ الَّذِي أَعَزَّزْتَ أَنْتَ الَّذِي أَعْتَمَدْتَ أَنْتَ الَّذِي

تو نے ہی مجھے قلمبند کیا ہے تو نے ہی مجھے عزیز بنایا تو نے ہی میری مدد کی تو نے ہی میری

عَصَدْتُ أَنْتَ الَّذِي أَيْدَيْتَ أَنْتَ الَّذِي لَعَنْتَ أَنْتَ الَّذِي شَقَّيْتُ

ہاتھ پکڑا کر تھے ہی میری تائید کی تونے ہی لعنت کی ، تونے ہی مجھے شقا بنائی

أَنْتَ الَّذِي عَاقَبْتِ أَنْتَ الَّذِي أَلْوَمْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ

تو نے مجھے عاقبت کی ، تو نے مجھے عزت دی تو بڑا برکت و درجت والا ہے ، بیشک تیری ہی

فَلَكَ الْحَمْدُ يَا مَوْلَا فَلَا تُكْفِرُوا وَاصْبِرُوا أَبَدًا شَعْرًا أَفْأَيَا إِلَهِي الْمَعْرُوفِ

حمد اور تیرا ہی شکر ثابت ہے ، اس جس کے بعد اے خدا یا میں اپنے گناہوں

يَذُنُّونِي فَأَعْتَرُهَا لِي أَنَا الَّذِي أَسَأْتُ أَنَا الَّذِي أَخْطَأْتُ

کا معترف ہوں مجھے بخش دے ۔ میں نے معصیت کی میں نے خطا کی ۔

أَنَا الَّذِي حَسَبْتُ أَنَا الَّذِي جَهِلْتُ أَنَا الَّذِي خَفَلْتُ أَنَا الَّذِي

میں جاں بچ کر گزرا ہوں جاہل ہوں ، میں غافل ہوں ، میں فراموش

سَهَوْتُ أَنَا الَّذِي اعْتَمَدْتُ أَنَا الَّذِي تَعَصَّدْتُ أَنَا الَّذِي

لے ڈالا ہوں ، میں اعتماد رکھتا ہوں ، میں بڑھتا ہوں ، میں

وَعَصَدْتُ أَنَا الَّذِي أَخْلَفْتُ أَنَا الَّذِي نَكَلْتُ أَنَا الَّذِي أَفْرَدْتُ

وحدہ ، خلاف ہوں ، میں نے پیمان کو توڑا اور میں نے اقرار کیا

أَنَا الَّذِي اعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي هَلْ وَاعْتَمَدْتُ وَأَجُودُ بِذُنُوبِي

تیری نعمت جو مجھ پر ہے ان کا میں اعتراف کرتا ہوں ۔ میرے گناہ کا جو بوجھ ہے

تیری نعمت جو مجھ پر ہے ان کا میں اعتراف کرتا ہوں ۔ میرے گناہ کا جو بوجھ ہے

فَاغْفِرْ هَالِي يَا مَنْ لَا تَصْرُكَ ذُنُوبُ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفِيُّ
 قریبی مجھے بخش دے، اے وہ ذات جس کو بندوں کے گناہ غرض نہیں پہنچتا ورنہ ان کی آفات
 عَنْ طَاعَتِهِمْ وَالْمُؤَفَّقُ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْهُمْ
 سے مستفی ہے۔ وہ اپنی نصرت و رحمت کے ساتھ نیک اعمال کی توفیق دیتا ہے۔ اے میرے
 سَيِّعُونِي وَرَجَمَتِهِ فَلَاكُ الْحَمْدُ إِلَهِي وَسَيِّدِي
 معبود اے میرے سردار میرے لئے حمد و ثناء ہے۔ الہی تو نے مجھے
 يَا إِلَهِي أَمَرْتَنِي فَعَصَيْتُكَ وَنَهَيْتَنِي فَأَزْكَبْتُ نَهْيَكَ
 حکم دیا میں نے نافرمانی کی، تر نے مجھے منع فرمایا میں نے تیری نہی کا مرتکب ہوا۔ اس
 فَأَصْبَحْتُ لَا ذَا بَرَاءَتِي فَأَعْتَذَرُ وَلَا ذَا مَوْفَرٍ
 حالت میں میں گنہگاروں سے بری نہیں ہوں کہ یہاں پیش کروں اور نہ ہی قوت
 فَأَنْتَصِرُ فَيَا أَيُّ شَيْءٍ أَسْتَقِيلُكَ يَا مَوْلَايَ أَبَسْمِي
 رکھتا ہوں کہ غالب آؤں پس کیا لے کر تیرے سامنے آؤں اے میرے مولا
 أَمْ بِبَصَوْنِي أَمْ بِبِلْسَانِي أَمْ بِسَيْدِي أَمْ بِرُحْبِي أَلَيْسَ
 کیا میں کان یا آنکھ یا زبان یا ساتھ یا پاؤں کے ذریعے تیرے سامنے
 كُلُّهَا يَعْظَمُ عِنْدِي وَبِكُلِّهَا عَصَيْتُكَ يَا مَوْلَايَ
 آسکتا ہوں، کیا تیری سب نعمتیں میرے پاس نہیں ہیں، باوجود ان کے نافرمان ہوں

فَلَكَ الْحُجَّةُ وَالسَّبِيلُ عَلَىٰ يَا مَنْ سَتَرَنِي مِنْ
 اَلْعَوَالِمِ تَرْتِی سَاحَرِہٖ سَوَیْتِ لَہٗ بِرِہٖ۔ تو نے مجھے ہاں باب سے پردہ پوش
 الْاَبَاءَ قَالَا مَهَاتِ اَنْ یُّدْعُوْنِیْ وَمِنْ الْعَشَائِرِ
 کہ تاکہ مجھے زجر نہ کریں تو نے مجھے غافلانہ اور بے یار و مددگار چھپایا تاکہ سرزنش نہ کریں
 وَالْاِخْوَانِ اَنْ یُّعْتَزُّوْنِیْ وَمِنْ السَّلاَیِطِ اَنْ یُّعَاقِبُوْنِیْ
 تو نے مجھے سلاطین سے چھپایا تاکہ مجھے عتاب نہ کریں۔
 وَلَوْ اَطْلَعُوا یَا مَوْلَایَ عَلٰی مَا اَطْلَعْتَ عَلَیْہِ مِثْلِیْ
 اے مولا جس چیز پر تو مطلع ہو اسے اگر وہ مطلع ہو جاتے تو وہ مجھے
 اِذَا مَا اَنْظُرُوْنِیْ وَکَرَفَضُوْنِیْ وَقَطَعُوْنِیْ فَمَا اَنَا ذَا
 تہمت نہ دیتے، وہ مجھے چھوڑ دیتے میرے ساتھ قطع تو کرتے ہیں میں اب تیرے
 یَا اِلٰہِیْ بَیِّنَیْكَ یَا سَیِّدِیْ خَاضِعٌ ذَلِیْلٌ
 سامنے ہوں۔ اے میرے سردار میں کمتر و نوار و محصور اور خیر ہوں
 حَصِیْرٌ حَقِیْقٌ لَا ذُوْ بَرَآئَۃٍ فَاَعْتَذِرْ وَلَا ذُوْ قُوَّةٍ فَاَنْتَهٰی
 بری الامر نہیں ہوں تاہم درخواست ہوں اور نہ صاحب قوت کا غالب اُسکوں۔
 وَلَا حُجَّةٌ فَاَجْتَبِیْہَا وَلَا قَائِلٌ لِّمَ اَجْبُرُ
 میرے پاس کوئی دلیل نہیں ہے جس سے معاف میں کروں اور نہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے بالکل

لَمْ أَعْمَلْ سُوءًا وَمَا عَسَى الْعُجُودُ وَلَوْ جَعَدْتُ

کیا اور نہ ہی بد اعمال سے انکار ہے۔ اے مولا اگر میں انکار کروں تو میرے لئے نافرمانی

یا مولا ای یَنْفَعُنِي كَيْفَ وَآتَى ذَلِكَ وَجَدَّحِي كُلَّهَا

نہیں ہے۔ میں کیسے انکار کر سکتا ہوں۔ حالانکہ میرے تمام اعضاء اور میں جو کہ

شَهِدَةٌ عَلَيَّ بِمَا قَدْ عَمِلْتُ وَعِلِمْتُ يَقِينًا

میں نے کیا ہے اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ ٹھک نہیں ہے۔ تر

غَيْرُ ذِي شَيْءٍ أَنْتَ سَائِلِي مِنْ عَظَائِمِ الْأُمُورِ

بزرگ کاموں کے متعلق مجھ سے سوال کرے گا تو عظیم مادمں ہے ،

وَأَنْتَ الْحَكَمُ الْعَدْلُ الَّذِي لَا تَجُورُ وَعَدْلُكَ

ظلم نہیں کرتا۔ تیری عدالت مجھے ہلاک

مُفْلِكِي وَمِنْ كُلِّ عَدْلِكَ مَهْرَبٌ فَإِنْ تَعَذَّبْنِي

کرنے والی ہے تیری ہی عدالت سے بھاگتا ہوں۔ اے خدا تیرے

يَا إِلَهِي فَيَذْكُرُنِي بَعْدَ حُجَّتِكَ عَلَيَّ وَإِنْ تَعَفَّتْ

محبت کے بعد تیرے اگر عذاب سے گا تو میرے ہی گناہوں کی ثامت ہے۔

عَبَّتِي فَيَجْلِبِكَ وَجُودُكَ وَكَوْنُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا

اور اگر توجہ نہ کرے تو تیرے علم وجود اور کرم کا نتیجہ ہوگا۔ تیرے سوا کوئی ہرگز

أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

تیرے ہی ذات منور ہے۔ میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔ تیسرے

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ السَّافِرِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، میں تجھ سے دُعا ہوں کہ تو ہی معبود ہے۔

سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُتَّخِذِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

تو ہی پاک ہے میں غلو کا طالب ہوں تو معبود حقیقی ہے تو ہی پاک ہے میں تیری دُعا

سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْخَائِعِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

کا اقرار کرتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی پاک ہے میں تجھ سے دُعا ہوں کہ تو ہی

سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُجْلِبِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

معبود ہے تو ہی پاک ہے میں تجھ سے خائف ہوں، تو ہی معبود ہے تو ہی پاک ہے میں تو

سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الرَّجُلِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ

امیدواروں سے ہوں تو ہی معبود تو ہی پاک میں تیرا ہی مشتاق ہوں۔

أِنِّي كُنْتُ مِنَ الْغَافِلِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ

تیسرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، میں غافل کرنے

أِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُهْلِكِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ

والا ہوں۔ تو ہی معبود تو ہی پاک، میں تو سب کو

إِنِّي كُنْتُ مِنَ الشَّاكِّينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ
 تو معبود ہے تو ہی پاک ہے میں تسبیح کرنے

إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ
 والا ہوں ۔ تو ہی معبود ۔ تو ہی پاک

إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُكْذِبِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ
 میں تو کبیر کہنے والا ہوں ۔ تو ہی معبود ہے تو ہی پاک ہے

رَبِّ وَرَبِّ آبَائِي الْأَوَّلِينَ اللَّهُمَّ هَذَا شَأْنِي صَلِّ عَلَى
 تو میرا اللہ میرے گذشتہ پدران کا پالنے والا ہے ۔ خدایا میں تیری ہی ثنا

مُجِدِّدًا وَرَاحِلًا صِلْ لِذِكْرِكَ مُوجِدًا وَإِفْرَادًا
 کرتا ہوں ۔ میں اعلم کے ساتھ تیری توجہ کا ذکر کرتا ہوں ، تیری نعمات کا اقرار کرتا

بِالْآيَاتِ مُعَدِّدًا وَإِنْ كُنْتُ مُقِرًّا بِفِي لَمَّا أَحْصَاهَا
 ہوں ، ان کو شمار کر کے ، اگرچہ مقرر ہوں کہ میں ان کو شمار نہیں کرتا ، ان کی کثرت ، فراوانی اللہ

لِكثْرَتِهَا وَسُبُوحُهَا وَتَقَاهُ رُحَاهَا وَتَقَادِمُهَا إِلَى حَادِثٍ
 اجتماع اور ان کی ابتداء میرے اوپر ہمیشہ رجبہ الی انعام کے ساتھ سابقت کی وجہ سے تو

ثَالِمًا تَذَلُّ تَتَعَمَّدُ فِي يَمِّهَا مَعَهَا مِنْذُ خَلَقْتَنِي وَبَرَأْتَنِي
 میری ابتدا و عمر ہی سے یعنی جبکہ تو نے مجھے پیدا اور خلق فرمایا مجھ پر کرنا ہے یعنی مجھے نادار سے

مِنْ أَوَّلِ الْعُسْرِ مِنَ الْإِغْنَاءِ مِنَ الْفَقْرِ وَكَشَفَ
 بے پردہ رکھ، مجھے تنگ دیکھ کر دودھ کرنا سہولت کے اسباب جمیا کرنا اور سختی
 الْعُسْرِ وَكَسَبَ الْيُسْرَ وَذُقِ الْعُسْرَ وَتَفَرَّجْهُ الْكَرْبُ
 کو دور کرنا، گرفتاری کو برطرف کرنا، بدن کو صحت یاب کرنا
 وَالْعَافِيَةِ فِي الْبَدَنِ وَالسَّلَامَةِ فِي الدِّينِ وَكَوْزُودِي
 اور دین کو سالم رکھتے۔ اگر تمام عوالم کے تمام
 عَلَى قَدَرٍ وَكَرْبُ نَحْتِكَ جَمِيعُ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ
 اولین و آخرین میرے ساتھ ہو کر جبری نعمتوں کا شاد کریں
 وَالْآخِرِينَ مَا قَدَرْتُ وَلَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ تَقْدَرْتُ
 تو نہ مجھ میں شمار کی قدرت ہے اور نہ ان میں۔ اے کریم
 وَتَعَالَيْتَ مِنْ رَبِّ كَرِيمٍ عَظِيمٍ رَحِيمٍ لَا تَخْطِئُ
 اور عظیم و عظیم پروردگار تو ہی پاک اور بہتر ہے۔
 الْأَوَّلُ وَلَا يُبْلَغُ ثَنَاؤُكَ وَلَا تُعْطَى نِعْمَاؤُكَ حِيلُ
 تیری نعمتوں کا شمار نہیں ہے۔ تیری حمد و ثناء بھی کی جاسکتی دیر پا نہیں کہ
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْتُمْ عَلَيَا نِعْمَتِكَ وَ
 بددیا جاسکتا ہے۔ تو محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما اور اپنی نعمت ہم پر تمام کر

أَسْعِدْنَا بِطَاعَتِكَ سُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ

اور ہمیں اپنی اطاعت میں سعادت مند فرما۔ تو پاک ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں

إِنَّكَ تَجِيبُ الْمُضْطَرَّ وَتَكْشِفُ الشُّوْءَ وَتُعْثِقُ الْكَرْبَ

اے خدا یا تو بے چاروں کو جواب دیتا ہے تو ضرر کو دور کرتا ہے، تھی گزندیں

وَتَكْشِفُ الشَّقِيقَ وَتُعْثِقُ الْفَقِيرَ وَتَجْبِرُ الْكَبِيرَ وَتُكْرِمُ

کو بڑھوں کرتا ہے۔ تو مرہٹوں کو شاد دیتا ہے، تو غیر کو غنی کرتا ہے تو لگتے کو جوڑتا ہے۔

الصَّغِيرَ وَتُعْثِقُ الْكَبِيرَ وَكَيْسَ ذُو نَاكَ ظَهِيرٌ وَلَا فَوْقَكَ

چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی کمک کرتا ہے، تیرے سوا کوئی پست پناہ نہیں، تیرے اوپر کوئی

قَدِيرٌ وَأَنْتَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ يَا مُطْلِقَ الْمَكْبُولِ

تو در نہیں تو ہی اعلیٰ اور بزرگ ہے۔ اے قیدی کو آزاد کرنے والے، اے

الْأَسِيرِ يَا زَارِقَ الْيَتَامَى الصَّغِيرِ يَا عِصْمَةَ الْخَالِفِ

چھوٹے بچے کو روزی دینے والے، طے غوث زدہ پناہ گیر کو پانے والے

الْمُسْتَعِينِ يَا مَنْ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا ذَرِيَّةَ عَلَيْهِ خَيْرٌ

اے کثیر الکرل شریک ہیں اور نہ ہی کوئی ذریعہ ہے۔ تو محمدؐ اور محمدؐ

وَالْمُحَمَّدِ وَأَعْطِنِي فِي هَذِهِ الْعَشِيَةِ أَفْضَلَ

پر رحمت نازل فرما، اس شب کو تو مجھے بہتر عطا فرما، اس سے جو

مَا أَعْطَيْتُمْ وَأَنْتُمْ أَعْدَاؤُكُمْ مِنْ نَفْسِهِ تُولِيهَا

ترجمہ اپنے بندوں میں سے کسی کو عداوت کی راہ پر نہ چاہیے۔ یعنی وہ نعمت جو تو نے

وَالْأَنْفُسُ حَقِيقَةٌ هِيَ وَبَلِيَّةٌ لِمَنْ يَرْكَبُهَا وَكَذِبَتْ تَكْشِفُهَا وَ

کہتا ہے اور وہ نفسیں جو تازہ کرتا ہے اور توڑ دیتا ہے رکھتا ہے اور گرفتاری کو بطلان

وَقُوَّةٌ تَسْمَعُهَا وَحَسَنَةٌ تَتَقَبَّلُهَا وَسَيِّئَةٌ تَتَعَمَّدُهَا

کرتا ہے اور دعا کرتا ہے اور نیکی کو قبول کرتا ہے اور برائی کو چھپاتا ہے۔

إِنَّكَ لَبِطِيفٌ بِمَا تَشَاءُ خَيْرٌ وَعَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

تو شک تو لطیف ہے تو ہر شے سے آگاہ ہے تو ہر چیز پر قادر ہے۔

لَقَدْ هَدَىٰ الْكَافِرَ أَهْرَاقُ مَنْ دُحِيَ وَأَسْرَعَ مَنْ أَمَابَ

لے غلام تو ہر کام سے جلتے دالے سے نزدیک تھا ہے اور ہر قبول کرنے والے سے

وَأَصْرَمُ مَنْ عَقَىٰ وَأَذْسَحُ مَنْ أَعْطَىٰ وَأَسْمَعُ مَنْ

جلد ہی قبول کرتا ہے، تو ہر گور کرنے میں کہیم تو ہے۔ ہر دینے والے سے

سُئِلَ يَا رَحْمَتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمُهُمَا لَيْسَ

تو زیادہ دینا ہے اور ہر مسئلہ سے زیادہ سننے والا ہے۔ لے دنیا و آخرت کو بخشنے والے اور

صَحْبُكَ مَسْئُولٌ وَلَا سِوَاكَ مَلَأَ مَوْلَىٰ دَعْوَتِكَ فَاجْتَنِبْ

ہر زبان پر بلائی کوئی مسئلہ نہیں تیرے سوا کسی پر امید نہیں ہے۔ میں نے تجھ پر راز کرنے

وَسَمَّلْتُكَ فَأَعْظَيْتَنِي وَرَغَبْتُ إِلَيْكَ فَجَعَلْتَنِي

جواب دیا۔ میں نے نکالنے کا کیا، میں تیری طرف راغب ہوا تو نے جسم کی

وَدَقِيقْتُ بِكَ فَجَبَّيْتَنِي وَفَوَّضْتُ إِلَيْكَ فَكَفَيْتَنِي

میں نے تجھ پر اعتماد کیا تو نے نہایت ہی، میں تیری طرف ہراساں ہو کر آیا تو نے کفایت کی

اللَّهُمَّ فَصِّلْ عَلَيَّ مُحَمَّدًا عَبْدَكَ وَرَسُولَكَ وَبَيْتَكَ

اے خدا یا تو اپنے بندے اپنے رسول اور نبی محمد اور اس کی تمام پاک و پاکیزہ

وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ أَجْمَعِينَ وَتَبَدَّلْنَا

آل پر رحمت نازل فرما۔ تو اپنی بہتوں کو ہم پر تمام

نِعْمَاتِكَ وَهَيِّئْ لَنَا عَظَمَتَكَ وَالتَّبَاتُكَ شَاصِرِينَ

کر دے۔ تو اپنی عطا کردہ خوش گوار کر دے۔ تو ہمیں شکر گزاروں اور

وَالْأَلْيَاكَ ذَاكِرِينَ آمِينَ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ

اپنی ہر بات کا ذکر فرما دے آمین آمین اے دو جہاں کے مالک۔ اے خدا یا

يَا مَنْ مَلَكَ فَقْدَرٌ وَقَدْ رَفَقَهُرُ وَعُصِي فَتَرَوُاسْتَجْنِي

تو مالک و قادر ہے اور قادر و قہار ہے۔ ہماری نافرمانی پر پردہ ڈالنا ہے۔ تو طلب

فَعَفْرُ يَا غَايَةَ الظَّالِمِينَ الرَّصِيْنَ وَمُسْتَهْنِي آمِينَ اللَّهُمَّ

مغفرت کو بخش دیتا ہے توہم طلب کی انتہا ہے۔ تواسیدعا دلوں کی انتہا کر دے

يَا مَنْ أَحْكَمَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَبَسَّحَ السَّمَوَاتِ
تَبَّحَ طَمَعُ مَنْ كَرِهَ الْإِسْلَامَ - ہر در رحمت و علم میں تو نے ہر توبہ مانجھ
رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَجَلَسْنَا لِلْهُدَى الْكَانَتْ نَجْمُهُ إِلَيْكَ فِي
دائے کرمیست و کھلے۔ اسے خدا یا ہم تیری طرف متوجہ ہیں۔ اسی لالت
هَذَا الْعَرْشِيَّةِ الَّتِي شَرَفْتَهَا وَعَظَّمْتَهَا بِسَمْعِكَ
میں جس کو تو نے شرف و بزرگی عطا فرمائی ہے تجھے عظمیٰ کا واسطہ دے
نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ وَخَيْرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَأَمِينِكَ عَلَى
کمر جو تیرے نبی و رسول اور خیر و خلاق سے بزرگ و تیری وحی کے امین و بشیر و نذیر
وَعَيْتِكَ الْبَشِيرِ النَّذِيرِ السَّراجِ الْمُنِيرِ الَّذِي أَنْعَمْتَ
اور سراج غیر ہیں۔ جس کے ذریعے تو نے مسلمان پر نعمت تمام
بِهِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَجَعَلْتَهُ رُخْبَةً لِلْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ
کی، جس کو تو نے دو جہان کے لئے رحمت بنایا اسے اللہ و عسدر و ان حمود
عَلَى مُجَسَّدِ ذَاكَ مُعْتَدٍ مَعْنَاهُ حَمْدُ أَهْلِ لَذَلِكَ
پر رحمت نافذ فرما دیجیے کہ وہ اس کے اہل ہیں۔ لئے بزرگوار
مِنْكَ يَا عَظِيمَ فَصِّلْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الْمُتَتَجِبِينَ
تو ان پر اللہ ان کی تمام اک نجیب اللہ پاک و پاکیزہ پر رحمت بھیجا،

الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ أَجْمَعِينَ وَتَعَمَّدْنَا بِعَفْوِكَ عَنَّا

ہمیں اپنے دامن مغفرت میں چھپائے۔ تیری ہی طرف مختلف زبان میں

فَاِلَيْكَ عَجَبُ الْأَصْوَاتِ بِصُوفِ اللِّغَاتِ فَاجْعَلْ

آوازوں میں ہنس دہی۔ پس اے اللہ اس رات میں اس ٹک سے

لَنَا الْهُدَىٰ فِي هَذِهِ الْعَشِيَةِ نَحْيِيًا مِنْ كُلِّ حَيْرٍ

ہمارا حصہ بھی مقرر فرما جو تو اپنے بندوں میں تقسیم کرتا ہے۔

نَفْسُهُ بَيْنَ عِبَادِكَ وَتُوِّرْ تَهْدِي بِهِ وَرَحْمَةً

اور اس نور سے جس سے تو ہدایت کرتا ہے اور رحمت میں بھی ترسنا

تَنْشُرُهَا وَبَرَكَتٍ تُنْزِلُهَا وَعَافِيَةٍ تُجَلِّلُهَا وَرِزْقٍ

ہے اس برکت سے جسے تو نازل کرتا ہے اور اس عافیت میں جس سے تو ماحاپنا

تَبْسِطُهُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ أَقْلِبْنَا فِي هَذَا

ہے اور اس رزق میں سے جسے تو پہناتا ہے اسے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

الْوَقْتِ مُنْجِحِينَ مُفْلِحِينَ مَبْرُورِينَ غَائِبِينَ وَلَا

خدا یا اس وقت تو ہمیں کامیابی و نجات دہندہ قبولِ عمل اور غیبت کے ساتھ پائے ہمیں

تَجْعَلْنَا مِنَ الْمُنَاطِبِينَ وَلَا تُخْلِنَا مِنْ رَحْمَتِكَ وَلَا تُخْزِنَا

نامیدوں میں سے قرار دے اپنی رحمت سے ہمیں ظالی نہ رکھ اور اپنے فضل و

مَا نُوْثِرُهُ مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْ رَحْمَتِكَ مَحْذُورِينَ
 کرم سے ہمیں محروم نہ فرما میں اپنی رحمت سے محروم نہ فرما۔ جس
 وَلَا تَنْفُضْ مَا نُوْثِرُهُ مِنْ عَطَايَاكَ فَإِنِّي لَأَتَرَدُّنَا
 بخشش کی ہم امید رکھتے ہیں اس سے ناامید نہ مسمدا۔ تو ہمیں ناکام نہ
 خَائِبِينَ وَلَا مِنْ بِلَايِكَ مَطْرُودِينَ يَا أَجُودَ الْأَجُودِينَ
 اور نہ اپنے دروازے سے ہمیں باز نہ دے اے سب سے زیادہ سخاوت اور ملین
 وَأَكْثَرُ الْأَكْثَرِينَ إِلَيْكَ أَقْبَلْنَا مُوقِنِينَ وَلَيْسَ لَكَ
 وکرم کوخندہ والے ہم اعتقاد کے ساتھ تیری طرف بڑے ہیں تیرے بیت
 الْمَعَادِ أَمَانٌ فَأَصِدِّقْ فَأَعِنَّا عَلَى مَنَاسِكَرِنَا وَأَكْمِلْ لَنَا
 الحرام کا تمہارے دے ہیں تو ہی ہمارے اعمال میں مدد فرما تو ہمارے
 حَاجَتَنَا وَاعْفُ عَنَّا فَإِنَّا قَدْ مَدَدْنَا إِلَيْكَ أَيْدِينَ
 جو کہ کان کر رہے ہیں معاف کر دے ہمیں خیریت عطا فرما ہم نے داغ معصیت
 فَأَيُّ بَذْلَةٍ إِلَّا عِتْرَاتٍ مَوْسُومَةٍ اللَّهُمَّ فَأَعْظِنَا فِي
 دے اے تیری طرف جس کے ہیں۔ اے خدایا اس بات کو ہمیں عطا فرما،
 هَذِهِ الْعِشْيَةُ مَا سَأَلْنَاكَ وَالْإِفْتَاءُ مَا اسْتَكْفَيْتَنَا فَلَا
 جس کا ہم نے سوال کیا، جو کہ ہم نے جاہلہ لطف فرما۔ تیرے سا

كَانِي كُنَا سِوَاكَ وَلَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ مَا فُتِنَّا فَمِنَّا حَكَمٌ

ہماری کوئی کفایت کرنے والا نہیں تیرے سوا کوئی پہلے والا نہیں۔ تیرا حکم

مُحِيطٌ بِمَا عِلْمُكَ عَدَلٌ فَمِنَّا قَضَاؤُكَ إِنْ قَضَىٰ لَنَا الْخَيْرَ

جاری ہے تیرا علم ہم پر جاری ہے۔ تو ہمارے فیصلے میں عدالت کرتا ہے ہیں خیر عطا فرما اور

وَأَجْعَلْنَا مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ اللَّهُمَّ أَوْجِبْ لَنَا بِحُجُودِكَ

ہمیں الخیر میں سے قرار دے۔ اے خدا! اپنے جوہد کرم کے ساتھ ہمارے

عَظِيمَةِ الْأَجْرِ وَكِرَامِ الدَّخْرِ وَدَوَامِ الْيُسْرِ وَتَقَرُّرِ لَنَا

لئے والہی ساقش اچھے وغیرہ اور اجر منعم کو لازم قرار دے تو ہمارے سب گناہوں کو

ذُنُوبَنَا أَجْمَعِينَ وَلَا تُهْلِكْنَا مَعَ الْهَالِكِينَ وَلَا تُصِرْ

بخش دے تو ہمیں ہلاک نہ فرما اپنے لطف و کرم کرم سے دور نہ فرما اے

عَنَّا أَرْفَتَكَ وَرَحِمَتَكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

زیادہ رحم کرنے والے خدا یا اس وقت ہیں ان لوگوں

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا فِي هَذَا الْوَقْتِ مِنْ سَائِلِكَ فَأَعْظِيتَنِي

میں سے تو ہمارے جو تجھ سے سوال کریں تو تو عطا کرتا

وَشَكَرَكَ فَيَرْفُتُهُ وَتَأْتِيكَ إِلَيْكَ فَقِيلَتُهُ وَتَمَتَّلُ إِلَيْكَ

تجھ اور شکر کرتے ہیں تو تو زیادہ دیتا ہے جنہوں نے توہ کی آرزو سے

مِنْ ذُنُوبِهِمْ كُلَّمَا فُغِرَتْ ثَمَالُكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

کیا اور جہولانے پہنے تمام گناہ سے برائت کی توبہ بخش دیا اے صاحب

الْهَيْدَةِ وَلَقَدْ نَاوَسْتُكَ ذُنَاوًا قَبْلَ تَصَرُّفِنَا يَا خَيْرَ مَنْ

جہولانہ کا نام لے کر خدا سے پال کر ہماری دہریہ کا بعد ہادی تار کی قبول فرماتے تمام

سُئِلَ وَيَا أَرْحَمَ مَنْ اسْتَوْجِبَ يَا مَنْ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ

سُئِلَ سے افضل مجھے زیادہ رحم کرنے والے ملے وہ ذات جس پر لوگوں کا مقول ہوتا

إِنَّمَا هُوَ الْجَوُّوِي وَالْكَفُّوِي الْعَلَوِي وَالْمَلَأُ اسْتَقَرَّ

بہی مضمی نہیں ہے۔ اور وہی آنکھوں کا بھینکا مضمی ہے، نہ پردہ میں کوئی شے

فِي الْكَفُّوِي وَالْمَلَأُ الْغَلَوِي عَلَيْهِ مَحْمُورَاتُ الْقُلُوبِ

پہنچیدہ ہے اور نہ ہی دلوں کا مجید مضمی ہے۔ وہ تمام چیزیں تیرے

الْأَعْلَى عَلَيْكَ قَدْ أَخْضَعْنَا عَلَيْكَ وَوَسَّعَتْ عَلَيْكَ سُبْحَانَكَ

علم میں محدود ہیں ان کو تیرے علم کے مقابلے تو پاگاہے تو بلند ہے۔ ان تمام

وَعَالِيَتِ عَمَّا يَقُولُونَ الظَّالِمُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا نَسْتَجِ

استیاد سے جو غلام تو کہتے ہیں۔ مافوق انسان اور

لَكَ السَّنَوَاتُ السَّبْعُ وَالْأَرْصُوفُ وَمَنْ فِيهِمْ وَإِنْ مِنْ

زمینیں اور جو کچھ ان میں ہے تیری ہی تسبیح کہتے ہیں۔ ہر شے تیری

شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَالْمَجْدُ وَعَلَوُ
سبِّح کرتی ہے۔ تیرے لئے حمد و بزرگی و بلند مرتبہ ہے، اے

الْعَبْدُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْفَضْلِ وَالْإِنْعَامِ وَالْإِيلَافِ
صاحب جلال و اکرام، نسل و احسان، اے صاحب عطیہ

الْإِحْسَامِ وَأَنْتَ الْعَبَادُ الْكَرِيمُ الزَّوْءُ الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ
بزرگ توجہ و ادو کریم اور مہربان و رحیم ہے۔ خدایا

أَدِيسْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْجَلَالِ عَارِفِي فِي يَدَيْكَ وَدِينِي
اپنا حلال رزق میرے لئے وافر کرے اور جو کچھ مجھ پر کرمائیت رکھ

وَأَمِنْ خَوْفِي وَأَعِزِّي رَقَبَتِي مِنَ الشَّارِ اللَّهُمَّ لَا تَسْكُرْ فِي
مجھے امن میں رکھ میری گردن کو جہنم سے آزاد کرے، خدایا مجھے مکر کا بدلہ

وَلَا تَسْتَدْرِجْنِي وَلَا تَخْذُ عَنِّي وَادْرُغْ عَنِّي شَرَفَقَةً
بزدلے اور مجھے استغراج میں مبتلا نہ کر اور مجھ سے فساق بن جانے کے

الْبَحْتِ وَالْإِلَاسِ -

بشر کو روٹنے فرمائیے۔

✽ اس کے بعد امام نے اپنے سر کو آسمان کی طرف بلند کیا آنکھوں سے آنسو
جاری تھے اور باواز بلند فرمایا۔

يَا أَسْمَةَ التَّامِيمِ يَا أَبَصَرَ الْبَطِينِ يَا أَسْرَعَ
 لِي سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ لِي رَجُلًا نَبِيًّا وَكَرَّمَ لِي لَيْلِي بِرَسُولِهِ
 الْخَاسِئِينَ وَالْأَعْمَى الْوَحِيدَ الْوَحِيدَ عَلَى كُلِّ مَجْعَدَةٍ وَأَلِ
 لِي لَيْلِي. اے زیادہ رحم کرنے والے تو محمدؐ کو رحمت نازل فرما جو
 مُحَمَّدُ الشَّادِقِ الْيَمِينِ وَأَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ حَاجَتِي الَّتِي
 حاجت برکت محمدؐ مراد ہے۔ خدا میں تجھ سے حاجت طلب کرتا ہوں
 إِنْ أُعْطِيتُنِيهَا لَمْ يَنْصُرْنِي مَا مَنَعْنِي وَإِنْ مَنَعْتَنِيهَا
 اگر تو نے نہیں دی تو جو چیز ہے جس کی اس کا کوئی ضرر نہیں ہو گا میری حاجت
 لَمْ يَنْصُرْنِي مَا أُعْطِيتُنِي أَسْأَلُكَ فِي حَاجَتِي قَبْلِي
 پہلے نہ کی تھی تو عرصہ شدہ ہے میرے لئے سو مند نہیں ہے۔ تجھ سے میرا سوال
 مِنْ الشَّارِ لِلَّهِ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَكَ
 کہ میری گروہ کو انہی سے اتنا کہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو کہہ ہے تیرا
 الْمَلِكُ ذَلِكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
 کوئی شریک نہیں ہے، ملک تیرا ہے، حمد و ثناء تیرے لئے ہے اے رب
 يَا رَبِّ يَا رَبِّ
 پر مددگار تو ہر شے پر قادر ہے

زیارات در مکہ معظمہ

جنت المعلیٰ (شعب ابیطالب) میں بزرگان اسلام کی قبور میں وہاں
جا کر ہر ایک بزرگ کی زیارت پڑھیں۔ شعب ابیطالب کی دیوار کے اندر
داخل ہوتے ہی جناب خدیجہ ام المومنین کی قبر پر یہ زیارت پڑھیں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَوْجَةَ رَسُولِ اللَّهِ سَيِّدَةِ الْمُسْلِمِينَ

اے جناب: رسول خدا سیدہ زینب کی زوجہ اے خاتم انبیاء پیغمبر

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَوْجَةَ نَبِيِّ اللَّهِ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ

کی زوجہ آپ پر سلام ہو۔ اے (جناب) خاتمہ زہراؤں کی ماں

فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَتِي شَبَابِ

اے تمام جوانان جنت کے سرداران ام حسن اور ام حسین

أَهْلَ الْجَنَّةِ أَجْمَعِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْأَيْمَةِ الطَّاهِرَةِ

کی اہل آپ پر سلام ہو۔ اے ائمہ مطہریں کی ماں اے (تمام)

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنَاتِ

مومنین و مومنات کی ماں آپ پر سلام ہو۔ اے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَالِصَةَ الْمُخْلِصَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَةَ

مخلص عورتوں کی سردار اے شہزادیِ حرم

الْحَرَمِ وَمَلَكَهَ الْبَطْحَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ مَنْ صَدَّقَتْ
 بِلَهَا كَلِمَةُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - اے عورتوں میں سب سے پہلے
 بِرَسُولِ اللَّهِ مِنَ الْإِنْسَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ وَفَّتْ بِالْعَبُودِيَّةِ
 وَجَنَابِ رَسُولِ اللَّهِ تَعْدِينَ كَرْنِے والی - اے حق عبودیت کو پورا
 حَقَّ الْوَفَاءِ وَأَسْمَتِ نَفْسَهَا وَأَنْفَقَتْ مَالَهَا لِسَيِّدِ الْإِنْبِيَاءِ
 كَرْنِے والی اے اپنے نفس و مال کو سید الانبیاء کے سپرد کرنے والی
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَةَ النَّبِيِّ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَوْجَةَ بَخْلَامَةِ
 آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - اے حبیب خدا کی رفیقہ حیات اے
 الْأَصْغَارِ يَا بَنَاتِ إِبْرَاهِيمَ الْعَلِيلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَاطِظَةَ
 خَلَامَةِ إسماعیل کی زوجہ شامہ ابراہیم خلیل کی بیٹی آپ پر سلام ہو اے
 دُئِينَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَةَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 دین خدا کی خلافت کو فتح والی آپ پر سلام ہو - اے جناب رسول خدا کی نصرت
 يَا مَنْ كَوْنِي وَفَتْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ بَرَكَاةُ
 كرنے والی اے وہ غلامہ جس کو جناب رسول خدا نے دین کو آپ پر سلام ہو آپ پر خدا کی رحمت و برکتیں
 ہوا اس کے بعد ساتھ ہی میں قبر جناب قاسم بن مخیر اکرم پر کھڑے ہو کر زیارت پڑھ لیں
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا قَاسِمَ بْنَ مَخِيرٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 اے ہمارے سردار جناب قاسم فرزند رسول خدا اے فرزند پیغمبر خدا آپ پر

يَا بَنِي نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنِي حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
سلام ہو ۔ اسے فرزند حبیب خدا سے فرزند مصطفیٰ آپ اور آپ کے

يَا بَنِي الْمُصْطَفَى السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى مَنْ حَزَلَتْ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ وَ

اطراف میں جو مومنین و مومنات دفن ہیں سب پر سلام ہو ۔ اللہ تعالیٰ

وَالْمُؤْمِنَاتِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكُمْ وَأَرْحَاكُمْ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ

آپ لوگوں پر راضی ہو اور آپ کو بہترین طور پر راضی کرے اور

الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَمَا ذِكُّكُمْ

آپ لوگوں کا مکان جنت قرار دے

زیارت جناب آفتہ مادر حضرت رسول خدا

اگرچہ اس خاتون کی قبر کے متعلق ڈیڑھ قول ہیں ایک یہ کہ مقام

البواء میں دفن ہیں جو کہ مکہ قدیمہ کے درمیان واقع ہے اور دوسرا

قول یہ کہ شعب ابی طالب میں مدفون ہیں اس قول کی بناء پر زیارت

پڑھ لیں ثواب انشاء اللہ مل جائے گا۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الظَّاهِرَةُ الْمُطَهَّرَةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ

اے پاک و پاکیزہ خاتون اے ظاہرہ و باخترہ ابی بقی آپ پر

اَيُّهَا الشَّاهِدُ الْمُتَخَيَّرُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ شَرَّفَهَا
 آپ پر سلام ہو۔ اے وہ نبی جن کو خدا نے اعلیٰ

اللَّهُ يَا عَلِيَّ الشَّرِيفِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقٍ بَعْدَ الْوَرَمِ
 شرف مطاف سے وہ نبی کہ بزرگانِ جلیل القدر کی نصیب

سَلَمْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ سَطَمَ مِنْ جَبِينِهِ كَوْرُ سَيْدِ
 وارث ہیں آپ پر سلام ہو۔ سلام ہو جس کی پیشانی سے سرد انبیاء کا نور

الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَّا نَشْ بِصَوْنِهِ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 ساحل ہوا اور پیشانی نے ہی نور کی وجہ سے زمین و آسمان کو روشن کر دیا سلام ہو

يَا مَنْ نَزَلَ لَهَا الْمَلَائِكَةُ الْأَصْفِيَاءُ وَضُرِبَ لَهَا حُجُبُ
 جن کے لئے پاک سرشتے نازل ہوئے۔ اور جن کے لئے جنت کے

الْجَنَّةِ كَمَا ضُرِبَ لِمُزَيَّمِ سَيِّدَةِ النِّسَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 پرے لگائے گئے جیسے کہ سیدہ فاطمہؑ کے لئے پرے لگائے گئے تھے

يَا أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالِدَةَ جَبِينِ اللَّهِ كَذ
 لے خباب رسول خدا کی ماں لے حبیب خدا کی ماں آپ پر سلام ہو بخیر

حَمَلَتْ يَسِيدَ الْعَالَمِينَ وَجِئْتَ بِأَشْرَفِ الْمَوْجُودَاتِ
 آپ نورِ سرورِ کائنات کی حامل تھیں۔ اور اشرافِ موجودات

وَمَسَى إِلَهُكَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
 کہے کہ اے آپ پر رحمتِ خدا اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔

زیارت حضرت عبدالمنان جد جناب پیغمبر اکرم

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السَّيِّدُ النَّبِيُّ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ

اے عزیز سردار اے وہ جس کو خدا نے عظمت و بزرگی عطا فرمائی آپ

اَلْوَمَّةُ اللّٰهُ يَا السَّجَّيْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبْدَ خَيْرِ

پرسم ہو۔ اے افضل مخلوقات محمد مصطفیٰ کے

النَّوَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْأَنْبِيَاءِ الْأَوْصِيَاءِ السَّلَامُ

جد بزرگوار اے برگزیدہ انبیاء کے فرزند آپ پر سلام ہو۔

عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْأَوْصِيَاءِ الْأَوْصِيَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ

اے اولیاء و وصیاء کے سرزند اے حرم کعبہ کے سردار آپ پر

الْحَرَمِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ مَغَاوِمَ وَمَزْمَ وَمَزْمَ

سلام ہو۔ اے مغل و مروجہ و زمزم کے مالک اے مقام ہمدان

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ

کے وارث آپ پر سلام ہو۔ اے عظیم بیت اللہ کعبہ

بَيْتِ اللَّهِ الْعَظِيمِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِمَ الْأَشْرَافِ يَا عَالِيَا

کے بلند علم اشرف آپ پر سلام ہو۔ اے کمال

بِكُلِّ الْأَوْصِيَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ هَؤُلَاءِ الْمَقْرُوفِ

اوصیاء کے بند و مرتبہ ہر فرقہ اے سید قریش بنام محمد بن عبد اللہ

يَعْبُدُ مَنْافِ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آبَائِكَ الْقَادِمِينَ اللَّاحِقِينَ
 پر سلام ہو۔ آپ پر اور آپ کے قبائِل اجداد پر جو ماضی میں اللہ
 اُمْنَاءُ اَللّٰهِ فِي الْعَالَمِينَ وَرَحْمَةُ اَللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ
 کے امین تھے سلام اور خدا کی رحمت و برکت نازل ہوں۔

زیرِ اہم جناب عبدالمطلب جدِ بزرگوار حضرت پیغمبر اکرمؐ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْكَعْبَةِ وَالْبُطْحَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ

اے کعبہ و بطحا کے سردار اے صاحبِ شان و شوکت اور حسن

یا صاحبِ المہابۃ و البہاء السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَعْدِنَ الْكَرَمِ

و جمال آپ پر سلام ہو۔ اے جو درخشاں معدنِ ارامل اے

وَأَصْلُ السَّخَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ مَنْ قَالَ يَا بَدَأَ

اولین، مقتدرین بداء آپ پر سلام ہو۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ يُحْشَرُ فِي سَيِّئَاءِ الْأَنْبِيَاءِ السَّلَامُ

اے علاماتِ انبیاء کے ساتھ مشہور ہونے والے اے زمین و آسمان

عَلَيْكَ يَا مَعْرُوفًا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ

میں مشہور و معروف آپ پر سلام ہو۔ اے وہ شخص کہ جس کو ان

نَادَا هَاتِيكَ الْغَيْبُ يَا كَرِيمَ يَدَأُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنِي

غائب نے اچھڑا کر آواز سے بلایا۔ اے ابراہیم علیہ السلام کے

إِسْمَاعِيلَ الْخَلِيلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دَارِثَ الدَّرِيحِ إِسْمَاعِيلُ

سمرزند اے اسماعیل ذریح کے وارث آپ پر سلام ہو

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَهْلَكَ اللَّهُ بِدُعَائِهِ أَصْحَابَ الْفِيلِ

اے وہ ہستی جن کی دعا سے خدا نے اصحابِ فیل کو ہلاک کیا اور

وَجَعَلَ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا

اس نے ان کی تدبیروں کو ناکام کیا۔ اور اس نے جھوٹ کے جھنڈا بیل کے

أَبَابِيلَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَاقِيَ الْعَجِيحِ وَخَافِرَ

ذریحے اصحابِ فیل پر لکھیاں برائیں۔ اے حجاجِ دکرام، کو سیراب کرنے والے

زَمْزَمَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْطِئَ حَوْلِ الْحَقِيَّةِ وَجَلَّ

اے چاہِ زمزم کو کھینچنے والے اے کعبہ کے گرد سات چکر لگانے والے آپ پر

سَبْعَةَ أَشْوَاطِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَوْرَ الْحَكِيمِ وَابْنَ هَلَمَ

سلام ہو۔ اے نورِ محرم اے دجائبِ اشم کے فرزند آپ سلام

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

اور خدا کی رحمت و برکتیں نازل ہوں

چند امور مستحبہ

۱۔ اے حجاجِ کرام جب تک آپ کا قیام مکہ مکرمہ میں رہے۔

۱) تمام نماز پنجگانہ مسجد الحرام میں بجالاتیں کیونکہ روایت میں ہے کہ مسجد الحرام میں ایک نماز کا پڑھنا ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے جیسے کہ مسجد نبوی میں زیادہ مستحبی نمازیں بجالانے کی سفارش کی گئی ہے اسی طرح مسجد الحرام میں زیادہ طواف کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ مگر کسی کی نمازیں قضاء ہوں تو ان کا بجالانا نہایت ضروری ہے۔

۲) ختم قرآن مجید روایت میں ہے کہ جو شخص مکہ معظمہ میں ختم قرآن کرے تو نہیں مرے گا جب تک جناب رسول خدا کی زیارت نہ کرے اور بہشت میں اپنی منزل نہ دیکھ لے۔

۳) مقام ولادت جناب سرور کائنات کو دیکھیں۔

۴) منزلی ام المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ کو دیکھیں۔

۵) مسجد بلال میں دو رکعت نماز بجالاتیں محل ولادت حضرت زہراء اور کوہ البقیس کو دیکھیں اور ہر مقام پر دعائیں مانگیں۔

۶) غار ثور اور غار حرا کو جا کر دیکھیں۔

۷) جب تک منیٰ میں قیام رہے واجب و مستحبی نمازیں مسجد خیف میں بجالاتیں کیونکہ حدیث میں ہے کہ جو شخص مسجد خیف میں ایک سو رکعت نماز بجالائے تو ستر سال کی عبادت کے برابر ہے

۸) منیٰ سے روانہ ہونے سے پہلے چھ رکعت نماز مسجد خیف میں پڑھنا مستحب ہے۔

آداب زیارت

معصومین کی زیارت سے قبل چند چیزوں کو بجالانا مستحب ہے۔
 ۱۔ غسل ۲۔ طہارت از حدیث ۳۔ پاکیزہ لباس ہو بہر خوشبو
 لگا کر لیکنہ دھار کے ساتھ حرم مطہر کی طرف متوجہ ہو کر چلے اور زبان پر
 ذکر خدا جاری ہو ۵۔ ہر حرم مطہر کے سامنے کھڑا ہو کر اذن دخول
 مانگو اور پڑھ کر اندر جانا چاہیے۔

فضیلت زیارت قبر رسول اکرمؐ

اولاً آنحضرتؐ کی زیارت کا ثواب بیان کیا جاتا ہے۔
 تمام اہل اسلام کے لئے سنت مؤکدہ ہے خاص کر خلیج کرام کو
 چاہیے کہ اعمالِ حج سے فارغ ہو کر جناب رسالتؐ کی زیارت سے
 مشرف ہوں کیونکہ آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ جو شخص حج بیت اللہ سے
 مشرف ہو اور میری قبر کی زیارت نہ کرے تو گویا اُس نے مجھ پر جھاکا ہے
 نیز قرب الاسلام میں ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا ہے کہ میرے جد
 بزرگوارؑ نے فرمایا تھا کہ جو شخص میری حیات و ممات میں میری زیارت
 کرے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔
 ایضاً امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ہم تمام ساکنین بلاد پر فضیلت رکھتے

ہیں (خواہ مکہ مکرمہ ہو یا کوئی اور بلد) اس لئے کہ ہم زیارت رسول
خدا سے مشرف یا ب ہوتے ہیں۔

اذن دخول

باب جبریل پر کھڑے ہو کر یہ اذن دخول پڑھنا چاہیے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَقَفْتُ عَلٰی بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ بُیُوتِ

لے خدا یا تیرے نبی کے گھر میں سے ایک گھر کے دروازے پر کھڑا

نَبِیِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَفَدُ مَنْعَتَا

ہوں، تیری رحمت ہو ان پر اور ان کی آل پر۔ تحقیق تو نے لوگوں کو

النَّاسَ اَنْ یَقْدُ خُلُوْا اِلَّا بِاِذْنِهِ فَقُلْتُ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ

منع کیا ہے کہ تیرے سبب کے اذن کے بغیر ان کے گھر میں داخل ہوں پس کہنے لگا

اَمْسُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ

کہ لے ایمان والے! واجب تک نہیں اجازت نہ دیا جائے تیرے سبب کے گھر میں داخل نہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعْتَقَدُ حُرْمَةَ صَاحِبِ هٰذَا الشَّهَدِ

ہوا کرو۔ لے خدا یا یہ اس شہد شریف والے کی غیبت میں بھی ان کے احترام کا

السَّیْرِیْنَ فِیْ غَیْبَتِهِ کَمَا اَعْتَقَدُ مَا فِیْ حَضْرَتِهِ

معتقد ہوں جیسے کہ ان کی موجودگی میں احترام کا معتقد ہوں اور

وَأَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَكَ وَخُلَفَاؤَكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

اور میں جانتا ہوں کہ تیرا رسول تیرے خلفاء زندہ ہیں کچھ سے

أَحْيَاءٌ عِنْدَكَ يُزَفُّونَ يَرْفُونَ مَعَارِجِي وَيَسْمَعُونَ

رزق کھاتے ہیں میرے مقام کو دیکھتے ہیں اور میرے کلام

كَلَامِي وَيَبْرُدُونَ مَسْلَحِي وَأَنْكَ حَبَبْتُ عَنْ سَمْعِي

کو سنتے ہیں اور میرے سلام کو جواب دیتے ہیں، تو نے مجھ میرے کانوں سے

كَلَامَهُدْ وَفَتَحَتْ بَابَ فَمِينِي بِلَذِيذِ مَنَاجَاتِهِمْ

ان کے کلام کو مستور رکھا ہے اور ان کی لذیذ مناجات سے تو نے میرے بائیم کو کھولا

وَأَيُّ اسْتَاذِنُكَ أَوْلَاوَأَسْتَاذِنُ رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہے۔ اور میں اولیٰ تجربے اجازت چاہتا ہوں پھر تیرے رسول سے اجازت چاہتا

وَالِيهِ ثَانِيًاوَأَسْتَاذِنُ خَلِيفَتِكَ إِيْمَامَ الْمُفَوَّضِ عَلَيَّ

ہوں ان پادشاہ کی ایک پرست ہوں پھر بعد تو نے خلیفہ اہم سے اجازت چاہتا ہوں جن کی

طَاعَتُهُ وَالْمَمْلُكَةُ الْمُوَكَّلَاتُ بِهَدِيَّةِ الْبَقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ ثَالِثًا

طاعت تجھ پر ہے اور مملکت سے ان چاہتا ہوں جو اس بقعہ مبارکہ پر مولا ہیں،

أَدْخِلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْخِلْ يَا حُجَّةَ اللَّهِ أَدْخِلْ يَا

لے رسول خدا کی میں داخل ہوجاؤں لے حجت خدا کی داخل ہوجاؤں لے خدا

مَلَأَ لَكَ اللَّهُ الْمَقْدَرَيْنِ الْقَيِّمَيْنِ فِي هَذَا الشَّهْرِ
 کے مقرب مندرشتہ جو اس شہد میں مقیم ہو کیجئے داخل ہونے کی اجازت
 وَأَدْخُلْ يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ فَأَذِنَ لِي يَا مَوْلَايَ
 ہے۔ اے فاطمہ دختر محمد کیلے میں داخل ہو جاؤں۔ اے مولا مجھے بہتر قبول
 فِي الدُّخُولِ أَفْضَلَ مَا أَذِنْتَ لِأَحَدٍ مِنْ أَوْلِيَائِكَ فَإِنْ
 کی اجازت دے جو نے اپنے کسی دوست کو دی ہے۔ اگرچہ میں اس کا
 لَمْ أَكُنْ أَهْلًا لِذَلِكَ فَأَنْتَ أَهْلٌ لِذَلِكَ
 اہل نہیں ہوں مگر تو تو اس کا اہل ہے۔

پھر داخل ہو کر یہ دعا پڑھے :

يَسْمِعُ اللَّهُ وَيَبْأَلُوهُ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ
 خدا کے نام سے خدا کی ذات اور خدا کی راہ میں اور ملت رسول خدا
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَ
 پرہیز ہونے ابتداء کرتا ہوں۔ اے خدا مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما۔
 تَبَّ عَلَى رَأْسِكَ أَنْتَ الثَّوَابُ الرَّحِيمُ
 اور میری قرب قبول سزا کی کہ تو قرب قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

پھر باب جبرئیل سے داخل ہو کر ۱۰۰ مرتبہ اللَّهُ أَكْبَرُ کہنا چاہیے
 اور دو رکعت نماز تحیت مسجد پڑھ کر آنحضرت کی قبر کے قریب جا کر

نبرات پر ہی جلسے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ

اے رسول خدا آپ پر سلام ہو۔ اے نبی خدا آپ پر سلام ہو۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ

اے محمد ابن عبد اللہ آپ پر سلام ہو۔ اے خاتم انبیاء آپ پر سلام ہو۔

اَشْهَدُ اَنْكَ قَدْ بَلَغْتَ الرِّسَالَةَ وَ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَ اَتَيْتَ

میں گواہی دیتے ہوں کہ آپ نے پیغام الہی کو لوگوں تک پہنچایا۔ آپ نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا

الرِّزْقَ وَ اَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ

کی۔ آپ نے اچھی چیزوں کا حکم دیا اور بُری چیزوں سے روکا۔

وَ عَزَبَتْ اَمْلَةٌ مِّنْ خَلْقِكَ اَحَىٰ اَتِیْتُكَ الْیَقِیْنُ فَصَلِّ اِنَّ اللّٰهَ

اور دم آخر تک آپ نے خلاص کے ساتھ خدا کی عبادت کی۔ آپ اور آپ کی

عَلَیْكَ وَ رَحْمَتُهُ وَ عَلٰی اَهْلِ بَيْتِكَ اَلطَّاهِرِیْنَ

پاک اہل بیت پر خدا کی رحمتیں اور درود و سلام ہو۔

اس کے بعد قبر کی دائیں طرف پہلے ستون کے قریب رو بہ قبلہ

کھڑا ہونا چاہیے تاکہ بائیں کندھا آنحضرت کی قبر کی طرف دایاں

کندھا منبر کی طرف ہو یعنی آنحضرت کے سر ہاتھ کھڑے ہو کر یہ

پڑھنا چاہیے۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں وہ الیکلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں

أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ خدا کے بندہ اور اس کے رسول ہیں۔ نیز گواہی دیتا ہوں کہ

اللَّهُ وَأَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ

آپ خدا کے رسول ہیں۔ اور آپ محمدؐ بن عبد اللہ ہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ

بَلَغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لَأُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ

کما حقہ اپنے رب کے پیغامات کو پہنچایا۔ اور اپنی امت کی خیر خواہی کی نیز آپ نے

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَبَدْتَ اللَّهَ حَتَّى آتَيْكَ الْيَقِينُ بِالْحَكْمَةِ

راہِ خدا میں جہاد کیا اور اس قدر وقت تک اپنے خدا کی عبادت کی ہے، حکمت

وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَأَدَيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ

اور موعظہ حسنہ کے ساتھ اور آپ نے اپنا حق ادا کر دیا جو خدا کی طرف آپ پر

وَأَنَّكَ قَدْ رَوَيْتَ بِالْمُؤْمِنِينَ وَغَلَبْتَ عَلَى الْكَافِرِينَ

واجب تھا۔ حقیقہ اپنے مومنین پر نرمی کی اور کفار پر سخت گیری کی ہے

فَبَلَغَ اللَّهُ بِكَ أَفْضَلَ شَرَفٍ مَحَلِّ الْمَكْرُمِينَ الْحَمْدُ

پس خدا نے آپ کو مکمل مہمانانِ کرم و شرف سے افضل مقام بھی پہنچایا ہے۔ حمد و

لِلَّهِ الَّذِي اسْتَنْقَذَ نَابِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلَالَةِ

شنا ہے اس خدا کی جس نے آپ کے واسطے سے ہیں شرک و ضلالت سے نجات دی ہے

اللَّهُمَّ فَاغْنِنِي عَنْ مَلَائِكَةِ الْمَقَرِّينَ

اے خدا یا تو اپنی رحمتیں اور مقرب فرشتوں کی صلواتیں اور انبیاء

وَأَنْبِيَائِكَ الْمُرْسَلِينَ وَعِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَأَهْلِي

مرسلہ کی صلواتیں اور سچے صالحین بندوں کی صلواتیں اور اہل آسمان و

الْغَوَاثِ وَالْأَرْضِينَ وَمَنْ سَبَّحَكَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ

پہن کی صلواتیں اے عالمین کے پالنے والے

مَنْ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ

اور اولین و آخرین میں سے جو تیری تسبیح کرتے ہیں ان کی صلواتیں مقرر فرما اپنے بندے

وَنَبِيِّكَ وَآمِينِكَ وَنَجِيِّكَ وَحَسْبِيِّكَ وَصَفِيِّكَ وَخَاتَمِ

محمد پر جو تیرے رسول ہیں نبی اور امین ہیں اور تیرے ہرگز اور حبیب ہیں اور تیرے پتے

وَصَفْوَتِكَ وَخَيْرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ اللَّهُمَّ اعْطِهِ الذِّكْرَ

جو سے مخلوق پرگزیدہ اور تیری مخلوق میں سب بہتر ہیں اے خدا یا جناب محمد کو

الرِّفْعَةَ وَارْتِهِ الْوَسِيلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا

بلند درجات عطا فرما اور جنت کے لئے ان کو وسیلہ قرار دے اور مقام

مَحْضًا لَا يَقْطَعُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ اللَّهُمَّ

محض پر پہنچا جس پر پٹے اولین و آخرین رشک کریں اے خدا یا تو

إِنَّكَ قُلْتَ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ

فرمایا کہ جب انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا تو اگر تیرے

فَاَسْتَغْفِرُوا لِلّٰهِ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا

پاس ملے رسول اگر انہوں نے خدا سے مغفرت چاہی ہوتی اور رسول نے بھی ان کیلئے

مَغْفِرَةً تَوَّابًا رَّحِيمًا وَإِنِّي أَنُتِثُكَ مُسْتَغْفِرًا تَائِبًا مِّنْ

طلب مغفرت کی ہوتی تو وہ اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پاتے لے رسول نما میں آیا ہوں

ذُنُوبِي وَإِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكَ لِيَغْفِرَ

آپ کے پاس اپنے گناہوں کی بخشش کیلئے اور میں آپ کے واسطے سے خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہوں

لِي ذُنُوبِي

جو میرا اور آپ کا رسیبہ ناکہ وہ میرا ہی گناہ ہے اور آپ کے

جب آپ زیارت پڑھنے سے فارغ ہو جائیں تو قبلہ کی طرف

متوجہ ہو کر ہاتھ بلند کر کے اپنی حاجات خداوند کریم سے طلب کریں

انشاء اللہ تمام حاجات پوری ہونگی معتبر روایت میں ہے کہ محمد بن

مسعود کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ حضرت رسول

خدا کی قبر کے قریب اگر امام نے قبر پر رکھ کر فرمایا۔

أَسْأَلُ اللَّهَ الَّذِي اجْتَبَاكَ وَاخْتَارَكَ وَهَذَاكَ وَ

میں خدا سے سوال کرتا ہوں جس نے آپ کو چنا اور منتخب کیا اور جس نے آپ کی رہنمائی کی اور

هَدَىٰ بِكَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْكَ

نیک سبب وایت کی کہ آپ پر رحمت بھیجے۔

اس کے بعد امام نے فرمایا۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا

تحقیق خدا اور اس کے فرشتے حضرت نبی اکرمؐ پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو!

الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

تم بھی آنحضرتؐ پر درود و سلام بھیجو۔

پھر دعائے فارغ ہو کر آپ منبر کی طرف چلے جائیں اور ہاتھوں

کو منبر سے مٹ کر لی بلکہ منبر کے نیچے والے حصہ پر اپنے چہرے اور

آنکھوں کو مٹ کر لیں کیونکہ اس سے آنکھوں کو شفا ملتی ہے نیز منبر کے

قریب خدا کی حمد و ثناء اور حاجات طلب کریں کیونکہ خواب سرور کا نانا

نے فرمایا ہے۔

مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

یعنی میری قبر اور منبر کے درمیان جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔

اور جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے میرا منبر رکھا ہے۔

اس کے بعد آنحضرتؐ کے مقام و محراب کی طرف بلکہ نماز بجالائیں بلکہ

آنحضرتؐ کے زمانہ میں جہاں تک مسجد کی حدود عقین وہاں جہاں کہیں جگہ

مل جائے نماز پڑھ لینی چاہیے نیز مسجد نبویؐ میں نمازیں زیادہ سے زیادہ پڑھنی چاہئیں کیونکہ وہاں کی ایک نائے دکنہزار کے برابر ہے قضاء نمازوں کے بجالانے کا زین موقع ہے اور دو رکعت نماز بدیہ والدین بجالانے میں بھی خاص اہمیت ہے۔

جب ہی مسجد میں داخل ہوں یا باہر نکلیں تو آنحضرتؐ پر صلوات پڑھنی چاہیے اور جناب فاطمہ زہراؑ کے گھر کے قریب کوئی نماز بجالانی چاہیے پھر مقام جبریلؑ میں جا کر یہ کہو

أَسْأَلُكَ أَيُّ جَوَادٍ أَيْ كَرِيمٍ أَيْ قَرِيبٍ أَيْ بَعِيدٍ أَنْ
میں تجھے سوال کرتا ہوں اے سخی و کریم اے نزدیک و اے بید کہ اپنی

تَرْوَدُ عَنِّي بِنَفْسِكَ

نفت کو مجھ پر لوٹا دے

زیارت حضرت فاطمہ الزہراؑ علیہا السلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدَةِ الْمَرْوَةِ وَرَبَّةِ الْعَالَمِیْنَ

يَا مُتَّحِنَهُ اُمْتَحَنِكَ اللهُ الَّذِي خَلَقَكَ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَكَ

اے امتحان شدہ خالقون جس خدا نے تجھے خلق کیا اس نے تیرا امتحان بھی کیا اور ظاہر کیا

فَوَحَّدَكَ لِمَا اُمْتَحَنَكَ صَابِرَةً وَرَعْمَنَا اَنَا لَكَ

خلقت تے قبل میں جب خدا نے تیرا امتحان کیا اس نے تجھے صابرہ پایا اور ہم اپنے خیال

اُولِيَاءُ وَمُصَدِّقُونَ وَصَابِرُونَ يَكْمُلُ مَا اَنَّا نَابِهَ الْاُولَى

سے تربیت موالی اور محب ہیں۔ اور جو کہ احکام (خدا کی طرف سے) آجے باپنا عمر اور اچھے دینی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَآتَى بِهِ وَصِيَّهُ فَاِنَّا نَسْئَلُكَ

و علی، لکھنے میں ہم اچھی تصدیق کرتے ہیں اور ان کو صبر کے ساتھ پالنے والے ہیں پس ہم سوال

اِنْ كُنَّا صِدْقًا اِلَّا اَلْحَقُّنَا بِتَصْدِيقِنَا لِهَمَّا

کہتے ہیں کہ اگر ہم گواہی میں راست گو ہیں تو جیسے

لِنُبَشِّرَ اَنْفُسَنَا بِاَنَّا قَدْ طَهَّرْنَا بِوَلَايَتِكَ

کی تصدیق سے بلا جیسے ہم اپنے نفوس کو نشانت دے سکیں کہ اچکی ولایت کے سبب ہم پاک و طہر ہیں

اس زیارت کو پڑھنا نیز مستحب ہے۔

وَأَنَّ مَنْ سَوَّكَ فَقَدْ سَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 اور گویا دیتا ہوں کہ جس نے آپ کو خوش کیا اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنْ جَفَاكَ فَقَدْ جَفَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 علیہ وسلم کو خوش کیا۔ اور جس نے آپ پر جفا کی گویا اس نے جناب رسول خدا پر جفا کی اور
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنْ أَذَىٰ فَقَدْ أَذَىٰ رَسُولَ اللَّهِ
 جس نے آپ کو اذیت دی گویا اس نے رسول خدا کو اذیت دی۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنْ وَصَلَكَ فَقَدْ وَصَلَ رَسُولَ اللَّهِ
 اور جس نے آپ سے اتصال کیا گویا اس نے رسول خدا
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنْ قَطَعَكَ فَقَدْ قَطَعَ
 سے اتصال قائم کیا۔ اور جس نے آپ کا ساتھ چھوڑا
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِأَنَّكَ بِضْعَةٌ
 بتحقیق اس نے جناب رسول خدا کا ساتھ چھوڑا۔ کیونکہ آپ پیغمبر
 وَنَسْنَهْ وَرُوحُهُ الَّذِي بَيْنَ جَنْبَيْهِ أَشْهَدُ اللَّهَ وَ
 اکرم کا ٹکڑا ہیں اور آپ آنحضرت کی جان ہیں۔ میں گواہ فرما دیتا ہوں
 رَسُولَكَ وَمَلَأْنَا حَقَّتْ أَيْ رَاحِنِ عَقَبَتْ رَحْنِيَّتِ سَعْنَهْ
 خدا اور تمام رسل اور فرشتوں کو کہ جس پر آپ راضی ہیں ان پر میں بھی راضی ہوں

سَاخَطُ عَلَى مَنْ سَخَطْتَ عَلَيْهِ مُتَبَرِّئٌ وَمَنْ تَبَرَّئْتَ
 جَمْعُ بَرٍّ رَاضٍ بِمَا فِيهِ مِنْ عَيْبٍ اِنْ بَرَّ رَاضٍ بِمَا فِيهِ مِنْ عَيْبٍ
 مِنْهُ مُوَالٍ لِمَنْ ذَاكَ الْبَيْتُ مُعَاوِدٌ لِمَنْ عَادَيْتَ
 اس سے بنیاد ہوں جو کو آپ وہ دست رکھتے ہیں میں بھی دست رکھتا ہوں آپ کا
 مُبَغِضٌ لِمَنْ أَبْغَضْتَ مُحِبٌّ لِمَنْ أَحْبَبْتَ
 دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے جو آپ غصینا کہ میں میں بھی غصینا کہ ہوں جو آپ آغوش میں میں آپ میں بھی
 وَكَفَى يَا دُلُوْ شَهِيْدًا اَوْ حَسْبًا دَجَارِيًا وَمُثَنِّبًا
 خوش ہوں۔ گواہی اور سب اور جزا و نفاہ کے لئے خدا ہی کافی ہے۔
 اس کے بعد محمد و اہل محمد پر درود و سلام پڑھا جائے۔

۱۱) زیارت ائمہ علیہم السلام

یعنی حبیب آپ حضرت امام حسن علیہ السلام اور امام زین العابدین
 علیہ السلام اور امام باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام کی
 زیارت سے مشرف ہونا چاہیں تو جیسے کہ آداب زیارت میں گذر چکا
 ہے غسل کر کے با وضو پاکیزہ لباس پہن کر اور خوشبو و عطر لگا کر
 جنت البقیع کے دروازے پر کھڑا ہو کر یہ اذن دخول پڑھے۔

يَا مَوَالِيَّ يَا أَبْنَاءَ رَسُولِ اللَّهِ عَزَّ وَاجِبُكُمْ وَأَبْنُ أُمَّتِكُمْ
 لے میرے سردار والے جناب رسول خدا کے بیٹو آپ حضرات کو ذیل غلام اور
 الدَّلِيلُ يَتَيْنُ أَيْدِيَكُمْ وَالْمُضْعَفُ فِي عُلُوقِكُمْ
 کیززادہ اور آپ کی بسند شریعت کی نسبت ایک ناقولان
 وَالْعَقْرَبُ بِحَقِّكُمْ جَاءَكُمْ مُسْجِدًا كَيْفَ قَاصِدًا
 وضعیف اور آپ کے حق کا اقرار کرنے والا آپ کے ذریعے پناہ پہنچتے ہوئے
 إِلَى حَرَمِكُمْ مُتَقَرَّبًا إِلَى مَقَامِكُمْ مُتَوَسِّلًا
 اور آپ کے حرم مبارک کا قریب ہونے والے آپ کے مقام کا قریب پہنچتے ہوئے درگاہ الہی میں
 اللَّهُ تَعَالَى بِكُمْ

آپ ہی کا واسطہ بنائے ہوئے آپ کے اہل عذر ہوں

أَدْخُلْ يَا مَوَالِيَّ أَدْخُلْ يَا أَوْلِيَاءَ اللَّهِ أَدْخُلْ
 لے میرے سردار والے اور اولیاء خدا کی میں داخل ہو جاؤں لے اہل حرم کے گرد
 يَا مَلَا نَحْمَكُمُ اللَّهُ الْحَدِيثَيْنِ يَهْدِي الْحَرَمَ الْمُقِيمِينَ
 پھر لگنے والے اور اس زیارت گاہ کے مقیم سند شریعت کے مجھے اجازت
 يَهْدِي الشَّهَادَةِ

ہے کہ میں داخل ہو جاؤں

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زُجَّةَ وَلِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

اسے زوجہ ولی خدا کے زوجہ امیر المؤمنین علیہ السلام ام البنین

زُجَّةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْبَنِينَ

آپ پر سیرا سلام ہو

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْعَبَّاسِ ابْنِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ

علیہ السلام اور عباس ابن امیر المؤمنین آپ پر سیرا

ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ

سلام ہو - خدا آپ پر راضی ہو اور آپ کو جنت

مَنْزِلَتِكَ وَمَا فَاءَكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

جنت قرار دے تم پر خدا کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں

اس زیارت کے بعد تو سب ام البنین جناب باری تعالیٰ سے حاجت

طلب کی جائیں اور ہر سے فارغ ہو کر قبور ائمہ علیہم السلام کی طرف کئی

قدم چل کر حرم مقدس میں دایاں پاؤں اندر رکھ کر یہ دعا پڑھیں -

اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ

خدا بہت ہی بزرگ ہے اور خدا کی بہت حمد کرتا ہوں اور

بِكُرَّةٍ وَأَصِيلًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَزِيزِ الْعَمِيدِ الْمُنَاجِدِ

سبح و شام تسبیح کرتا ہوں - خدائی بختا ہے نیاز بزرگوار کا مناجد

الْأَحَدِ الْمُفَضَّلِ النَّسَائِ الْمَشْهُوْلِ الْعَنَانِ الَّذِي مَنَ
 نَحْسُ، مِلَّتِ رِاحَتُكُمْ وَاسْتَأْذَنَ الْبُيُوتَ وَاسْتَأْذَنَ الْبُيُوتَ
 بِطَوْلٍ، وَسَأَلَ زِيَارَةَ سَادَاتِي بِإِحْسَانِهِ وَلَمْ يَجْعَلْنِي
 فِي أَمْرِ غَاصٍ نَحْسُ مِنْكُمْ أَحْسَنَ كَمَا أَدْرِكُ مِنْكُمْ كَرَامَتُكُمْ كَأَنَّكُمْ
 عَنِ زِيَارَتِهِمْ مِنْكُمْ عَمَّا بَلَّ لَطُولُ وَ مَعَهُ
 لِيَكُنْ فِي رَأْيِ زِيَارَتِهِمْ مِنْكُمْ كَمَا بَلَّ لَطُولُ وَ مَعَهُ
 لِيَكُنْ فِي رَأْيِ زِيَارَتِهِمْ مِنْكُمْ كَمَا بَلَّ لَطُولُ وَ مَعَهُ
 لِيَكُنْ فِي رَأْيِ زِيَارَتِهِمْ مِنْكُمْ كَمَا بَلَّ لَطُولُ وَ مَعَهُ

بِقَبُولِهِمْ زِيَارَتِ الْبُيُوتِ بِأَحْسَنِ
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَسْمَاءُ الْهُدَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْقَوَى
 لِيَكُنْ فِي رَأْيِ زِيَارَتِهِمْ مِنْكُمْ كَمَا بَلَّ لَطُولُ وَ مَعَهُ
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَسْمَاءُ الْهُدَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْقَوَى
 لِيَكُنْ فِي رَأْيِ زِيَارَتِهِمْ مِنْكُمْ كَمَا بَلَّ لَطُولُ وَ مَعَهُ
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَسْمَاءُ الْهُدَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْقَوَى
 لِيَكُنْ فِي رَأْيِ زِيَارَتِهِمْ مِنْكُمْ كَمَا بَلَّ لَطُولُ وَ مَعَهُ
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَسْمَاءُ الْهُدَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْقَوَى
 لِيَكُنْ فِي رَأْيِ زِيَارَتِهِمْ مِنْكُمْ كَمَا بَلَّ لَطُولُ وَ مَعَهُ
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَسْمَاءُ الْهُدَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْقَوَى
 لِيَكُنْ فِي رَأْيِ زِيَارَتِهِمْ مِنْكُمْ كَمَا بَلَّ لَطُولُ وَ مَعَهُ

عَلَيْكُمْ أَهْلَ النُّجُودِ أَشْهَدُ أَنْكُمْ كَذِبْتُمْ

راز) آپ پر میرا سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے احکام
و نصیحت کو نہ مانا اور نہ ہی ذات اللہ و کعبہ پر

شرعیہ کی تبلیغ کی لوگوں کو نصیحت کی اور راہ خدا میں مہر کیا۔ لوگوں نے

و اٰیٰتِیْ اِلَیْكُمْ فَفَقَرْتُمْ وَاَشْهَدُ

اچکی تکذیب اور آپ کے بد رفتاری کی مگر آپ لوگوں نے رد کر لیا۔ اور میں گواہی دیتا

أَنْتُمْ الْاِیْمَةُ الشَّرَاسِیْدُونَ الْهٰتِدُونَ وَ

بول کہ آپ یہیران (است) اور امان دہایت میں تحقیق آپ کی اطاعت

أَنْ طَاعَتَكُمْ مَفْرُوضَةٌ وَأَنْ فَوَکُّمُ الْیَقْدُ وَ

سندس کی قسم ہے۔ تحقیق آپ کا فرمان سچا ہے اور آپ نے

أَنْتُمْ دَعَوْتُمْ فَلَمْ تُجَابُوا وَآمَرْتُمْ فَلَمْ

دعوت حق دی مگر لوگوں نے قبول نہ کی۔ آپ نے فرمان جاری

طَاعُوا وَانْکَلَمُ دَعَايَهُمُ الدِّیْنِ وَارْکَنُ الْاَرْضِ لَمْ

کئے مگر اطاعت نہ ہوئی تحقیق آپ دین کے ستون اہل دین کے ارکان ہیں۔

تَزَالُوا بِعَمَلِیْنِ اللّٰهُ یَسْخَرُكُمْ مِنْ اَصْلَابِیْهِمْ مَّظْهَرٌ یُّقَالُ

آپ ہمیشہ زیر نظر خدا ہے وہ آپ کو آپ کی پشتوں میں پھیرتا اور آپ کو

مِنَ الْأَحْكَامِ الْمُنْظَرَاتِ لَمْ تُدْخِلْنَاهُ الْعِبَادِيَّةَ
 پاکی اور عباد میں منتقل کرتا رہا حتیٰ کہ جاہلیت کے عمیق دور نے بھی اہل
 الْجَهْلَاءِ وَلَمْ تَشْرِكْ فِيكُمْ قَاتِنُ الْأَهْوَاءِ طِبْتُمْ
 میل اور دغا خوار نہ کیا۔ مادی خواہشات کے فتنے نے آپ میں شرکت نہ کی۔ آپ
 وَطَابَ مَثْبُوكُكُمْ مِنْ بَيْكُمُ عَلَيْنَا وَبَيَانُ الدِّينِ فَبَجَلَكُمْ
 اور آپ کی بنیاد پاکی ہے۔ آپ کے ذریعے نبیاست کے دین صاحب جبر
 فِي بُيُوتِ أَذْنِ اللَّهِ أَنْ تُزْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ
 دغا خانی ہم پر احسان فرمایا پس خدا نے آپ کو ایسے
 وَجَعَلَ مَلَأَ مَا عَلَيْكُمْ رَحْمَةً لَنَا وَكَفَّارَةً
 بیوت میں لگا کر جو کہ جسکے حکم دیا اور فرمایا کہ ان بیوت میں ذکر فرمایا جائے۔ اور آپ پر
 لَدُنْ تَوْبِنَا إِذَا اخْتَارَكُمُ اللَّهُ لَنَا وَطَلَبَ حَلَقْنَا
 ہمارے درمیان سے جو کہ خدا نے ہمیں چاہے اسے ہم سے تبت بنایا اور ہم سے لگے ہیں کا کفو قرار
 بِمَا مَنَ عَلَيْنَا مِنْ ذَلِيلَتِكُمْ وَكُنَّا عِندَهُ
 دغا خانی اگر ہمیں ہے یہ مقبول اور لگے ملائکہ سب سے اس نے ہیں پائیز حق فرمایا اور اسکی
 مَسْمُومِينَ بِمَا لَكُمْ مَعْرُوبِينَ بِتَضَلُّقِنَا يَا كُمْ
 پیٹھے میں آپ کے نام ایسے ہیں اور آپ کی تعذیب کے معترف ہیں۔

وَهَذَا مَقَامٌ مِّنْ أَسْوَفَ وَأَخْطَا وَاسْتَخْلَانَ وَأَقْرَبَ

یہ اس شخص کا مقام ہے جس نے اسرار کیا ہر خطا کی ہر اور عاجزی کی ہر اور پناہ جانتا

بِمَا جَنَىٰ وَرَجَىٰ بِمَقَابِلِهِ الْخَلَاصَ وَأَن يَسْتَنْقِذَهُ

ظلم کا مقرر ہو۔ بسبب اس مقام خلاصی کا امیدوار ہوں اور اس کو

بِعِصْمَةِ مُسْتَنْقِذِ الْهَلَكِ مِنَ الدُّنْيَا فَكُونُوا إِلَىٰ

اپنے واسطے نجات سے وہ خدا جو ہر ایک کو تباہی سے نجات دیتا ہے جو کہ

شَفَعَاءَ فَقَدْ وَفَّقْتُ إِيَّكُمْ إِذْ رَغِبَ عَنْكُمْ أَهْلُ

میں آپ کی طرف سے کیا لڑا میری شفاعت کریں جبکہ میں دنیا سے آپ سے منہ

الدُّنْيَا فَأَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُودًا إِذَا اسْتَكْبَرُوا عَنْهَا

بروز لیا ہے۔ اور انہوں نے آیات خدا کو تنفر سے لیا اور ان سے تکبر کیا۔

اس زیارت کے بعد یہ دعا پڑھی جائے۔

يَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَسْهُو وَدَائِمٌ لَا يَلْهُو وَ مُحِيطٌ

اے وہ ذات جو باخبر ہے اور جن میں سہر نہیں ہے جو ہمیشہ ہے اور جس میں بھول نہیں ہے

يَجْعَلُ شَيْءًا لَّكَ التَّحَنُّنُ بِمَا دَفَعْتَنِي وَ عَسْرَتُنِي

ابہر غم کو حل کر دے۔ جو عسرت کو تو مجھے عسرت فرمائی اور ان کا مزہ ہونے کی

بِمَا أَقْسَمْتُ قَلْبِي إِذْ صَدَّعْتُهُ عِيَادُكَ وَجَهْلُوا

تو میں عطا فرمائی یہ میرا احسان ہے جبکہ ان عبادت سے تیرے عام بندوں نے پیٹھ پھیر لی

اَسْتُوذِعُكَ اِلٰهَ وَاَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ اَمَّا يَا وَلِيَّ
مِنِ رِوَايَ كَرَامَتِہٖ اُوْر اَب كُوْرَاكے سِر و كرتے ہوئے سلام عرض كرتا ہوں ہم قَدْر
وَاِذَا لَرَسُوْلٍ وَاِبْنِ اَجْنَتُمْ وَاَلْتَلُوْا عَلَیْہِ السَّلَامُ
وہ رسول اور جو كچہ احكام آپ سے كرائے اور ہر عبادت گزار فرمائی ان سب پر اَمین

فَاكْتَبْنَا مَعَ الشَّاهِدَيْنِ

لکھے ہیں اے خدا میں گوہر میں قرار دے

(۲) زیارت اَمین اللہ

کتاب معتبرہ میں اسی زیارت کو متن و سند کے لحاظ سے
نہایت ہی معتبر شمار کیا گیا ہے اور ہر امام علیہ السلام کو اس زیارت
سے مخاطب کیا جا سکتا ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اَمِيْنُ اَللّٰهُمَّ اَرْزِنْہِ وَحَبِّبْہِ عَلَیَّ

اے امین خدا اے تمام زندوں پر محبت خدا آپ پر سلام ہو اے تمام

عبادۃ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَشْہَدُ اَنْکَ

مومنوں کے مولا آپ پر سلام ہو میں گواہ دیتا ہوں

نوشتر اگر امیر المؤمنین کے علاوہ کسی دوسرے سلام کی زیارت پڑھ رہے ہوں تو یہاں پر
اَسَلِّمُ عَلَیْكَ يَا مَوْلَایَ ہے۔

جَعَلْتَنِي فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادٍ وَغَيَلْتَنِي بِحُجَّتَيْهِ

کہ آپ نے رافضیوں میں حق جہاد کیا اور اس کی کتاب پر پورا پورا عمل کیا

وَأَقْبَعْتَ سُبْحَانَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ هَيْثُ

آپ نے سنت پیغمبر خدا کی جگہ کو جہاں کہ خدا آپ کو اپنی طرف بلا لیا

دَعَاكَ اللَّهُ إِلَى جَوَادٍ فَقَبَضُكَ إِلَيْهِ بِاخْتِيَارِهِ

اور اس نے اپنے اقتدار سے آپ کو جان کر قبض کیا

وَالْذَّمَّ أَعْدَاكَ الْحُجَّةَ مَعَ مَا لَكَ يَسَنَ

اسے سراجی طرح خدا نے تمام مخلوق پر آپ کے لئے یقین دلائل معین کئے اسی

لِلْحُجَّةِ الْبَالِغَةِ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ اللَّهُمَّ رَاجِعُنْ

طرح آپ کے دشمنوں پر بھی آپ کیے محبت لازم قرار دیا ہے خدا یا تو اپنی قدرت

نَفْسِي مُطْمَئِنَّةٌ بِقُدْرِكَ رَاضِيَةٌ بِقَضَائِكَ مُوَلَّغَةٌ

وَقَضَائِكَ بِرَبِّكَ نَفْسِي كَوَافِلِي كَرَمِي وَأُورَاقِي فَرَاوُورِ اِسْمِي وَدُعَائِي مَرِي

بِذِكْرِكَ وَدُعَائِكَ مَحَبَّةً رَاضِيَةً

قرار ہے اپنے خالق و دوستوں کا ہے محبت اور اپنے ذکر و دعا میں مرید

أُولِيَاءِكَ مَحَبَّةً فِي أَرْضِكَ وَسَمَاوَاتِكَ

زمین و آسمان میں محبوب بنا دے اپنی آزمائش میں

صَابِرَةٌ عَلَى نُزُولِ بَلَائِكَ شَاحِصَةٌ لِفَوَاضِلِ نِعْمَاتِكَ

مجھے صابر قرار دے اپنی وافر نعمتوں پر شکر اور اپنی وسیع

ذِکْرَةِ بَسَائِغِ الْأَيَّامِ مُشْتَاقَةٌ إِلَى فَرْحَةِ لِقَائِكَ

مہربانیوں کا ذکر اور اپنی فرحت اور ملاقات کا مجھے مشتاق بننا دے

مُتَزِدَّةٌ فِي الشُّقْوَى لِيَوْمِ جَزَائِكَ مُسْتَنَّةٌ بِسُنَنِ

تیاست کے لئے میرا روزِ راہِ تقویٰ ہو اور اپنے خاص بندوں کے راستے پر مجھے

أَوْلِيَاءِكَ مُفَارِقَةٌ لِأَخْلَاقِ أَعْدَائِكَ مَسْقُوتَةٌ عَنِ

گامزن فرما اپنے دشمنوں کے (بد) اخلاق سے عداوت اور دنیا سے میرے نفس

الدُّنْيَا بِحَمْدِكَ وَتَسْبِيحِكَ اللَّهُمَّ إِنَّ قُلُوبَ الْمُخْبِتِينَ

کو دور کرے (جس) تیری ہی حمد و ثنا ہے اے خدا صاحبِ تواضع کے دل تیری

إِلَيْكَ وَالْهَمَّةُ وَسَبِيلُ الدَّاعِيَيْنِ إِلَيْكَ شَارِعَةٌ وَأَعْلَامُ

طرفِ مائل اور تیری طرف رغبت کرنے والوں کے لئے راستے وسیع ہیں تیری

الْقَاصِدِينَ إِلَيْكَ وَاضْعَةٌ وَأَفِيدَةٌ الْعَارِفِينَ بِمَسْئَلِ

طرفِ قصد کرنے والوں کے لئے نشان و وضع ہیں اور عالمِ فہم کے دل تجھ سے

فَارِزَةٌ وَأَصْوَاتُ الدَّاعِيَيْنِ إِلَيْكَ صَائِعَةٌ وَأَبْوَابُ

خوفزدہ ہیں تیری درگاہ میں دعا کرنے والوں کی آوازیں بلند ہیں اور اُن کیلئے

الْجَابِبَةِ لِهَذِهِ مُنْقَضَةٌ وَذَعْوَةُ مَنْ تَالَعَاكَ مُسْتَجَابَةٌ
 انجابت کے دروازے کھلیں ہر کار نامہ مالک کی دعا مستجاب
 وَكَوْنُهُ مِنْ أَتَابِ إِلَيْهِ مَقْبُولَةٌ وَغَيْرُهَا مِنْ بَكَايِ
 اور غیر کا طرف راستہ مالک کی ذہن قبول ہے تجھ سے خوف زدہ ہو کر
 خُذْ عَلَيْكَ مَحْجُوزَةً وَالْإِعَانَةَ لَنْتَنِ اسْتَعَانَ بِكَ
 آنسو بیاں رحمت ہے اور تجھ سے مدد پاؤں جو مالک کے لئے تیری مدد
 مَوْجُودَةٌ وَالْإِعَانَةَ لَنْتَنِ اسْتَعَانَ بِكَ مَقْبُولَةٌ وَ
 جو جو تجھ سے ہر خوف پاؤں مالک کے لئے نصیب ہے اور
 جَدَّ لَيْكَ إِبْرَاهِيمَ مُنْجِزَةٌ وَزَلَّلَ مِنْ اسْتَعَانَكَ
 تیرے عہد سے بندوں کے لئے کچھ ہیں جس نے فرشتوں کے بعد تجھ سے
 مُقَابَلَةٌ وَأَعْمَالُ الْعَامِلِينَ لَدُنْكَ مَحْجُوزَةٌ وَأَرْزَاقُ
 گوشت و چربی دینے و بیکار کیا اور عاملین کے اعمال تو وہ اس عہد میں تمام
 لَدُنْكَ الْخَلَائِقُ لَدُنْكَ نَازِلَةٌ وَعَمَّا أَوَّلَ الْمُؤِيدِ
 مخلوقات کا دنیا تجھ سے نازل ہوتا ہے اور ہر مرتبہ زیادتی
 الْيُسُودِ رَاحِلَةٌ وَذُنُوبُ الْمُسْتَغْفِرِينَ مَغْفُورَةٌ وَ
 کے ساتھ ملتا ہے توہ کر لے دلوں کے گناہ معاف ہیں اور

حَوَائِجِ حَقِيقَتِ عِنْدَكَ مَقْضِيَةٌ وَبِحَوَائِجِ الشَّيْطَانِ
 خَلْقِ كِی حاجتیں تیرے ہی ہوں رد ہوتی ہیں سائیں کو تیری طرف سے
 عِنْدَكَ مَوَاسِرَةٌ وَحَوَائِجُ الْمُزِيدِ مُتَوَاشِرَةٌ وَمَوَاسِرَةُ
 انعام وافر رہتے ہیں اور ہمیشہ زیادہ ہوتے رہتے ہیں جو کوں کے
 الْمُسْتَطْعِمِينَ مَعَهُ وَمَتَاجِلُ الطَّمَاءِ كَذِبٌ مُتَرَجِّعٌ
 لئے تیرا دسترخوان اور آگاہ ہے اور یاسوں کے لئے تیرا حوضِ سبز ہے
 اللَّهُمَّ فَاسْتَجِبْ دُعَائِي وَاقْبَلْ ثَنَائِي وَاجْمَعْ بَيْنِي
 اے خدا میری دعا سبب اور حمد و ثنا قبول فرما خدا یا بحق
 وَبَيْنَ أَوْلِيَائِي بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَ
 عَمْرٍ وَعِيسَىٰ وَارْحَمِیْ اے اپنے دوستوں کے
 الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ إِنَّكَ قَرِيبٌ لِّعَمَائِي وَمُنْجِي مَنَائِي
 ساتھ ایک ہی جگہ پر جمع کر دے کہ نہ تو ہی میری نعمتوں کا وارث اور نہایت
 وَخَالِيَةٌ رَجَائِي فِي مُنْقَلَبِي وَمَتَوَايَ أَنْتَ إِلَهِي وَ
 آرزو اور میری امید کی غایت مقامِ انقلاب اور آخری ٹھکانے میں فقط تو ہی ہے تو ہی
 مَسِيدِي وَمَوْلَايَ اِغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا أَعْدَانَا
 میرا معبود و مسید اور میرا ملا ہے ہمارے دوستوں کو بخش دے اور ہمارے دشمنوں

وَأَشْعَلْتُهَا نَارًا أَذًا وَأَظْهَرْتُ كَلِمَةَ الْحَقِّ وَاجْعَلْهَا
 کو ہم سے دلع کر دے ہم کو ان کی اذیت سے محفوظ کر کہ حق کو ظاہر اور اس
 الْعُلَيَّا أَذْجَعُ كَلِمَةَ الْبَاطِلِ وَاجْعَلْهَا السُّفْلَى إِنَّكَ
 کا بول بالا کر دے کلمہ باطل کو زیر پا اور پست کر کہ دے تحقیق
 عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
 تو ہر چیز پر قادر ہے

۱۴) فقط زیارت امام حسن علیہ السلام

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 اے پروردگار دو جہان کے فرستادہ نبی کے فرزند اے امیر المومنین کے بیٹے
 يَا بَنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ
 آپ پر میرا سلام ہو اے فاطمہ زہراء کے بیٹے اے خدا
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ
 کے حبیب آپ پر میرا سلام ہو اے برگزیدہ خدا اے امین
 اللَّهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ
 خدا اے حجت عند آپ پر میرا سلام ہو

اللَّهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَوَاطِ
اے نور خدا اے راہ

اللَّهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَيَانَ حُكْمِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
وہیل خدا اے حکم خدا کو بین کرنے والے آپ پر سلام ہو

يَا نَاصِرَ دِينِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السَّيِّدُ الْوَكِيلُ
اے ناصر دین خدا اے پاک سردار اے خوش کردار

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبَرُّ الْوَفِيُّ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْقَائِمُ
اے دانا شعار آپ پر میرا سلام ہو اے قائم اور

الْأَمِينُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَالِمُ بِالتَّوَنِيلِ السَّلَامُ
امین اے تاویل تیرا ان کے عالم آپ پر میرا سلام ہو اے

عَلَيْكَ أَيُّهَا الْهَادِي الْمُهْدِي السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
ہدایت یافتہ ہادی اے پاک و پاکیزہ آپ پر

الظَّاهِرُ الرَّكِيُّ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ السَّلَامُ عَلَيْكَ
میرا سلام ہو اے پرہیزگار و پاک وامن اے حق معنی

أَيُّهَا الْحَقُّ الْحَقِيقُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الشَّهِيدُ الْمَضِيُّ
آپ پر میرا سلام ہو میرا سلام ہو اے شہید و صدف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَبَائِنَا مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلَى رُوْحِنَا مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلَى اُمَّتِنَا مُحَمَّدٍ
 اے ابو محمد (امام) عیسیٰ علی آپ پر خدا کی رحمت اور برکتیں نازل فرما

در زیارت

ان زیارت میں حضرت امام زین العابدینؑ اور امام محمد باقرؑ
 امام جعفر صادقؑ کو خطاب کیا گیا ہے اس کو بھی وہیں گھڑے جو کہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلَى اَبَائِهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ الْبَرَكَاتُ
 اے خدا ہم کو فرما

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلَى اَبَائِهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ الْبَرَكَاتُ
 اے خدا ہم کو فرما

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلَى اَبَائِهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ الْبَرَكَاتُ
 اے خدا ہم کو فرما

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلَى اَبَائِهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ الْبَرَكَاتُ
 میں آپ کے حق میں اور بلند مقام کو پہنچاؤں میرے حق میں

مُوَالٍ لَّا قُلُوبًا يَكْتُمُ بَابِي أَنْتُمْ دَاغِي صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
 آپ پر قربان ہوں میں آپ کے دشمنوں اور آپ کے دشمنوں کا دوست ہوں آپ پر

اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَوَالِي أَخْرَجَهُمْ كَمَا تَوَالَيْتُ

کی رحمتیں ہوں اے خدا یا جیسے میں ان کے آؤں امام کا دوست ہوں ایسے ان میں

أَوْلَاهُمْ وَأَبْرَأُ مِنْ كُلِّ وَرَيْجَةٍ دُونَهُمْ وَ

سے آخری امام کا بھی دوست ہوں میں ان کے دشمنوں کی دوستی سے بیزار

أَكْفَرُ بِالْجَنَّةِ وَالطَّاغُوتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى

ہوں اور جہنم و طاغوت و لات و عزی کا منکر ہوں

صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ يَا مَوْالِي وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

اے میرے سرداران آپ پر خدا کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمَلِكِينَ وَسَلَامٌ عَلَى وَجْهَيْكَ

اے عبارت کرنے والوں کے سردار (امام مہدی) اولاد اے امام باقرؑ کا

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَاقِرَ عَلَمِ النَّبِيِّينَ أَسْلَامٌ عَلَيْكَ

علم انبیاء آپ پر میرا سلام ہے اے امام صادقؑ اپنے ہر قل و فعل

يَا صَلَواتًا صَلَواتُكَ فِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ

میں تمہاری کئی ہوئے آپ پر میرا سلام ہے

زیارت سے فارغ ہو کر وہیں کھڑے ہو کر خدا سے حاجات طلب
کی جائیں چونکہ ہر امام کی زیارت کے بعد دو رکعت نماز پڑھنی مستحب
اور بقیع میں تو نماز پڑھنے دیتے نہیں۔ لہذا مسجد نبوی میں جا کر ہر ایک
امام بقیع کی نماز زیارت بجا لائیں اور ہر نماز کا ثواب ہر ایک امام
کو بدیہ کریں۔

زیارت جناب فاطمہ زہرا

والدۃ امیر المومنین علیہ السلام

یہ زیارت بھی قبور ائمہ علیہم السلام کے نزدیک کھڑے ہو کر
پڑھی جائے۔

السلام علی نبی اللہ والسلام علی رسول اللہ والسلام

نبی اللہ رسول اللہ اور محمد و آلہ مرسلین (جناب)

علی محمد و آلہ المرسلین والسلام علی معتمد مہدی

محمد پر سلام ۱۰۰۰۰۰ اولیہ و آخریہ کے سوا

الْأَوَّلِينَ السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْأَكْبَرِينَ

(جواب) محمد پر سلام ہو جن ذات کو

السَّلَامُ عَلَى مَنْ بَعَثَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ

خدا نے دو جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اس پر سلام ہو۔ آپ پر سلام

أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَى قُلُوبِهِ

اے پیغمبر خدا اور خدا کی رحمت و برکتیں نازل ہوں اے ہاشمیہ

بِنْتُ أَسَدٍ الْهَاشِمِيَّةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْعَدِيقَةُ

فاطمہ بنت اسد اے صدیقہ پسندیدہ آپ

الْمُرُوضَةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الثَّقِيَّةُ الثَّقِيَّةُ السَّلَامُ

پر سلام ہو اے صاحب تقویٰ و پاک اے کریم

عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْكَرِيمَةُ الرِّضِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَلِيلَةَ

ورضیہ آپ پر میرا سلام ہو اے خاتم النبیین

مُحَمَّدٍ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالدَّ سَيِّدِ الْوَحِيدِينَ

(جواب) محمد کی کفالت کرنے والی اے سید اہلباء کی مادر محمد آپ پر سلام ہو

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ ظَهَرَ ثُ شَفَقَتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

اے خاتم الانبیاء (جواب) رسول خدا پر شفقت کرنے والی

أَشْهَدُ أَنَّكَ مَصْنُوبٌ عَلَى الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ بِأَشْرَفِ
 بَيْتِهِ رَمَّاكَ مَقْدَمُ رَحْمَتِي كَأَنَّكَ مَرْمُوقٌ مِنْ أَيْدِي مَلَائِكَةِ
 الْأَدْيَانِ رَاضِيَةً سَخِيحَةً ظَاهِرَةً تُرَكِّبُهُ نَفْسُهُ
 تَسْكُنُ كِيَارَ دَوْلَاهِمْ أَجَبٌ بِكَ وَبِالْكَزْبِ وَطَبِيبُهُ

نَفْسُهُ قَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَأَرْضُ خَالِكَ وَجَعَلَ الْوَحْيَ
 حَقِّهِ فَمِنْ أَجْلِ رَاضِيَةٍ بِأَنْدِ أَجَبٍ كَوْنُهُ فِي مَنَازِلِ
 مَنْزِلِكَ وَمَا وَدَّكَ اللَّهُ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
 تَعَالَى قَرَارُهُ

وَيَحْمَدُ وَالْفَقِيهُ يَنْبِيَا رَبِّهَا وَلَقَدْ نَفَى عَلَى مَحَبَّتِهَا وَلَا
 (مطلب) ان کی زیارت میرے لئے نفع بخش ہو اور مجھے اللہ کی محبت پر ثابت
 تَحْوِيْمِي شَفَاعَتُهَا وَشَفَاعَتُكَ الْإِسْمِيَّةِ مِنْ دُرَرِهَا وَازْدَرْجِي
 رَحْمَتِكَ

مُؤَافَقَتُهَا وَالْحُسْرَى مَعَهَا وَمَعَ أَفْوَادِهَا الطَّاهِرِينَ
 خدایا مجھے ان کا دست بنا دے ایسا ہی خاتون ایسا ہی اللہ تعالیٰ کی رضا
 اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ خَيْرَ الْعُقَدِ مَعَهُ زِيَارَتِي يَا هَذَا دُنْدُقِي
 مشورہ فرما خدایا یہ میری آخری زیارت قرار نہ دے بلکہ جب تک زندہ رہوں

الْعَوْدِ إِلَيْهَا أَبَدًا مَّا أَبْقَيْتَنِي وَإِذَا تَوَلَّيْتَنِي فَأَعْشُرْنِي

اس کی زیارت سے ہمیشہ موفق فرماتے رہنا اور جب میں مراؤں تو اس عاتق
فی شؤنہا وادخلنی فی شفاعہا بربک حمتک یا
کے زمرہ میں مجھے عفو فرمانا مجھے ان کی شفاعت میں داخل کر دے یہ رحمت کے

أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ بَحِّثْهَا بِحُذِّكَ وَمَنْزِلَتِهَا
ذریعہ سے زیادہ رحم کر دے۔ اے خدا یا اس عاتق کی بشارت و شفقت کا واسطہ

لَدَيْكَ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَ
مجھے اور میرے والدین بلکہ جمیع مومنین و مومنات کو بخش دے

الْمُؤْمِنَاتِ وَاسْتَلْهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً
دنیا پر رہنا و آخرت میں احسان فرما اور اپنی

وَقَاتِبْ بِوَحْمَتِكَ عَذَابَ النَّارِ

رحمت سے ہمیں عذاب جہنم سے بچا

ایک قول کی بناء پر اعمال ہے کہ جناب فاطمہ زہرا کی قبر میں

ہے لہذا سابقہ زیارت یہاں بھی پڑھ لی جائے۔

زیارت حضرت عباس ابن عبدالمطلب

قبور آئمہ علیہم السلام کے ساتھ ہی اس بزرگوار کی قبر ہے موصوف
کی قبر کی طرف متوجہ ہو کر یہ زیارت پڑھی جائے۔

السلامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ نَا عَبَّاسُ یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ السَّلَامُ

اے ہمارے سردار عباسؑ اے عم رسول خداؐ اے

عَلَیْكَ یَا عَمْرُؤَ نَبِیِّ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَمَّ حَبِیْبِ اللّٰهِ

عم پیغمبر خداؐ آپ پر سلام ہو اے عم حبیب خداؐ

السلامُ عَلَیْكَ یَا عَمَّ الْمُصْطَفٰی

اے عم مصطفیٰؐ آپ پر سلام ہو

ان زیارات سے فارغ ہو کر چند قدم چل کر تین قبریں زینبؑ

کلتوم ورقیہ کی ہیں جناب خدیجہ الکبریٰ کی دہرے سے ان تین قبریں

کی انحضرتؐ نے تربیت فرمائی اُن پر فاتحہ پڑھ کر تھوڑے فاصلے پر

جناب عقیل اور جناب عبداللہ بن طیار کی زیارت پڑھیں۔

السلامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ نَا یَا عَقِیْلَ بْنَ اَبِیْطَالِبٍ السَّلَامُ عَلَیْكَ

اے ہمارے آقا عقیل بن ابی طالبؑ اے رسول خداؐ کے

يَا بَنِي عَمْرِو رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنِي عَمْرِو نَبِيِّ اللَّهِ

چچا زاد بھائی آپ پر سلام ہو اے حبیب خدا

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنِي عَمْرِو حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ

اور حبیب خدا کے چچا زاد بھائی آپ پر میرا سلام ہو اے

عَلَيْكَ يَا بَنِي عَمْرِو الْمُصْطَفَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَالِي

جناب محمد مصطفیٰ کے چچا زاد کے خباب علی مرتضیٰ کے بھائی آپ پر

الْمُرْتَضَى السَّلَامُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ الطَّيَّاسِ فِي

سلام ہو اے عبد اللہ بن جعفر طیار آپ پر سلام ہو اور

الْجَنَابِ وَعَلَى مَنْ حَوَّلَكُمْ وَأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ

اصحاب رسول خدا میں سے جو آپ کے گرد و نواحی میں مقرر ہوئے ہیں اُن پر بھی سلام

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكُمْ وَأَرْضَاكُمْ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ

ہو خداوند کریم آپ رگوں پر راضی رہے اور تمہیں نہایت ہی خوش رکھے اور

الْجَنَّةَ مَثَرًا لَكُمْ وَمَسَاجِدَكُمْ وَمَحَلَّكُمْ وَمَا دِيَارُكُمْ إِلَّا

جنت تمہارا مکان و محل قرار دے آپ پر سلام

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

اور خدا کی رحمتیں نازل ہوں۔

قبر عقیل کے قریب بعض ازواج نبی اکرم کی قبور ہیں وہاں بھی
نیک ازواج کے لئے فاتحہ پڑھا جائے۔

زیارت جناب ابراہیم بن رسول اللہؑ

جناب ابراہیم کی قبر کے قریب کھڑے ہو کر یہ زیارت پڑھیں۔

السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ
(جناب) رسولِ خدا پیغمبرِ خدا اور حبیبِ خدا

عَلَى حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى صَاحِبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى نَبِيِّ
پر سلام ہو صفیِ خدا اور ہمرازِ خدا پر سلام ہو

اللَّهُ السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ
جناب سردارِ انبیاء خاتمِ رسولان

وَحَاشَاكَ الْمُرْسَلِينَ وَخَيْرَكَ اللَّهُ مِنْ خَلْقِهِ فِي أَرْضِهِ
زمین و آسمان کی مخلوق میں سے برگزیدہ خدا محمد بن

وَسَمَائِهِ السَّلَامُ عَلَى جَمِيعِ أَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ السَّلَامُ
عبداللہ پر سلام ہو (خدا) کے تمام انبیاء و رسولان اور

عَلَى الشَّهَدَاءِ الشُّعَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ السَّلَامُ عَلَيْنَا

سعادت مندان نیک شہیدان پر سلام ہو ہم اور خدا

وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الرُّومُ

کے نیک بندوں پر سلام ہو اے روم پاک تجھ پر

الزَّكَاةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّفْسُ السَّرِيفَةُ

سلام ہو اے نفس شریف مائے فطرت

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا السُّلَالَةُ الظَّاهِرَةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ

ظاہرہ تجھ پر سلام ہو اے نفس پالیز

أَيُّهَا النَّسَمَةُ الزَّكَاةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ خَيْرِ الْوَرَى

اے خیر الوری (برگزیدہ عالم) کے فرزند آپ پر سلام ہو

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ النَّبِيِّ الْمُجْتَبَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ

اے برگزیدہ پیغمبر اور مطلقہ الناس پر مبعوث نبی،

الْمُبْعُوثِ إِلَى كَافَّةِ الْوَسَايِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ الْبَشِيرِ

کے فرزند آپ پر میرا سلام ہو اے بشیر و نذیر

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ السَّرَّاءِ الْمُرِيدِ السَّلَامُ عَلَيْكَ

کے فرزند اے چراغ تاباں کے فرزند آپ پر میرا سلام ہو اے

يَا بَنِي الْمَوْتِد بِالْقُرْآنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنِي الْمَوْسَى إِلَى الْإِلَهِ وَالْجَانِّ
 فرزندِ انجیستہ جن کی قرآن کے ذریعہ تائید کی گئی ہے فرزندِ ستارۂ برائی
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنِي صَالِحِ الزَّائِدَةِ وَالْعَلَامَةِ السَّلَامُ
 تمام انس و جن پر سلام ہو اسے فرزندِ صاحبِ پرچم و نشان اسے فرزندِ شفیعِ روزِ
 عَلَيْكَ يَا بَنِي الشَّفِيعِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنِي
 جزا آپ پر سلام ہو اسے فرزندِ انجیستہ جن کو خدا نے کرامت
 مِنَ حَيَاةِ اللَّهِ بِالْكَرَامَةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
 کے ساتھ مخصوص کیا آپ پر میرا سلام اور خدا کی رحمت

وَبَرَكَاتُهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ اخْتَارَ اللَّهُ لَكَ دَارَ انْعَامِهِ
 و برکات نازل ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا نے آپ کے لئے دارِ نعمت
 قَبْلَ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكَ أَحْكَامُهُ أَوْ يُكَلِّفَكَ حَلَالَهُ
 کو منتخب فرمایا قبل اس کے کہ آپ پر احکام کو واجب کرے اور آپ کو اپنا
 وَحَرَامُهُ فَتَقْلَقَ إِلَيْهِ طَيْبًا رَاحِيًا مَرْضِيًّا طَاهِرًا
 حلال و حرام کا مکلف فرمائے پس خدا نے آپ کو پاک پاکیزہ اور ہر نجاست
 مِنْ كُلِّ نَجَسٍ مُقَدِّمًا مِنْ كُلِّ دَلِيٍّ وَبَوَّارَةً
 و آلودگی سے طاهر رکھے کہ اس مگر جنت کی طرف منتقل کیا اس نے آپ

حَبَّةَ الْمَادَى وَرَفَعَكَ إِلَى الدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَصَلَّى
 كَرَحْتِ لَدُنِي مِثْلَ عِظَا نَرَانِي أَدْرَأَبْ كَمْ دَرَجَاتٍ بَلَدَ فَرَأَيْتُ أَبْ
 اللَّهُ عَلَيْكَ صَلَوةً لَقَرَّبَهَا عَيْنُ رَسُولِهِ وَتَجَلَّيْنَاهُ
 خُذَا كِي رَحْمَتٍ هُوَ اِيْسِي رَحْمَتِ جِسِّ سَے اَسْمَعْرَتِ مَكِّي اَكْمَ صُنْدُكِي مَر
 اَكْبَرُ مَا مَبُولِهِ اَللَّهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَواتِكَ وَ
 اور اپنی بزرگ ترین آرزو کو پالیں اے مہدایا اپنی بہترین و
 اَرْكَضَاهَا وَاَنْتَی بَرْكَاتِكَ وَادْوَاهَا عَلٰی رَسُولِكَ
 پاکیزہ رحمتیں اور نہایت ہی دافر و اکمل برکتیں اپنے رسول و
 وَبَيْتِكَ وَخَيْرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ مُحَمَّدٌ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ
 و پیغمبر خدوت میں سے تجھے بڑے غام الا نبیہ محمد کے لئے
 وَصَلَّى مَنْ نَسَلَ مِنْ اَوْلَادِهِ الطَّالِبِينَ وَصَلَّى مَنْ
 اور ان کی نسل میں سے پاک اولاد اور ان کی نائب
 خَلَفَ مِنْ عَشْرَتِهِ الظَّاهِرِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
 پاک عسرت کے لئے قرابہ دے اے زیادہ رحم
 الرَّاحِمِينَ اَللَّهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَاتِكَ وَ
 کرنے والے اے خدایا میں تجھ سے صفی محمد اور ان کے

اِنِّزَاهِيْمَ تَحْتَ نَيْبِكَ اَنْ تَجْعَلَ سَعْيِي بِهْمُ مَشْكُوْرًا
 فرزند ابراہیم کا واسطہ دے کہ سوال کرتا ہوں کہ میری سہی کو قبول فرما
 وَ ذَنْبِيْ بِهْمُ مَغْفُوْرًا وَ حَيَاتِيْ بِهْمُ سَعِيْدَةً وَ عَاقِبَتِيْ
 میرے گناہ کو بخش دے میری زندگانی کو نیک فرما انجام
 بِهْمُ حَبِيْدَةً وَ حَوَائِجِيْ بِهْمُ مَقْضِيَّةٌ وَ اَفْعَالِيْ بِهْمُ
 بالغیر اور میری حاجات کو پورا کر دے میرے افعال کو
 مَرْضِيَّةٌ وَ اَمُوْرِيْ بِهْمُ مَسْعُوْدَةٌ وَ شُؤْنِيْ بِهْمُ
 ان کے ذریعہ سے پسندیدہ اور تمام امور کو سعادت سے مہرہ در آمد میرے احوال کو
 مَحْمُوْدَةٌ اَللّٰهُمَّ دَاخِلِيْنَ اِلَى التَّوْفِیْقِ وَ نَفْسِيْ عَنِ
 لائق تعریف بنادے خدایا مجھے عمدہ توفیق عطا فرما اور تمام غم و تنگی
 كُلِّ هَمٍّ وَ ضِیْقٍ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِيْ عِقَابِكَ وَ اَمْنَحْنِيْ
 کو مجھ سے دور فرما دے خدایا مجھے اپنے عتاب سے نجات دے
 تَوَابِكَ وَ اَسْكِنْنِيْ جَنَّاتِكَ وَ اَرْضُ قَبْرِ رِضْوَانِكَ وَ اَمَانِكَ
 اور مجھے تواب عطا فرما کہ جنت میں اپنی خوشنودی و لمان کے ساتھ ساکن فرما
 وَ اَشْرِكْ لِيْ فِيْ صَالِحِ دُعَائِيْ وَ اِلٰدَتِيْ وَ وَلَدِيْ وَ جَبِيْمِ
 نہیں میری اچھی دعاؤں میں میرے والدین و فرزندان (بلکہ) تمام

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ
 زندہ و مردہ مومنین و مومنات کو شریک نہ فرما
 إِنَّكَ وَبِئِ انْبِاقِيَاتِ الصَّلَاحَاتِ آمِينَ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 کیونکہ تیری باقیات صالحات کا سرپرست ہے آمین اے دو جہاں پر پلنے والا
 زیارت کے اختتام پر اپنی حاجات طلب کریں خدا برائے
 گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ پھر جناب علیمہ سعدیہ کی قبر کی زیارت کے لئے
 روانہ ہو جائیں وسط راہ میں زخمی شدگان جنگ احد کی قبور کے قریب
 کھڑے ہو کر یہ سلام پڑھا جائے۔

زیارت زخمی شہداء احد

السلام عليكم يا شهداء يا سعداء يا خبباء يا نقباء
 اے شہیدان (راہِ فدا) اے سعادت مندان اے اصحابِ نجیب و نقیب
 يا اهل الصديق والوفاء السلام عليكم يا مجاهدون
 اے اہل صدق و وفا آپ پر سلام ہو اے راہِ خدا میں جہاد کرنے والے
 في سبيل الله حق جهاد السلام عليكم بما صبرتم ففهم
 جیسے جہاد کا حق تھا اے صابرین و ساکنین جنت آپ پر

عُثْبَى الدَّارِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءَ كَافَّةٍ عَامَّةٍ وَ

سلام ہو اے جینے شہیدان (راہ خدا) آپ پر سلام

رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

خدا کی رحمت و برکتیں نازل ہوں

اس کے بعد جناب حلیمہ سعدیہ مادر رضاعی پیغمبر اکرم کی قبر
کے قریب کھڑے ہو کر زیارت پڑھیں۔

زیارت جناب حلیمہ مادر رضاعی پیغمبر اکرم

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ صَفِيٍّ

اے مادر (رضاعی) جناب رسول خدا اے مادر صفی اللہ اے

اللَّهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّ

مادر حبیب خدا آپ پر میرا سلام ہو اے (جناب محمد)

الْمُصْطَفَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُرْضِعَةَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ

مصطفیٰ کی ماں اے (جناب) رسول خدا کو دودھ پلانے والی اے

عَلَيْكَ يَا لَيْمَةَ السَّعْدِيَّةِ فَرَضَنِي اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَ

حلیمہ سعدیہ آپ پر سلام ہو خدا آپ پر راضی و خوشنود ہو

أَرْضَاكَ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مِثْلَ ذَلِكَ وَمَا وَالِكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

آپ کا مقام جنت قرار دے آپ پر خدا کی رحمت

وَبَرَكَاتُهُ

اور برکتیں ہوں

نیز عوام مومنین جو کہ بقیع میں دفن ہیں ان کے لئے یہ زیارت

بھی پڑھیں۔

السلام عَلَى أَهْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ أَهْلِ لَا إِلَهَ

لا الہ الا اللہ کہنے والوں کی طرف سے اہل لا الہ الا اللہ پر

إِلَّا اللَّهُ يَا أَهْلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بِحَقِّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

سلام ہو اس کلمہ پاک پر اعتقاد رکھنے والوں اس پاک کلمے کا واسطہ

كَيْفَ وَجَدْتُمْ قَوْلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَا لَا إِلَهَ

ذرا جہیں بتلا دو کہ آپ نے اس عقیدے کو قبر میں کیسے پایا ہے

إِلَّا اللَّهُ بِحَقِّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنْ غَفِرَ لِمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا

معبود حقیقی اس پاک کلمہ کے ذریعہ ہر ایک اس پاک کلمہ کو کہنے والے

اللَّهُ وَآخِرُ مَا فِي رُفُوَّةٍ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

کو بخش دے اور لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ و علی ولی اللہ

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيَّ ذِلِّي ۝

کہنے والے کے زمرے میں ہیں بھی داخل کر دے

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص قبرستان میں جا کر مذکورہ کلمات پڑھے خداوند کریم پچاس سال کی عبادت کا ثواب اسی کو عطا فرماتا ہے اور پچاس سال کے گناہ اس کے اور اس کے والدین کے محو فرماتا ہے۔

زیارت جناب اسماعیل فرزند امام جعفر صادق علیہ السلام

اے حجاج کرام جب کبپ بقیع کی زیارت سے فارغ ہو کر باہر

تشریف لائیں تو بخداد کی طرف جاتے ہوئے شکر کے قریب ہی

جناب اسماعیل کی قبر ہے جا کر زیارت پڑھیں

السَّلَامُ عَلَىٰ حَبِذِكَ الْمُصْطَفَى السَّلَامُ عَلَىٰ أَيْبِكَ الْمُؤْتَمَنِ

آپ کے حذر (محمد مصطفیٰ) اور آپ کے باپ (علی) مرتضیٰ اور سردار

الْإِصْحَارِ السَّلَامُ عَلَى الشَّيْخَيْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ السَّلَامُ

امام حسن و امام حسین پر سلام ہو سلام ہو جناب

عَلَى خَدِيجَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ

ندیجہ پر جو کہ تمام مومنین اور فاطمہ زہرہ کی ماں ہیں

اَلْسَلَامُ عَلٰی فَاطِمَةَ اُمِّ الْاَسْمَةِ الطَّاهِرَةِ اَلْسَلَامُ عَلٰی
 جناب آئمہ طاہرین کی ماں فاطمہ زہرا پر سلام ہو آخرت میں
 النَّفْسُ مِنَ الْخَيْرَةِ مَجْمُورِ الْعُلُومِ الرَّاحِدَةِ شَفَاعَتِي فِي
 میری شفاعت کرنے والے نفوسِ فاخرہ اور موزن بحرِ علوم
 الْاَخِرَةِ وَ اَفْلِيَا فِي عَمْدِ عَوْدِ الزُّوْجِ اِلَى الْعِظَامِ الْخَيْرَةِ
 پر سلام ہو اس وقت بھی وہ میرے اولیاء ہیں جبکہ پوسیدہ ہڈیوں کی
 اَسْمَةِ الْخَلْقِ وَ وِلَايَةِ الْحَقِّ اَلْسَلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّعْبُ
 طرفِ مدح کی برگشت ہوگی وہ امان خلق اور دالیانِ حق ہیں اسے شخصِ شریف
 الشَّرِيفُ اِسْمَعِيلُ بْنُ مَوْا لَنَا خَيْرٌ مِنْ مُحَمَّدٍ
 (جناب) اسمعیل فرزند مولانا حضرت جعفر صادق و طاہر
 الصَّادِقِ الطَّاهِرِ الْكَرِيمِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ
 کریم آپ پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے
 وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ مُصْطَفَاهُ وَاَنْ عَلِيًّا وَلِيُّهُ وَ
 کوئی معبود نہیں تحقیق کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے ہیں اور علی اس کے خلیفے
 مُجْتَبَاً وَاَنْ الْاِمَامَةَ فِيْ وَلَدِهِ اِلَى يَوْمِ الدِّينِ نَعْلَمُ
 ہوئے ولی ہیں قیامت تک امامت کا سلسلہ انہی کی اولاد میں جاری

ذَٰلِكَ عَلَمُ الْيَقِينِ وَنَحْنُ لَدَا إِلَٰكٍ مُّتَقِدُونَ وَفِي نَعْمِهِمْ مُّجْتَبَدُونَ

رہے گا اسی پر ہمارا اعتقاد ہے اور ہم ان کی نعمت میں کوشاں ہیں

زیارت حضرت عبداللہ والد المحترم

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس نذر گوار کی قبر مسجد نبوی کے باب السلام کے مقابل الٹے

بازار کے آخری کونچہ میں واقع ہے وہاں پہنچ کر یہ زیارت پڑھیں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللَّهِ

اے ولی خدا اے امین خدا

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَسْتُودَ

اے نور رسول کے محافظ آپ پر

نُورِ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالدَّ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ

سلام ہو اے خاتم انبیاء کے پدر نذر گوار

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ انْتَهَى إِلَيْهِ الْوَدِيعَةُ وَالْأَمَانَةُ

اے مضبوط امانت (نور محمدی) کے آخری امین آپ پر

النُّبِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَوْدَعَ اللَّهُ فِي صَلَاحِهِ

سلام ہو اے وہ جس کی پشت مبارک میں اللہ تعالیٰ

الطَّيِّبِ الظَّاهِرِ الْكَافِرِ نُورُ رَسُولِ اللَّهِ الصَّادِقِ الْأَمِينِ
 نے نورِ صادق و امین رسولِ خدا کو امانت رکھا آپ پر سلام
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالِدَ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ أَشْهَدُ
 آپ پر سلام اے پدرِ سرورِ انبیاء و رسولان میں گواہی دیتا ہوں
 أَنَّكَ قَدْ حَفِظْتَ الْوَصِيَّةَ وَأَذَيْتَ الْأَمَانَةَ عَنْ
 کہ آپ نے وصیت کی حفاظت کی اور دھمیان کے مالک کی دھمیان

رَبِّ الْعَالَمِينَ فِي رَسُولِهِ وَكُنْتَ فِي دِينِكَ عَلَى
 رسولِ خدا کے بارے میں امانت کو ادا کیا آپ یقین کے ساتھ اپنے دین
 يَقِينٍ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ اتَّبَعْتَ دِينَ اللَّهِ عَلَى مِثْلِهِ جَعَلَكَ
 پر ناز تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اپنے خدا پر ایم خلیل اللہ کے
 إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ اللَّهِ فِي حَيَاتِكَ وَبَعْدَ وَفَائِكَ
 طریقہ پر دین کی اتباع کی حیات و ممات میں آپ نے
 عَلَى مَرْضَاتِ اللَّهِ فِي رَسُولِهِ وَأَقْرَرْتَ وَصَدَّقْتَ
 خوشنودی خدا کو حاصل کیا جناب رسولِ خدا کی نوبت اور
 بِنَبْوَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَوَلَايَةِ أَمِيرِ
 ولایت امیر المومنین اور باقی آئمہ علیہم السلام کی

الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْآلِئَةُ الظَّاهِرِينَ خَلِيمٍ
 امانت کا آپ اقرار کیا آپ کی موت و حیات میں
 السَّلَامُ فَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ حَيًّا وَمَيِّتًا وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
 آپ پر خدا کی رحمت ہو اور برکتیں نازل ہوں

زیارت حضرت حمزہ صلوات اللہ علیہ

اے زائرین محترمین اس شہید راہِ خدا کی زیارت کو فراموش نہ
 کرنا کیونکہ جناب مرحوم علامہ شیخ عباس قمی نے فخر المحققین سے نقل
 کیا ہے کہ حضرت حمزہ اور باقی شہیدانِ احد کی زیارت مستحب ہے۔
 بلکہ جناب رسولِ خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا
 جو شخص میری زیارت کرے اور میرے چچے حمزہ کی زیارت سے مشرف
 نہ ہو گویا اس نے مجھ پر جنگی بعض کتب میں ہے جناب فاطمہؑ آنحضرتؐ
 کی وفات کے بعد ہفتہ میں سوموار اور خمیس کے دن زیارت حمزہ کیلئے
 تشریف لے جاتی تھیں اور نماز و دعا میں مشغول رہتی تھیں تا وقتِ وفات
 اس سلسلہ کو جاری رکھا محمود بن بسیر کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت
 حمزہ کی زیارت کو گیا دیکھا تو جناب سیدہ درو تاک گریہ میں مشغول ہیں
 میں رُک گیا لیکن معصومہ کے گریہ سے میرا جگر پھٹ رہا تھا جب گریہ

ختم ہوا تو میں نے آگے بڑھ کر کہا اے مادرِ حنین خدا کی قسم آپ کے گریے نے
میرے رگ و دل کو توڑ دیا ہے فرمایا کیا میں یہاں بھی آنسو بہانے کا
حق نہیں رکھتی جبکہ مجھے مدینے میں گریے سے روکا گیا ہے۔ لہذا آپ
ہر حالت میں کوہِ احد کے پاس جا کر یہ زیارت پڑھیں۔

السلامُ عَلَيْكَ يَا عَمْرُو رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
اے جناب! رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے چچے

السلامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ الشَّهَدَاءِ الْإِسْلَامُ عَلَيْكَ يَا أَسَدَ
اے افضل شہیدان آپ پر سلام ہو اے غیرِ خدا

اللَّهُ وَ أَسَدَ رَسُولِهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ جَاهَدْتَ فِي اللَّهِ
اے تیرے رسولِ خدا آپ پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق

عَمْرُو وَجَلَّ وَحْدَتُكَ يَنْفُسِكَ وَ نَهَضْتَ رَسُولَ اللَّهِ وَ
آپ نے براہِ خدا میں جہاد کیا اور اپنے نفس کو قربان کر دیا میرے

كَفْتُ رِفْعًا عِنْدَ اللَّهِ وَ صَفْتُ رِفْعًا عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ
ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ نے رسولِ خدا کے ساتھ

لَا غِبَابًا يَا نَبِيَّ أَرْنِي أَتَيْتُكَ مُتَقَرِّبًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
خوش رکھا اور احکامِ الہی کی تعمیل کی آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ رسولِ خدا سے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِذَلِكَ رَاغِبًا إِلَيْكَ فِي الشَّفَاعَةِ
 تقرب حاصل ہوا ان پر اور انکی آل پر رحمت خدا ہو آپ کی زیارت سے شفاعت کا
 اَبْتَنِي بِزِيَارَتِكَ خَلَّصَ نَفْسِي مُتَعَوِّذًا بِكَ مِنْ نَارِ
 طالب ہوں نیز انکی زیارت کے سبب سے خلاصی نفس پا ہوں نفس پر نیک
 اسْتَحَقُّهَا مِثْلِي بِمَا جَلَيْتُ عَلَى نَفْسِي هَارِبًا مِنْ
 دوسرے مجھ جیسا جہنم کا مستحق ہے لیکن آپ کے سبب اکثر جہنم سے بھاگتا ہوں پشت

ذُنُوبِي الَّتِي اخْتَطَبْتُهَا عَلَى ظَهْرِي فَبَرَأَ إِلَيْكَ
 پر جو گناہوں کا بوجھ میں نے ڈالا ہے ان سے آپ ہی کے ذریعے سے فرار کرتا ہوں رحمت
 رَجَاءَ رَحْمَةِ رَبِّي أَتَيْتُكَ مِنْ شِقَّةٍ لَعِينَةٍ
 خدا کا امید ہے کہ آپ کے پاس پہنچا گیا ہوں کہیں (دوسرے آپ کے پاس مانگوں
 طَالِبًا فَصَلِّ عَلَى النَّارِ وَ أَذْ بَرَأْتُ
 ہوں دعا کے جہنم سے اپنی گردن رہا کر اپنے کا طالب ہوں کہ نیک گناہوں سے میری
 ظَهْرِي ذُنُوبِي وَ أَتَيْتُ مَا أَسْحَكَ رَبِّي وَلَكِنْ أَجِدُ
 پشت کو سگایا دیا ہے معصیت خدا میں مہر لہر جو کہ حاضر ہوا ہوں لیکن آپ
 أَحَدًا أَفْتَحُ إِلَيْكَ خَيْرًا لِي مِنْكُمْ أَهْلِي بَيْتِ
 لوگوں کے سوا اور کوئی بہتر نہیں ہے کہ جس کو نہ یاد

التَّجَمُّعُ فَلَنْ لِي شَفِيعًا يَوْمَ فَقِيرِي وَحَاجَّتِي فَقَدْ
 سَتَاوَسَ بِيَوْمِ دُرِّ قَارِي كَيْ سَامِعَ سَفَرِ كَرِّهٍ أَيْ هُنَّ لَهْدَابِ
 سِرِّتِ الْيَكِّ مَحْزُونًا وَآتَيْتُكَ مَكْرُوبًا وَاسْكَبْتُ
 فَعْرَ دِفَاقِ دِنِ (قیامت کو) میری شفاعت فرما دیں تنہا آپ کی
 عِبْرَتِي عِنْدَكَ بِالْكَيِّ وَصِرْتُ إِلَيْكَ مُفْرَدًا وَأَنْتَ
 خِدْمَتِ مِیْنِ عَاضِرِ بِنِ وَرَحْلَانِ مِیْرَسِ اَنْسُ مِہرِ رِہِجِ ہُنَّ آپ اِن بَرِگَرِ بِنِ
 يَسْتَنْ اَمْرِي فِي اللَّهِ بِصَلَاتِهِ وَحُثْنِي عَلَى بَرِّهِ
 مِیْرَسِ ہُنَّ کَرِہِجِ کِی سَامِعَ مَقْصَلِ ہُوسِنِ اور نِکِی کَرِنِ کِی خُدائے مجھے تَشْرِیْقِ
 وَدَلَّتْنِي عَلَى فَضْلِهِ وَهَذَا فِي لِحْبِیْهِ وَرَحْمَتِي
 فَرَمَانِ ہِجِ۔ آپ کے نَسَلِ کِی خُدائے رِہْمَلَتِی فرمائی اور مجھے دوستی کُرنے کِی
 فِي الْوَفَادَةِ إِلَيْهِ وَالتَّحَنُّنِ طَلَبِ الْخَوَائِجِ
 ہِدَّتِ کِی اور آپ کے ہاں آنے کِی تَرْجِیْبِ دِلَتِی اور آپ کے ہاں کُھڑے ہو کر خُدائے
 عِنْدَكَ اَنْتُمْ اَهْلُ بَيْتٍ لَا يَشْقَى مَنْ تَوَلَّاكُمْ
 حَاجَاتِ طَلَبِ کَرِنِ کا اِشارہ فرمایا اُسے خاندانِ نَبوتِ آپ کا دوست بد بخت نہ ہوگا
 وَلَا يَحْزَنُ مَنْ اتَاكُمْ۔ وَلَا يَحْزَنُ مَنْ يَتَوَلَّاكُمْ
 اور ہر آنے والا نا امید نہ ہوئے گا آپ کی طرف جھکنے والا نقصان میں

وَلَا يَسْعَدُ مَنْ عَادَاكُمْ

نہیں ہے اور آپ کا دشمن سعادتمند نہیں ہے

زیارت قبور دیگر شہیدان اُحد (رضوان اللہ علیہم)

حضرت حمزہ کی قبر سے چند قدم آگے دیوار کے ساتھ ان حضرت
کی قبور ہیں وہاں یہ زیارت پڑھیں۔

السلام علی رسول اللہ والسلام علی نبی اللہ والسلام

(جناب) رسول خدا پیغمبر خدا (جناب)

علی محمد بن عبد اللہ والسلام علی اہل بیته

محمد بن عبد اللہ اور ان کی پاک اہل بیت پر

الظاہرین والسلام علیکم ایہا الشہداء المؤمنون

سلام ہو اے شہیدانِ باایمان اے خاندان

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ الْاِیْمَانِ وَالتَّوْحِیْدِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ يَا
 اِیْمَانِ اور گرمید پرست آپ پر سلام ہو اے خدا
 اَنْصَارِ رَسُوْلِهِ عَلَیْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ یَمَا
 اور اس کے رسول کی نصرت کرنے والو آپ پر سلام ہو سبب
 صَبْرَتُكُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ اَخْلَقَكُمْ
 مسد آپ کو کیا خوب جنت ہیما گھر میں گراہی دیتا ہوں
 لِذِیْنِہٖ وَاصْطَفَاکُمْ لِرَسُوْلِہٖ وَ اَشْهَدُ اَنْکُمْ قَدْ
 کہ خدا نے آپ کو اپنے دین کے لئے منتخب فرمایا اور اپنے
 جَاہِدْتُكُمْ فِی اللّٰہِ حَقَّ جِهَادِہٖ وَذَبَبْتُكُمْ عَنْ
 رسول کہنے تہیں چنانیز گراہی دیتا ہوں کہ اپنے حق پر لڑ لیا اور دین و رسول خدا
 دِیْنِ اللّٰہِ وَحَقِّ نَبِیْہِ وَجَدْتُكُمْ یَا اَنْفُسَکُمْ حُرُوْثَہٗ
 سے دفاع کیا اور ان کے سامنے آپ نے جان بازی حکام
 وَ اَشْهَدُ اَنْکُمْ قُتِلْتُمْ عَلٰی مِنْہَا جَوْدُ سُوْلِ اَمَلِہٖ
 میں گراہی دیتا ہوں کہ آپ طریقہ رسول پر شہید ہوئے خدا آپ کو اپنے
 فَجَزَاکُمُ اللّٰہُ وَحَقَّ نَبِیْہِہٖ وَعَیْنِ الْاِسْلَامِ وَآخِلِہٖ
 پیغمبر اور اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے بہترین

أَفْضَلُ الْجَزَاءِ وَعَرَفْنَا وَجْهَكُمْ فِي مَحَلِّ رِضْوَانِهِ

جزا عطا فرمائے ہم کو خدا مقام رضوان اور مدینہ الہام میں آپ کے

وَمَوْضِعِ إِسْرَائِيلَ مَعَ الْبَرِّيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَ

رہائے مبارک سے تناسل فرمائے جہاں آپ انبیاء و صدیقین و

وَالشَّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسَنَ أَوْلِيَاءِكَ دَفِينًا

شہداء و صالحین کی معیت میں ہیں اور وہ بڑے اچھے رفیق ہیں

أَشْهَدُ أَنَّكُمْ حِزْبُ اللَّهِ وَأَنَّ مَنْ حَارَبَكُمْ فَقَدْ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کی گروہ میں جس نے بھی آپ سے جنگ کی

حَارَبَ اللَّهَ وَأَنَّكُمْ لَيْسَ الْمُقَرَّبِينَ الْفَائِزِينَ

گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا پیار اور مقرب خدا میں

الَّذِينَ هُمْ أَخْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُزْكَوْنَ فَعَلَى

آپ زندہ ہیں اور پروردگار عالم سے رزق پاتے ہیں تمہارے

مَنْ قَتَلَكُمْ نَعْتُهُ اللَّهُ فَلَاحِكَةٌ وَالتَّائِبِينَ

قاتلین پر خداوند بخششگار اور تمام لوگوں کی نعت ہو

أَجْمَعِينَ أُنَبِّئُكُمْ يَا أَهْلَ التَّوْحِيدِ زَائِرًا

اے اہل توحید آپ کے حق کو پہچان کر زیارت

وَيَجْعَلُكَ عَارِفًا وَيُزِيلَ زِيكُمُ إِلَى اللَّهِ مُتَقَرِّبًا
 کرنے آیا ہوں میں حال کو آپ کی زیارت سے قریب خدا پہنچانے
 وَيَسَاءَ سَكُونٌ مِنْ شُرُوفِ الْأَعْمَالِ وَمَوْضِعِ الْأَفْئِلِ
 اور کپ شریف اعمال پسندیدہ افعال کا جگہ علم ہے
 عَالِمًا فَعَلَيْكُمْ سَلَامُ اللَّهِ وَرَحْمَتُهُ وَبَرَكَاتُهُ
 پس آپ پر خدا کا سلام و رحمت اور برکتیں نازل ہیں
 وَعَلَى مَنْ قَسَدُكُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَغَضَبُهُ وَسَخَطُهُ
 اور تمہارے قاتلی پر خدا کی لعنت و غضب اور سختی نازل ہوگی
 اللَّهُمَّ انْفَعِنِي بِزِيَارَتِهِمْ وَكَيْفِي عَلَى قَصْدِهِمْ
 رہے خدایا ان کی زیارت میرے لئے نفع مند ہو ان کے قصد پر
 وَتَوْفِي عَلَى مَا تَوَلَّيْتَهُمْ عَلَيْكَ وَاجْمَعْ بَيْنِي
 مجھے بھی ثابت قدم رکھ جس حق پر تھم رہے ہیں مجھے بھی اسی پر جمع
 وَبَيْنَهُمْ فِي مَسْغَرِ دَارِ رَحْمَتِكَ أَشْهَدُ أَنَّكَ
 خدایا اے مگر ارگاہ رحمت میں مجھے ان کے ساتھ جمع فرما میں گواہی دیتا ہوں
 إِنَّا قَسَرْنَا وَنَحْنُ بِكُمْ لِاحِقُونَ
 آپ ہلوسہ بیش بیش ہیں اور ہم بھی پیچھے آپ سے ہیں

اس کے بعد سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ کی تلاوت کریں۔

مساجد در مدینہ منورہ

- ① مسجد قبا کہ جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر ہوئی ہے روایت میں ہے کہ جو شخص اس مسجد دو رکعت نماز بجالائے اس کو ایک عمرہ کا ثواب ملے گا اور مادر ابراہیم بن رسول خدا کے کمرہ میں بھی نماز بجالائیں کیونکہ یہاں آنحضرتؐ نماز پڑھا کرتے تھے۔
- ② مسجد فقیح جو کہ مسجد قبا کے نزدیک ہے اس کو مسجد روز شمس بھی کہتے ہیں اس میں بھی نماز بجالائیں۔
- ③ مسجد فتح جس کو مسجد احزاب بھی کہتے ہیں۔

مسجد سلمان فارسیؑ

(۷)

مسجد امیر المومنینؑ

(۵)

مسجد زہراءؑ

(۶)

بیت الشرف امام زین العابدینؑ اور بیت الشرف امام

(۴)

جعفر صادقؑ ان سب میں نماز کے بعد اپنی حاجت طلب

کریں۔

مسجد قبلتین اس میں بھی دو رکعت نماز بجا لائیں اور دُعا

(۸)

مانگیں۔ نیز مساجد جو کہ شہر مدینہ میں واقع ہیں مثل مسجد

غمامہ مسجد حضرت علیؑ اور مسجد حضرت زہراءؑ ان میں بھی

نماز پڑھیں۔

زیارت و دارع جناب رسول خدا

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهُ
 میرا سلام ہو رسول خدا اچھو بگو خدا کے سپرد کرتا ہوں آپ کی
 اَسْتَرْعِیْكَ وَ اَسْتَرْءُ عَلَیْكَ السَّلَامَ اَمَنْتُ بِاللّٰهِ
 رعایت کا طالب ہوں اور آپ کو سلام عرض کرتا ہوں میں خدا اور جو
 وَ بِمَا جِئْتَ بِهِ وَ دَلَّلْتَ عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ
 کہہ آپ ساتھ لائے ہیں اور جس چیز کی راہنمائی فرمائی ان سب پر
 اِحْزَا الْعَهْدِ مَعِيَ لِزِيَارَةِ قَبْرِ نَبِيِّكَ فَإِنْ تَوَلَّيْتَنِي
 ایساں رکھتا ہوں اسے خدایا یہ میری آخری زیارت قرار نہ دینا اگر تو نے مجھے دوبارہ
 قَبْلَ ذَلِكَ فَإِنِّي أَشْهَدُ نِي مَسَالِي عَلَى مَا شَهِدْتُ
 آنے سے قبل موت سے دیا تو جس شے کی میں نے زندگی میں شہادت

عَلَيْهِ فِي حَيَاتِي أَمْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَ أَنْتَ

وہاں موت کے بعد بھی اسی کا شاہد ہوں یعنی تیرے سوا کوئی
مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ صَلَّى اللَّهُ

معبود نہیں اور (جناب) محمدؐ تیرے بندے اور رسول ہیں آنحضرتؐ پر اور

عَلَيْهِ وَ إِلَه

ان کی اکل پر خدا کی رحمت ہو

زیارت شہداء بدر (رضوان اللہ علیہم)

مکتے اور مدینے کے درمیان میں ایک تیسرے بنام بدر آتا ہے۔ وہاں گاڑی سے اتر کر شہداء بدر کی قبور پر کھڑے ہو کر جو زیارت شہداء احد کے متعلق گذر چکی ہے۔ وہی یہاں بھی پڑھنی چاہیے۔ اور مسجد عریش میں نماز تحیہ پڑھیں۔

تنبیہ

اگر کسی کو قلعہ خیبر دیکھنے کا شوق ہو تو مدینہ منورہ ہی سے گاڑی کے ذریعہ جا کر اس منظر عام کو دیکھیں۔ اور واپس لوٹ آئیں۔

طواف النساء

حج تمتع اور عمرہ مفردہ بجا لانے والوں پر طواف النساء واجب ہے
یہ طواف عورت و مرد دونوں پر واجب ہے۔ اگر کوئی طواف النساء نہ
بجالائے تو اس پر عورت کے ساتھ جراح کرنا حرام رہے گا۔ جب تک
طواف النساء نہ بجالائے گا۔ اگر کوئی طواف النساء پر حاکم نہ ہو تو ناسب بنا
سکتا ہے۔ تاہم یوں نیت کرے کہ منوب عنہ کی نیت میں طواف النساء
بجالا رہوں واجب قرینۃ الی اللہ۔
عمرہ تمتع میں طواف النساء واجب نہیں ہے
طواف النساء اور اس کی نماز طواف زیارت کی مانند ہے۔

دعا کے روزِ عرفہ

سب توفیق اس اللہ تم کے لئے ہے جو تمام جانوں کا
پروردگار ہے۔ بارِ اہلِ بیت سے ہی لئے تمام توفیقیں
ہیں۔ لئے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے۔ اے
بزرگ و اعزاز والے۔ اے پاسے داروں کے پاسے
والے۔ اے ہر مسکن کے معبود اسے ہر مخلوق کے
خالق اللہ ہر چیز کے مالک و وارث۔ اس کے مثل کوئی
ہیز نہیں ہے اور نہ کوئی چیز اس کے حکم سے پوشیدہ
ہے۔ وہ ہر چیز پر مملو اور ہر شے پر مگران ہے۔
تو ہی وہ افرے کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں جو
ایکہ ایکہ اور کیا دیکھتا ہے۔ اور تو ہی وہ اللہ ہے
کو تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں جو تجھے والا اور آسمانی

وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فِي يَوْمِ عَرَفَةَ -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ
السُّكُوْتُ بَعْدَ نِجْمِ السَّمَوِيَّتِ وَالْاَرْضِ
فَاَلَيْسَ لَكَ الْاَمْرُ كُلُّهُ فَارْزُقْنَا مِنْ رَحْمَتِكَ الْكَثِيْبِ
فَاِنَّهُ نَحْنُ مَا كُنُوْهُ وَكَمَا لَقِيَ كَحَقِّ
مَعْلُوْمَتِيْ وَرَايَتِيْ كُلِّ شَيْءٍ وَ لَيْسَ
كَشَيْءٍ عَلَيَّ وَ لَكَ تَقَرُّبِيْ عَنْكَ عَلَيَّ
قَرْنِيْ وَ وَهْوِيْ كُلِّ شَيْءٍ وَ يَحْيِيْظُ دَعْوُو
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَ تَحْيِيْظُ اَنْتَ اَللّٰهُ لَكَ
اَللّٰهُ اَلَا اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الْمُتَعَزِّدُ الْغَرُوْدُ
الْمُتَعَزِّدُ وَ اَنْتَ اَللّٰهُ لَكَ اَللّٰهُ
اَنْتَ الْكَرِيْمُ الْمُسْتَكْرِمُ الْمُعِظِمُ الْمُسْتَكْرِمُ

اَلَيْسَ لَكَ مُتَكَبِّرٌ مَّا تَدْعُوهُ لَكَ اِلٰهٌ
 اِلَّا اَنْتَ اَلَمْ يَجْعَلِ السَّمْعَ اَلِ السَّمْعَانِ
 اَلْبَحَالِ لَكَ اِلٰهٌ اِلَّا اَنْتَ اَلَمْ يَجْعَلِ
 اَنْتَ اَلْبَصَرَ اَلْبَصَرَيْنِ اَلْجَنَّةُ اَلْقَوِيْمُ اَلْمَكِيْمُ
 لَكَ اِلٰهٌ اِلَّا اَنْتَ اَلَمْ يَجْعَلِ اَلْاَنْفُسَ اَلْاَنْفُسَ
 اَلْبَصَرَيْنِ اَلْقَوِيْمُ اَلْمَكِيْمُ لَكَ اِلٰهٌ اِلَّا اَنْتَ
 اَلَمْ يَجْعَلِ اَلْاَنْفُسَ اَلْاَنْفُسَ اَلْبَصَرَيْنِ اَلْقَوِيْمُ
 اَلْمَكِيْمُ لَكَ اِلٰهٌ اِلَّا اَنْتَ اَلَمْ يَجْعَلِ اَلْاَنْفُسَ
 اَلْبَصَرَيْنِ اَلْقَوِيْمُ اَلْمَكِيْمُ لَكَ اِلٰهٌ اِلَّا اَنْتَ
 اَلَمْ يَجْعَلِ اَلْاَنْفُسَ اَلْبَصَرَيْنِ اَلْقَوِيْمُ اَلْمَكِيْمُ
 اَلْمَكِيْمُ لَكَ اِلٰهٌ اِلَّا اَنْتَ اَلَمْ يَجْعَلِ اَلْاَنْفُسَ
 اَلْبَصَرَيْنِ اَلْقَوِيْمُ اَلْمَكِيْمُ لَكَ اِلٰهٌ اِلَّا اَنْتَ
 اَلَمْ يَجْعَلِ اَلْاَنْفُسَ اَلْبَصَرَيْنِ اَلْقَوِيْمُ اَلْمَكِيْمُ
 اَلْمَكِيْمُ لَكَ اِلٰهٌ اِلَّا اَنْتَ اَلَمْ يَجْعَلِ اَلْاَنْفُسَ
 اَلْبَصَرَيْنِ اَلْقَوِيْمُ اَلْمَكِيْمُ لَكَ اِلٰهٌ اِلَّا اَنْتَ
 اَلَمْ يَجْعَلِ اَلْاَنْفُسَ اَلْبَصَرَيْنِ اَلْقَوِيْمُ اَلْمَكِيْمُ
 اَلْمَكِيْمُ لَكَ اِلٰهٌ اِلَّا اَنْتَ اَلَمْ يَجْعَلِ اَلْاَنْفُسَ
 اَلْبَصَرَيْنِ اَلْقَوِيْمُ اَلْمَكِيْمُ

بخشنے والا، حکمت والا اور انتہائی حکمت والا، اور بڑا اور
 انتہائی بڑا ہے۔ اور تو ہی وہ اللہ ہے کہ تیرے سوا کوئی
 معبود نہیں جو بلند و برتر اور بڑی قوت و تہمید والا ہے
 اور تو ہی وہ اللہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں
 جو فیض و رحمت، جبریلان اور علم و حکمت والا ہے۔ اور
 تو ہی وہ معبود ہے کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں
 جو سننے والا دیکھنے والا، فہم والا اور ہر چیز سے
 آگاہ ہے۔ اور تو ہی وہ معبود ہے کہ تیرے علاوہ کوئی
 معبود نہیں جو کوئی اللہ سب سے بڑھ کر کرم والا اور عالم و
 باور ہے۔ اور تو ہی وہ معبود ہے کہ تیرے سوا کوئی
 معبود نہیں۔ جو ہر شے سے پہلے اور ہر شمار میں آئے
 والی شے کے بعد ہے۔ اور تو ہی وہ معبود ہے کہ تیرے
 علاوہ کوئی معبود نہیں جو کائنات کے دستوں سے بالا
 ہونے کے باوجود نزدیک اور خود کس ہونے کے باوجود
 دہم و ادراک سے، بلند ہے۔ اور تو ہی وہ معبود ہے کہ
 تیرے سوا کوئی معبود نہیں جو جلال و برتری اور عظمت و
 ستائش والا ہے۔ اور تو ہی وہ اللہ ہے کہ تیرے
 علاوہ کوئی معبود نہیں۔ جس نے ہر مادی کے تمام پیمانوں
 کو پیدا کیا اور ہر کسی غرض و مسئلہ کے صورتوں کی تخلیق کرانی
 کی اور ہر کسی کی پروا کے موجودات کو خلعت و عود
 بخشا اور تو ہی وہ ہے جس نے ہر چیز کا ایک انداز چھوڑا
 ہے اور ہر چیز کو اس کے وظائف کی انجام دہی پر آمادہ
 کیا ہے اور کائنات عالم میں سے ہر چیز کی قدر و
 کار سادی کی ہے۔ اور وہ ہے کہ آفرینش عالم میں کسی
 شریک کا رہنے تیار نہ تھا نہیں بنایا اور نہ کسی مددگار
 نے تیرے کام میں کچھ مدد دی ہے اور نہ کوئی تیار
 دیکھنے والا اور نہ کوئی تیار مثل و نظیر تھا اور نہ

يَعْنَاكَ وَغِيَرَتِ الْبَدَايَةُ بِمَنْعِكَ
 كَيْفَ التَّمَسُّكَ بِبَابٍ آوٍ
 دُونَ وَحَدِّكَ سَبْعًا نَكَ خُصَمَ
 لَكَ مِنْ جَدِي فِي وَحْدِكَ
 وَخُصَمَ كَقَطْعِكَ مَا كُذِّبَ
 عَوْدِكَ مَا نَقَادَ الْبَشَلِيَّةِ
 لَكَ كَيْفَ خَلَقَكَ سَبْعًا نَكَ لَا
 تُعْشَى وَلَا تُعْشَى وَلَا
 تُعْشَى وَلَا تُكَادُ وَلَا تُنَاطُ
 وَلَا تُنَاطُ وَلَا تُنَاطُ وَلَا
 لَا تُنَاطُ وَلَا تُنَاطُ وَلَا
 تُنَاطُ سَبْعًا نَكَ سَبْعًا نَكَ
 جَدُّ وَآمُرُكَ بِمَقْدُورِ
 أَنْتَ حَقٌّ مَبْنُودٌ سَبْعًا نَكَ
 قَوْلُكَ خَلَقَ وَكُنْ وَكَ
 خَلَقَ وَإِنَّا نَكَ عَزْمُ
 سَبْعًا نَكَ لَا كَادَ لِيَسْمَعِيكَ
 وَلَا مُبْدِلَ لِيَكُنْ نَكَ
 سَبْعًا نَكَ بِمَا هِيَ الدِّيَاتُ
 قَاتِلًا لِيَسْمَعِيكَ بَارِقَ النِّصَانِ
 نَكَ الْخَمْدُ خَمْدًا كَيْدُ
 يَدٍ وَاجِلَ نَكَ الْخَمْدُ خَمْدًا
 خَمْدًا لِيَسْمَعِيكَ وَكَذَا الْخَمْدُ
 خَمْدًا لِيَسْمَعِيكَ وَكَذَا
 الْخَمْدُ خَمْدًا لِيَسْمَعِيكَ
 عَمَّا نَكَ وَكَذَا الْخَمْدُ خَمْدًا
 مَعَ خَمْدٍ لِيَسْمَعِيكَ وَكَذَا

تو کس قدر میری بات کرنے والا ہے۔ اسے حکمت والے تو
 کہتا جانتے والا ہے۔ پاک ہے تیری بات اسے صاحب
 اقتدار تو کس قدر قوی و توانا ہے۔ اسے کہیں تیرا دیکھ
 کم کہتا دیکھ ہے۔ اسے بدترین تر، تیرا تیرا کہتا بدترین
 تو صحن و غری، عین و جہلی، مکتب و کسب دینی اور
 عود و سناٹا کا مالک ہے۔ پاک ہے تیری بات، تو
 نے جہلیوں کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا ہے۔ تجھ ہی سے
 برایت کا عرفان حاصل ہوا ہے۔ لہذا جو تجھے دین یا
 دنیا کے لئے طلب کرے تجھے پاٹے گا۔ تو مستعد
 و پاک ہے۔ جو بھی تیرے علم میں ہے وہ تیرے سامنے
 سرنگوں، اور جو کچھ ارش کے نیچے ہے وہ تیری حکمت
 کے آگے سرخ اور جملہ مخلوقات تیری امانت کا بجا
 اپنی گردن میں ڈالے ہوئے ہے۔ پاک ہے تیری بات
 کہ وہ اس سے تجھے مانا جاسکتا ہے۔ دیکھے تو لا
 اور چھڑا جاسکتا ہے۔ دیکھ پر کسی کا خیل چل سکتا
 ہے۔ دیکھے دور کیا جاسکتا ہے۔ دیکھ سے نزاع
 ہو سکتی ہے، دیکھا، دیکھا، دیکھا، دیکھا، دیکھا، دیکھا
 اور دیکھے دھوکا اور قرب دیا جاسکتا ہے۔ پاک ہے
 تیری بات، تیرا راستہ سیدھا اور ہموار، تیرا فرمان
 سرا سر حق و صواب اور تو زندہ رہے نیاز ہے پاک
 ہے تو۔ تیری گفتار حکمت آفرین، تیرا فیصلہ نفی اور تیرا ارادہ
 حق ہے۔ پاک ہے تو، دیکھ تو کوئی تیری شہادت کو رد
 کر سکتا ہے اور نہ کوئی تیری بات کو بدل سکتا ہے۔
 پاک ہے تو اسے دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ
 کے خلق فرمائے والے اور ذی کرم پیر ہون کے بدلے
 دے تیرے ہی لئے تمام نعمتیں ہیں۔ ایسی نعمتیں
 جن کی بیشک تیری بیشک سے وابستہ ہے اور

تیرے ہی لئے سمجھا کر ہے۔ ایسی سائنس برائیوں
 نعمتوں کے ساتھ ہمیشہ آتی رہے۔ اور تیرے ہی لئے
 حمد ثنا ہے۔ ایسی جو تیرے کرم و احسان کے بڑے
 جو اور تیرے ہی لئے حمد ہے ایسی جو میرا رضا مندی
 سے بڑھ جائے۔ اور تیرے ہی لئے حمد ہے جس کا
 ایسی جو ہر حمد گزار کی حمد پر مشتمل ہو اور جس کے بعد
 میں ہر شکر گزار کا شکر بھیج رہا ہوں۔ ایسی حمد جو تیرے
 علاوہ کسی کے لئے سزاوارد نہ ہو اور تیرے حمد کسی کے
 تقرب کا وسیلہ ہے۔ ایسی حمد جو پہلی حمد کے دوام کا سبب
 قرار پائے اور اس کے ذریعہ اپنی حمد کے دوام کی اٹھائی
 کی جائے ایسی حمد جو خدا کی گزشتوں کے ساتھ برائیوں کے
 اور بڑے دہے ہزاروں سے زیادہ جوتی رہے۔ ایسی حمد
 کو تجبانی کہنے والے فرشتے اس کے ثواب سے عاجز
 آجائیں۔ ایسی حمد جو کائنات اعمال نے بھی کاتب
 میں لکھ دیتے ہیں اس سے بڑھ جائے۔ ایسی حمد جو جسے
 عزت بزرگ کے ہونان اور عزت بلند پائے ہو کسی کے
 برابر ہو۔ ایسی حمد جس کا جزو ثواب تیری طرف سے
 کمالی اور جس کی جہیز تمام جہیزوں کو شامل ہو۔ ایسی
 حمد جس کا ظاہر باطن سے جہیز اور باطن صدق و شہادت
 سے ہم آہنگ ہو۔ ایسی حمد کہ کسی مخلوق نے کسی تیری
 حمد کی ہو اور تیرے نما کوئی اس کی نصیب سے روکنا
 سے آشنا ہو۔ ایسی حمد کہ جو خدا کے شہادت باطنی
 کے لئے کو شامل ہو۔ ایسی حمد (تیری طرف سے) خدا کا
 جو اور جو اسے انجام بخیر پہنچانے کے لئے سمجھی
 پہنچ کرے۔ ایسی حمد تو تیرے قیاس سے نصیب ہو۔ ایسی
 حمد جو تمام اقسام حمد کی جامع ہو جس میں کوئی چیز نہ ہو
 اور ان اقسام کو بھی شامل ہو جس میں کوئی چیز نہ ہو

يُحْمَدُ حَمْدًا مُتَمِّمًا لِحَمْدِ مَنْ شَاءَ
 عَمْدًا لَا يَنْتَفِي بِالْإِلَهِكَ وَلَا
 يَنْقُصُ بِهِ إِلَّا إِلَهِكَ
 عَمْدًا يَسْتَدَامُ بِهِ الْأَقْلُ
 وَيَسْتَفِي بِهِ دِقَامُ الْأَجْدِ
 حَمْدًا يَتَخَصَّصُ عَلَى الْوُجْهِ
 الْإِلَهِيَّةِ وَيَكْتَلِبُهَا أَهْلُهَا
 سَكْرًا وَفَقْدًا يَنْجُو عَنْ
 إَحْصَائِهِوَالْحَمْدُكَ وَبِزِيدُ
 عَلَى مَا أَحْصَيْتَهُ فِي كِتَابِكَ
 الْغَيْبِ حَمْدًا لِمَا أَرَادَ عَزَّكَ
 التَّوْحِيدَ وَتَنَاوَلَ الْوُجْهِ
 الْإِلَهِيَّ حَمْدًا يَكْمُلُ كُنْيَاكَ
 كِتَابًا وَيَتَمَكَّنُ بِهَا
 جَنَاحًا يَجْتَازُ حَمْدًا كَمَا وَدَّ
 وَفِي كِتَابِهِ وَبِطَائِفِهِ وَلَوْ
 لِيَصْدِي إِلَهِكَ حَمْدًا
 يَحْمَدُكَ خَلْقٌ وَمِنْهُ وَلَا
 يَحْمَدُكَ أَحَدٌ سِوَاكَ فَصَلِّ
 عَمْدًا يُعَانِي مِنَ الْبَحْلِ فِي
 حَقِّهِ وَيُؤَكِّدُ مِنَ الْغَدْرِ
 كَرَمًا وَكَوْنُكَ حَمْدًا يَحْمَدُ
 مَا تَحْمَدُ مِنَ الْعَمَلِ وَيَتَعَلَّمُ
 مَا أَنْتَ خَالِقُهُ مِنْ الْفَعْلِ حَمْدًا
 لَا حَمْدَ أَكْثَرُ إِلَّا كَرَمًا
 بِمَنْهُ وَلَا أَحْصَاءَ مِنْ تَحْمَدِكَ
 بِهِ حَمْدًا فَجُوبَ بِكَرَمِكَ

الْإِنشَاءَاتِ وَسَلِّمْ عَلَيْكُمْ وَعَلَى
 أَرْوَاحِهِمْ وَاجْتَمَعُوا عَلَى الْقُبُورِ
 آمَنُكُمْ وَأَصْلَحُوا لَكُمْ شَوْقُكُمْ
 وَكَيْتُ عَلَيْكُمْ أَكَلْتُ أَتَى الْقَتَابِ
 الْعَرِيجُ وَكَلَّمَ الْعَارِفُ
 أَيْمَنَّا مَتَمَّتْ فِي كَامِلِ الشَّلَا
 بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
 اللَّهُمَّ هَذَا يَوْمٌ عَزِيزٌ يَوْمُ
 شَرِّ نَفْسٍ وَكَوْنَتُهُ عَزِيزٌ يَوْمُ كُفْرٍ
 فِيمَ رَحْمَتِكَ وَكُنْتَ فِيمَ بِعُقُوبِكَ
 فَاخْذِلْ نِيَّةَ عِيَّتِكَ وَكُنْ مَعَكَ
 بِهَ عَنِ عِيَّتِكَ اللَّهُمَّ وَآتَا
 عَمَلِكَ الْإِذِي أَلَمْتَ عَلَيْكَ كَيْلَ
 خَلْقِكَ كَيْ وَتَعَدَّ خَلْقِكَ إِيَّاهُ
 فَجَعَلْتَهُ مِمَّنْ هَدَيْتَهُ إِلَى نِيَّتِكَ
 وَوَقَّعْتَهُ بِحَقِّكَ وَعَصَمْتَهُ
 بِحَبْلِكَ وَآذَنْتَهُ فِي حَبْلِكَ
 وَأَمَرْتَهُ كَيْ لِيَتَوَلَّى آتَا
 وَمَعَادَهُ أَقْدَامُكَ لَمْ أَسْأَلْكَ
 فَكَلِمَةً يَأْتِيكَ وَتَرْتَجِمُهُ قَلَمٌ يَأْتِيكَ
 وَكَلِمَتُهُ عَنْ مَنَاصِبِكَ
 فَخَالَتْ أَمْرَكَ إِلَى تَهْلِيكَ
 مَعَانِدُهُ لَكَ وَكَأَنَّ شَيْئَكَ
 عَلَيْكَ كَلَّمَ دَعَا هُوَا إِلَى مَا
 كَرِهْتَهُ فَإِلَى مَا خَدَمْتَهُ وَآعَانَهُ
 عَلَى ذِيكَ عَدُوُّكَ وَكَعْدُوُّكَ
 قَاقَمَتْ عَلَيْهِ عَارِيكَ بِوَعِيدِكَ

سرگرم علی، ان کے زمانہ امتداد کے متعلق اور ان کے لئے
 چشم بگاہی، ایسی رحمت جو پاکیزگی اور بڑھتی
 والی اور ہر صبح و شام نازل ہونے والی ہر امداد پر اور
 ان کے اور طریقہ طیبہ پر سلامتی و نازل فرما اور ان کے کاملاً
 کو صلاح و تقویٰ کی بنیادوں پر قائم کر اور ان کے حالات
 کی اصلاح فرما اور ان کی توبہ قبول فرما چاہے تو توبہ قبول
 کرنے والہ دم کرنے والا اور سب سے بہتر بخشش والا ہے۔
 اور میں اپنی رحمت کے وسیلے سے ان کے ساتھ
 دارالسلام (جنت) میں جگہ دے۔ اسے سب چیزوں سے
 زیادہ رحیم، بزرگوار اور بڑھ کر دین سے ہے تو
 نے شرف، عزت اور عظمت، جسے جس میں اپنی رحمت
 پھیلا دی اور اپنے مفود کردہ رحمت سے احسان فرمایا اپنے
 علموں کو فراوان کیا اور ان کے وسیلے سے اپنے فضل
 پر منتقل فرمایا ہے جسے اللہ تعالیٰ جہاد قبول میں
 پر کرنے کی رحمت سے پہلے اور خلقت کے بعد
 انعام و احسان فرمایا ہے۔ اس طرح کہ جسے ان لوگوں
 میں سے قرار دیا جنہیں قرآن اپنے دین کی ہدایت کی،
 اپنے واسطے حق کی توفیق بخشی میں کی اپنی دیہاں کے
 ذریعہ خلافت کی جہیز اپنا جامعہ میں داخل کیا اور
 اپنے دوستوں کی دعوتی امداد قبول کی و جس کی ہدایت
 فرمائی ہے، بالی ہم قرآن سے حکم دیا تو اس نے حکم
 مانا، اور نبی کیا تو وہ باز نہ آیا اور اپنی معصیت سے
 روکا تو وہ تیرے حکم کے خلاف اور حضور کا مرکب ہوا
 یہ تجھ سے مناد اور تیرے مقابل میں کھینک کر منہ سے نہ تھا
 بلکہ خواہی نفس نہ تھے، ایسے کاموں کی دعوت دی
 جن سے تو نے روکا اور فرمایا تھا۔ اور تیرے دشمن اور
 اس کے دشمن و شیطان ملعون، نے ان کاموں میں کیا

سے جیسا اور تیرے سامنے علم کلام ثالث کی میں
 فرماؤں جو تیرے بندوں سے دور تارا اور تیرے جوت
 راہ میں تیرے جوتی میں سے ہے اور اس اور تیرے
 ناب سے غوث خود نہ بگڑا میں خود ہی اپنے تیرے
 مرم اور طوطی سے کہ انھوں میں گواہی ہوگی
 ہی نہ مرم جیسا ہے ماری اور غول درخت و گلستان میں
 ہوں۔ میں تجھے اس کے حق کا واسطہ دیتا ہوں جسے
 ترسے غول فاشوں سے منتخب کیا۔ اس کے حق کا واسطہ
 دیتا ہوں جسے اپنے لیے پسند فرما دیں گے
 حق کا واسطہ دیتا ہوں جسے ترسے کائنات میں جسے
 برگزیدہ کیا اور جسے اپنے احکام کی جہاں کے
 سامنے بن لیا۔ اس کے حق کا واسطہ دیتا ہوں جس کی احکام
 کو اپنی اطاعت سے اللہ اور جس کی نوازش کی اپنی نوازش
 کے بازو قرار دیا۔ اس کے حق کا واسطہ دیتا ہوں جس کی
 محبت کو اپنی محبت سے غرض اور جس کی دشمنی کو اپنی
 دشمنی سے وابستہ کیا ہے۔ تجھے آج کے دن اس
 دین رحمت میں ڈھانپ لے جس سے اپنے دشمن کو
 دھما پتا ہے جو کہ جنوں سے دست بردار ہو کر تیرے
 تار و فراد کہے اور آئندہ ہو کر تیرے دینی مغفرت
 میں پناہ چاہے۔ اور جس طرح اپنے اطاعت گزاروں
 اور قریب و دور ملک و ممالک کی ہر پرستی فرما ہے اسی
 طرح میری ہر پرستی فرما دیں گے اور ان کو گواہی دے گا
 نے تیرے عہد کو پورا کیا، تیری خاطر اپنے ملک و شہر
 میں ڈالا، اور تیری رضا قبول کرنے کے لیے جیروں کو بھیلا۔
 خود حق تھا احسان کو تیرے اسی طرح تیرے پر بھی
 حق تھا احسان فرما اور تیرے حق میں کوئی جہاں کرنے
 تیرے حدود سے متجاوز ہوئے اور تیرے احکام کے

مَنْ اَتَعْبَدْتَ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْ
 اَصْنَعْتَهُ لِقَابِكَ يَعْنِي مَنْ
 اَتَعْبَدْتَ مِنْ تَخْلُقِكَ فَمِنْ اَتَعْبَدْتَ
 لِقَابِكَ يَعْنِي مَنْ اَتَعْبَدْتَ طَاعَةً
 بِطَاعَتِكَ فَمِنْ تَعْبَدْتَ مَخْلُوقًا
 كَتَعْبَدْتَ بِطَاعَتِكَ فَمِنْ اَتَعْبَدْتَ
 مَخْلُوقًا بِطَاعَتِكَ وَ مَنْ
 لَطَعْتَ مَخْلُوقًا بِطَاعَتِكَ
 كَتَعْبَدْتَ فِي رِيَّتِهِ هَذَا يَسْمَعُ
 تَعْبُدُ بِهِ مَنْ يَخْلُقُ لِقَابَكَ
 مَخْلُوقًا وَ مَنْ يَخْلُقُ لِقَابَكَ
 تَابِعًا وَ تَوَكَّلُ بِطَاعَتِكَ بِطَاعَتِكَ
 اَخْلَقَ طَاعَتِكَ وَ اَلْوَقْفُ لِقَابَكَ
 وَ اَلْوَقْفُ بِطَاعَتِكَ وَ تَوَكَّلُ فِي
 بِطَاعَتِكَ بِطَاعَتِكَ بِطَاعَتِكَ
 بِطَاعَتِكَ وَ اَتَعْبَدْتَ لِقَابَكَ
 دَانِكَ وَ اَتَعْبَدْتَ مَخْلُوقًا بِطَاعَتِكَ
 فَكَلَّا تَوَكَّلُ فِي رِيَّتِهِ هَذَا يَسْمَعُ
 بِطَاعَتِكَ وَ تَوَكَّلُ فِي رِيَّتِهِ هَذَا يَسْمَعُ
 حَذْوُكَ وَ تَوَكَّلُ فِي رِيَّتِهِ هَذَا يَسْمَعُ
 وَ تَوَكَّلُ فِي رِيَّتِهِ هَذَا يَسْمَعُ
 اَسْعَدَ لِقَابَكَ مَنْ مَتَعْتَهُ حَقًّا مَا
 عَمَدًا وَ تَوَكَّلُ فِي رِيَّتِهِ هَذَا يَسْمَعُ
 لِقَابَكَ وَ تَوَكَّلُ فِي رِيَّتِهِ هَذَا يَسْمَعُ
 اَلْقَابُ لِقَابَكَ وَ تَوَكَّلُ فِي رِيَّتِهِ هَذَا يَسْمَعُ
 وَ تَوَكَّلُ فِي رِيَّتِهِ هَذَا يَسْمَعُ
 بِطَاعَتِكَ وَ تَوَكَّلُ فِي رِيَّتِهِ هَذَا يَسْمَعُ

و تَذِيلُ عَنِ الْكَتْرِ وَ مَشَقَّةُ
وَرَيْنِ فِي الشَّقَرِ وَ مَشَقَّةُ
بِالْبَلِّ وَ الْفَلَكِ وَ هَبْ
عِشْمَةً تَنْفُثُ مِنْ مَشَقَّةِ
و تَقَطُّعِ عَنْ دُكُوبِ عَقْدِ
و تَلْكَؤُنِ مِنْ أَسْرِ الْفَكَاهِ
و هَبْ لِي الْكَفَّيَّةَ مِنْ دُكُوبِ
الْبُضْبَانِ وَ أَذْهَبْ كَهْفَ
وَمِنْ الْفُطَايَا وَ سُرُيَاتِ
بِزْبَالِ عَالِيَتِكَ وَ تَوَقُّفِ
بِزْبَالِ شَعَائِكَ وَ خَلْفِ
سَعَابَةِ تَعْنَاتِكَ وَ خَلْجِ
لَدُنِّي تَطْلُوكَ وَ كَلْهَكَ وَ
أَيْدِي بَهْزِيَّتِكَ وَ كَسْبِيَّتِكَ
وَ أَيْدِي عَقِ مَلَايِمِ الْبُشَّةِ
وَ تَرْوِغِ الْقَوْلِ وَ مَشَقَّةِ
الْمَسْكِ وَ لَا تَكْلِفْنِي إِي شُغْلِي وَ
تُزْنِي دُونَ حُزْنِكَ وَ كُفْرَتِكَ
وَ لَا تُغْزِزْنِي بِوَمَرٍ تَمُتُّهُ
بِلِقَائِكَ وَ لَا تَقْضُفْنِي بِقَنَا
بِدُنِّي أَوْ لِقَائِكَ وَ لَا تَقْضُفْ
بِلِقَائِكَ وَ لَا تَذْهَبْ عَنِّي
تَعْنَتِكَ بَلْ أَلْهَوْهُ بَيْنَ
أَعْدَائِ الشُّعْرِ وَ مَشَقَّةِ
الْبَهَائِلِكِ وَ لَا تَقْضُفْ
أَوْ يَهْنِ أَقْ أَشْقِ بِمَا
أَوْ يَكُونِ وَ أَغْفِرْ بِمَا

ناؤر۔ اور وہ چیزیں جو نیکوں کو کھراہد برکتوں
کو داخل کر دیں ان سے کہہ سکتی ہیں اس طرح میرے
لئے لازم کر دے جس طرح گول میں پڑا ہوا موتی۔
اور جسے ان ہوں اور دھوا کرتے والی صیبتوں سے
علیحدگی و نفرت کو میرے دل کے لئے اس طرح
ضروری قرار دے جس طرح بدن سے چھٹا ہوا لباس
اور بچے دنیا میں صیبتوں کو کہہ کر جسے تیرا دل
کے بغیر حاصل نہیں کر سکتا ان اہل سے کہ میں
کے طوائف تھے کوئی اور چیز مجھ سے خوش نہیں
کر سکتی، ظلمت و لاعلمی اور اس بہت دنیا کی بہت
کو برتیرے بدن کی سادہت اور اس کی طرف توجہ
پونے سے مانع اور تیری قربت حاصل طلب کرنے
سے سب راہ اور تیرا قرب حاصل کرنے سے مانع
کرنے والے میرے دل سے نکال دے۔ اور
مجھے وہ ملک صفت عطا فرما جو مجھے تیرے خوف سے
قریب اور تکاپ محبت سے ایک ہو کر رہوں
کے بند مہزی سے رُک کر دے۔ اور مجھے تمہاری
الودگی سے پاکیزگی عطا فرما اور صیبت کی کشتی
کو مجھ سے دُور کر دے اور اپنی ممانیت کا ہمارے
پہلو سے اور اپنی سلامتی کی چادر اور چادر سے اور
اپنی کسب نعمتوں سے مجھے دُعا تپ لے اور
میرے لئے اپنے عطایا و انعامات کا سلسلہ ہم
بدلی ہو اور اپنی نعمت و عطا کی روانگی سے
مجھے تقریب سے اور پاکیزہت، پسندیدہ عطا
اور شائستہ کو ہر کے سلسلہ میں میری مدد فرما اور
اپنی اوت و طاقت کے باعث مجھے میری اوت و
طاقت کے حوالے دے اور کہ جس دن مجھے اپنی امانت

عَفُوٌّ وَرَءُوفٌ إِلَيْكَ فَاقْبَلْ
 وَتَقَبَّلْ وَأَعِزَّنِي مِنْ
 شِمَاكَةِ الْإِعْدَاءِ وَرَحِمْنِي
 حُلُمِ السَّلَامَةِ وَفِي السَّلَامَةِ
 وَالْعَمَلِ وَتَقَبَّلْنِي بِمَنْسَأِ
 اِحْتِلَافِ عِلْمِي وَفِي مَنَاسِ
 يَتَقَبَّلُ بِيَدِ الْغَاوِثِ عَلَى
 الْبَطْنِ لَوْلَا حِلْمُكَ وَالْإِعْفُ
 عَلَى التَّوْبَةِ لَوْلَا تَوَكُّلُكَ
 إِذَا أَرَدْتَ بِقَوْمٍ نِقْمَةً أَوْ
 شَوْءًا كَتَبْتَنِي بِهَا بِوَأَدَا
 بِكَ وَإِلَّا كَرِهْتَنِي مَعَانِ
 فَجَبْتَنِي فِي ذُنُوبِكَ كَلَا
 تَوَقَّيْ وَبَلَدِي فِي أَحَدِيكَ
 مَا بَقِيَ بِي أَحَدٌ مِنْكَ
 يَا تَائِبِي وَتَوَكُّلِي تَوَكُّلِي
 بِمَعْنَاؤِهَا وَلَا تَمْنُؤْ لِي
 مَسَدًا يَقْبُورُ مَعَهُ قُلُوبُ
 لَا تَقْرَحُهَا قَلْبِي يَذْهَبُ
 لَهَا بَقَايَا وَلَا تَقْبَلْ حَبِيبَتِي
 يَحْضُرُ لَهَا قَدِيرِي وَلَا
 الْقِيَمَةُ يَتَجَلَّى مِنْ أَجْلِهَا
 مَلَكِي وَلَا عَوْنِي وَرَعْدُ
 أَيْبِي بِهَا وَلَا حَيْفَةُ أَيْبِي
 وَتَوَكُّلِي أَجْمَلُ حَبِيبَتِي فِي
 وَجْهِكَ وَحَدِيثِي مِنْ
 إِعْظَمِكَ وَاسْتِزَارِكَ وَ

کار نکاح و دلاری۔ اور مجھے اس شخص کی سی موت
 دے میں لا تھوڑی دیر کے پہلے اس کے ماتمی
 طوت پتا ہو اور مجھے اپنی بدگاہ میں ملازمتوں
 ساز اور لوگوں کے نزدیک اور کار نامہ اور جب
 تجھ سے تخیل میں ملازمتیاد کروں اور تجھے بہت
 سراغندہ اور اپنے بھائی میں بندہ مرتزق و دوس
 اور جو مجھ سے بے نیاز ہو اس سے مجھ سے بے نیاز
 کر دے اور میرے فقر و احتیاج کو اپنی طوت بڑھا
 دے اور دشمنوں کے غنہ و ریسہ بھولوں کے
 دُور اور ذلت و سستی سے بہادری اور میرے
 ان گناہوں کے بارے میں کہیں پر تو مطلع ہے
 اس شخص کے اندر میری بہت پیٹھی و ناکہ گراہی
 کا علم اپنے دہشتا تو کہ دست گرفتہ پر بندہ ہوتا
 اور اگر اس کی بدشگونی نہ تھی تو وہ گناہوں پر
 مواخذہ کرتا۔ اور جب کبھی حاجت کو تو سمجھت
 میں گرفتار یا بلاؤ بخت سے دوچار کرتا پالنے اور
 در صورتیکہ میں تجھ سے بہادری طلب ہوں اس سمجھت
 سے بہت دوس۔ اور جب کہ دے مجھے دنیا کی
 دوسواری کے وقت میں کھڑے نہیں کیا تو اس طرح
 آخرت میں بھی دوسواری کے مقام پر کھڑے نہ کرتا۔ اور
 میرے لئے دوسری نعمتوں کو اخروی حقوں سے اور
 قدم خاندوں کو جبر و غفلت سے لادے اور مجھے
 اتنی بہت دوسے کہ اس کے تیر میں میرا دل سخت
 ہو جائے اور ایسی سمجھت میں جھک دکر جس سے
 میری عزت و آبرو جاتی رہے اور ایسی غفلت سے
 دوچار نہ کر جس سے میری قدر و منزلت کم ہو جائے
 اور ایسے عیب میں گرفتار نہ کر جس سے میرا سرترا

لَكَ ذِيكَ وَعِندَكَ وَأَتَجَلِّفُونَ
بِشَخْصَةٍ مِنْ تَعْمَلُكَ وَاجْعَلْ
يَحَافِظَكَ بِأَيْمَةٍ وَكَفَى عَيْدَ
تَحَافِظِكَ وَأَتَجَلِّفُونَ مَعَالِكَ
وَكَيْفَ لَوْ بِيَعْلَانِكَ وَثَبَّ عَلَى
كُتُوبَةٍ تَصْنَعُهَا لَا تَنْبُو مَعَهَا
ذُلُوبًا صَغِيرَةً وَلَا كَيْسِيَّةً
وَلَا تُدَارِ مَعَهَا حَكْرِيَّةً وَ
لَا سُرُورَةً وَتَارَةً الْوَلَدِ مِنْ
صَلْبِي بِتَلُومَيْنِ وَأَعْلَمُ
بِقَلْبِي عَلَى الْفَافِغِينَ وَ
كُنْ لِي مَحْتِ تَكُونُ لَعَلَّيْنِ
وَحَلْفِي جِلْدَةَ السَّيْفِينَ وَ
أَجْعَلْ لِي بَسَانِ صَدْرِي فِي
الْفَارِغِينَ وَ ذِكْرًا نَائِيًا فِي
الْأَعْيُنِ وَذَابِ فِي عُرْصَةِ
الْأَقْوِينَ وَكَيْفَ مَسْوُومٍ
يَغْمُزُكَ عَلَى وَطْأَةٍ كَرَامَتِكَ
لَكَ وَآمِلًا مِنْ قُوَايِكَ
بِيَدِي وَشَقِي حَقًّا حَقًّا
مَوَاجِدِكَ إِيَّيْ وَجَاوِزِي
الْأَطْلُسِيِّينَ مِنْ أَهْلِ بِلَادِكَ
فِي الْعَيْتَانِ الْخَفِيِّ وَجَهْلِكَ
لَا صَفِيًّا بِكَ وَجَهْلِيْنَ
شَرَّافِيْنَ يَحْبِلُكَ فِي الْعَقَالَتِ
الْمُعْتَدَةِ لِأَجْعَلْ عَصَمَ وَ
أَجْعَلْ لِي عِنْدَكَ مَوْجِدًا

عفو و درگزر کی لذت اور رحمت، راحت و آسائش
گل و دیوان اور جنتِ نہم کی شہرچی سے آشتی
کر اور اپنی وسعت و قوت کی بدولت، اپنی رحمت
سے دشمنان کو جس میں ترسے پہنچے کاموں کو بجا
لا سکوں، اور ایسی سکھ کو کشتی کی تیز دھبہ و
تیزی بارگاہ میں قرب کا باعث بولیں اپنے محفل
میں سے مجھے رتبہ نیا عزم و مساعیہ میری اخروی تندرست
کو نفع بخش اور بجزی باوگشت کہے خود قرار دے
اور مجھے اپنے مقام و موقف سے ڈرا اور اپنی عظمت
کا شائق بناد۔ اور ایسی بچی تیر کی ترنیم عطا فرما
کہ جس کے ساتھ میرے چہرے سے جھٹکے نہ ہوں کو
باقی نہ رکھے اور کھلی اور دھکی مصیبتوں کو غور
دے اور اہل ایمان کی قوت سے میرے دلی شہین
و جنت کو نکال دے اور ان کے دوزخ کو فری کرنے والوں
پر میرے دلی کو بہرمان بنا دے اور میرے سنے کو
ایسا ہو جا عیسائیکوں کا دل سے لے لے۔ اور
پہنیز کا دل سے میرے مجھے آواز دے کہ
اور آواز دے آئے فالوں میں میرا ذکر و خیر اور بعد
میں آئے والی نسلوں میں میرا ذکر و خیر اور انہوں
پر ذکر رکھ اور اس بات کو ان کے دل سے مل و مقام
مجھے پہنچا دے اور فراموشی نعمت کو مجھ پر تمام کر
اور اس کی شفقتوں کا سلسلہ ہم ماری رکھ۔ اور
فتنوں سے میرے انہوں کو بھر دے۔ اور اپنی
گراں قدر نعمتوں کو میری قوت پڑھا دے اور
جنت میں جسے تو نے اپنے برگزیدہ بننے کے
لئے سبایا ہے مجھے اپنے پاکیزہ دوستوں کا ہمراہ
قرار دے اور ان کے محفل میں جنہیں اپنے دوست قرار

كَتَابِكَ يَدًا وَتَصَدَّقًا وَتُحَلِّفُ
بِهِ حَقًّا لَا أَغْلُو مِنْهَا طَعْمًا
تُغِيثُ بِهِ قَوْمًا فَتُخْرِجُ أَهْلَ الْأَنْبَابِ
تُؤَيِّدُكَ وَتُغْنِيكَ وَتُرَاقِبُكَ
كَرِيمُكَ الْأَرْحَمُ إِنِّي إِلَيْهِ
مِنَ الشَّاغِبِينَ وَ أَسْتَعِذُّ بِكَ
إِلَهَامَكَ إِنَّكَ خَالِدُ الْمُتَعَبِينَ
فَأَجْعَلْ بَنَاتِي عُمُرِي فِي الْخَيْرِ
قَالَعُتْمُو أَبْنَاءَ وَجْهِكَ يَا
رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ هَمَلُ اللَّهِ
عَلَى مَحْكَمٍ كَالْبُؤَى الْمُتَعَبِينَ
الْقَاهِرِينَ فِي الْأَلَامِ مَكْنَسِهِ
وَعَلَيْهِمْ أَسَدُ الْأَرَبِينَ.

میری اس طرح عبادت کر کہ مجھے عمر بھی نہ ہونے پائے
اسی عبادت کر جس کے ذریعہ تو مجھے ہلاکت
و تباہی سے بچائے جائے اور میرے لئے
قرب و رحمت، لطف و برکت اور کشادہ رزقی کے
دروازے کھول دے۔ اس لئے کہ یہ قری جاہل
و غبت و غم و آہش کرنے والوں میں سے ہوں، اور
میرے لئے اپنی نعمتوں کو پائے تکمیل تک پہنچانے
اس لئے کہ انعام و بخشش کرنے والوں میں سب
سے بہتر ہے اور میری بقیہ عمر کو رنج و عمرہ اور اپنی
رضا جوئی کے لئے قرار دے اسے تمام جانوں کے
پالنے والے! رحمت کرے اللہ تعالیٰ مسند
اصحاب کی پاک و پاکیزہ آل پر اور ان پر۔ اور
ان کی اولاد پر، ہمیشہ ہمیشہ درگاہ سلام ہو۔

یہ ذکر دہلے مرد کے نام سے موسوم ہے۔ مرد کے سن میں فی البدیہہ اعتکاف ہے۔ چنانچہ بعض کے نزدیک مرد
مرقات ہی کا دوسرا نام ہے جو کہ منظر سے اڑھائی کے فاصلہ پر ایک وسیع میدان ہے جہاں قباغ نیم دی انحر و خرب
آفتاب تک وقت کرتے ہیں۔ گو یا اس میدان کا ہر گوشہ مرد ہے اور ان نیکوؤں کا جو مرد مرقات ہے۔ اسے مرقات
اس لئے کہ باغ ہے جہاں مک مک کے شجرے جمع ہوتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے متعارف تھے
ہیں۔ یا اس لئے کہ یہ جوف الدیہ (مرقع کی گلی) سے خارج ہے۔ کیونکہ مرقع کی گلی بلند اندنائیں ہوتی ہے
اسی طرح مرقات بھی مرقع کی سرزمین سے کچھ بلندی پر واقع ہوتا ہے۔ اور بعض کے نزدیک مرد دن کا نام اور مرقات
مقام کا نام ہے۔ چنانچہ طبری رحمہ اللہ نے اپنے البیان میں تحریر کیا ہے:-

مرقات اسم للمعرفة
بمرقات اسم للمعرفة
مرقات اسم للمعرفة
مرقات اسم للمعرفة

مرقات اسم للمعرفة
مرقات اسم للمعرفة
مرقات اسم للمعرفة
مرقات اسم للمعرفة

نیم دی الجہ و مرد ہے۔ اور کہے اور علی کے منظر
پر وہ مرقات جہاں اس دن وقت کیا جاتا ہے مرقات

نیم دی الجہ و مرد ہے۔ اور کہے اور علی کے منظر
پر وہ مرقات جہاں اس دن وقت کیا جاتا ہے مرقات

تفلسف اية المتعة في كتاب الله
فامرنا بها صلى الله عليه وسلم
تفلسف اية تنسخ متعة العجم
ولم ينسخه صلى الله عليه وسلم
فانزل بآية جديدة

(۵۴) **مجلس ۱۲ - مکتب**

عشق کی آیت قرآن مجید میں عدد ہوئی ہے اور غیر
اکرم ہے۔ اس کا حکم یہ ہے۔ پھر ایسا کوئی کرتا
نہیں ہوئی جو عشق کو سب سے کم سے لے کر غیر سے
سوتہ دم تک اس کے سبب رکا۔ البتہ بعد میں ایک شخص
نے اپنی رائے سے عجب کیا۔

لوہی نے شراب کا علم ہی کھلا ہے کہ اس سے ملازمت پر عمر بھر کی جھولی ہے یعنی بھلائی کی دینار پر اس سے مراد کہ
 دینار حضرت محمد ہی کی شراب کا درجہ ہے مگر امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کو حکم خدا و علی رضی اللہ عنہ کے مطابق یہ
 شخص یہ بھلائے دے اور حضرت عثمان نے دیکھا تھا کہ قرآن پڑھنے فرمایا کہ میں کسی کے کہنے پر سنت پیروی کر چھوڑ
 نہیں سکتا چنانچہ عمر بن کعبہ انصاری نے حضور کو کہہ دیا۔

قللوا اختلاف علي وعثمان وحملاً
تجسفاً في الشقة فقال علي ما
تريدان تنهي عن امر فعله
رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال عثمان وعني عنك
(مصحح الحديث، حديث)

درویش کا بیان ہے کہ حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ نے مقام خضدان میں حج تہتہ کے واسطے میں اختلاف کیا۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا تمہارا مطلب کیا ہے کہ تم اس مقام سے تہتہ کرتے ہو جس کو حضرت علیؓ اس شرط پر کہ تم تمہاری دعا حضرت عثمانؓ نے دلہا جواب ہو کہ کہا کہ یہ بہن مانے نہ کیجئے۔

ہر عمل کا ایک سوا فریضہ ہے جس سے انسان کی زندگی پر اثر پڑتا ہے اور اس کے فکاردہ اعمال میں مضبوطی پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حج کے سلسلہ میں جو عبادتیں ترک کئے جلتے ہیں اس سے مجرد عمل اور مضبوط نفس کی مشق ہوتی ہے جو باطن میں سے نمودار ہونے کا پیش خیمہ ہے۔ اور سفر کی تیز رفتاری اور صوبوں کو چھیننے کے سستی و سہل انگاری، مستحی و تکلیف سے بدل جاتی ہے۔ اور دل و دماغ میں ایسے تاثرات پیدا ہوتے ہیں جو ایک طوفانِ مبدلہ سے واسطہ رکھتے ہیں۔ تو دوسری طرف سواد کا تصور آتا کرتے ہیں۔ چنانچہ جب انسان میثاق سے پیچھے کر احرام باندھتا ہے اور وہاں سے تشریف لے کر تھینک لاشرفیہ کا تشریف لے کر حاضر ہوتا ہے۔ اور حاضر ہواں باز الہا میں حاضر ہوتا ہے۔ تو اس طرح کہ جس طرح آج اسلام لینے کے لیے گمراہ اور اہل و عیال کو چھوڑ کر اس کی آواز پر نیک کر رہا ہے۔ اس طرح ایک دن وہ جو گناہیہ احرام کے باندھنے کوں لینے اسی دنیا سے جتنے عموں کو گناہی موت کی پکڑ پر نیک کھجکا احرام اللہ تعالیٰ کی یادگار میں حاضر ہو گیا اور احرام باندھنے کے وقت اس میں شہید ہے تو یہ مستحق ہے کہ آج کے وہ لوگوں کا جھٹکا جن کا پٹنا ایک ایک، ہاں ایک، واضح قطع ایک سے قربت اور امتداد کا امتیاز دیکھتے اور جس کے کافروں سب دست باز ہو جائے ہر ایک کی زبان پر توبہ و استغفار اور ہر ایک اپنے گناہوں

مناسک حج ارُردو

و زیارات حج

بمطابق فتویٰ

حتمہ آیتہ اللہ العظمیٰ السید ابوالقاسم انجمنی مدظلہ العالی



آخری سوال و جواب جو سورہ کا آیۃ اللہ العظمیٰ السید الخوی سے دریافت کئے گئے ہیں۔

سوال :- لفظ مقیم سے کیا مراد لیا جاتا ہے؟

جواب :- نوعاً ایسے شخص پر استعمال ہوتا ہے کہ جو کسی جگہ میں ہمیشہ کا قصد وطن نہ رکھتا ہو لیکن عرفاً اس کو مسافر بھی نہ کہتے ہوں اور اس کے محل سکونت کو مقر شمار کر کے ہوں تو وہ مقیم شمار ہوگا۔

سوال :- مقیم اور شغال میں کیا فرق ہوتا ہے؟

جواب :- قبل ازیں مقیم کی تفسیر ہو چکی ہے شغال ایسے شخص پر استعمال ہوتا ہے جو مذکورہ بالا درجہ پر نہ پہنچا ہو اور مسافر اس پر صدق کرتا ہو اگرچہ کام کرنے والا ہو لیکن اتنی زیادہ مدت نہ وہاں رہتے ہوئے گزری ہو کہ عنوان مسافر سے خارج ہو سکے۔

سوال ۱۰۔ جو لوگ مختلف ممالک سے جدہ میں کام کرنے آتے ہیں کیا ان کو مقیم کہا جائے گا یا اشغال نیز ہر کارمند کا کفیل ایک سال یا دو سال یا تمام عمر کی کفالت دیتا ہے جس پر حکومت سعودیہ کا رشتہ کو اقامہ صادر کرتی ہے پھر ہر سال تجدید ہوتی رہتی ہے۔ آیا ایسے لوگ عمرہ مفردہ انجام دینے کے لیے کہاں سے احرام باندھ سکتے ہیں۔

جواب ۱۰۔ جیسے تک وہ قصد توطن جدہ نہ کریں بلکہ مقرر یا کارمند موقت حاب کئے جائیں تو احرام عمرہ مفردہ کے لئے ان کو کسی بیعتات معروفہ پر جانا ہوگا جیسے کہ عہدہ ہے اور اس طرح جب قصد توطن کریں تو کافی مدت وہاں قیام کریں کہ اب صدق مسافران پر نہ ہو سکے تو ایسی صورت میں وہ جدہ ہی سے عمرہ مفردہ کا احرام باندھ سکتے ہیں فقط قصد توطن کافی نہیں ہے اور نہ ہی احرام از جدہ صحیح ہوگا۔

سوال ۱۱۔ میں جدہ میں مقیم ہوں جو مکہ سے ۱۶ فرسخ دور ہے

اگر نماز پڑھنے یا طواف کرنے مکہ پہنچا جاؤں تو میرے لیے کیا حکم ہے۔ یعنی بغیر احرام جاسکتا ہوں اور اگر عمرہ مفردہ انجام دینے کے بعد ۲۰ دن گزر گئے ہوں تو دوبارہ میں بدون احرام مکہ میں داخل ہو سکتا ہوں مثلاً ۲۵ محرم الحرام کو میں عمرہ بجالایا اب ماہ صفر میں کسی کام کے لئے مکہ جانا پڑا آیا ۲۵ صفر کے اندر کسی دن مکہ جانا پڑے تو دوبارہ احرام لازم ہے یا نہیں۔

جواب :- ماہ محرم الحرام ختم ہونے کے بعد اگر چہ یکم ماہ صفر کو دوبارہ جانا چاہیں تو احرام باوہنا لازم ہے بلکہ اگر آخری دن ماہ محرم الحرام کو آپ عمرہ بجالاتے اور دوبارہ یکم ماہ صفر کو مکہ جانا چاہیں تو احرام باوہنا واجب ہے میزان یہ ہے کہ جس ماہ میں عمرہ بجالایا جائے پھر دوسرے ماہ میں جانا پڑے تو دوبارہ احرام لازم ہے۔ چاہے دو عمرہ کے درمیان فاصلہ تین دن کا ہو یا کچھ دنوں کا فاصلہ ہو دوبارہ احرام لازم ہے ہاں اگر یکم ماہ محرم الحرام کو آپ عمرہ بجالاتے اور پھر آخری دن ماہ محرم الحرام کو مکہ جانا پڑے تو اب دوبارہ احرام لازم نہیں ہے۔

سوال :- حکومت سعودی کھلی گاڑی میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دیتی لہذا میں مجبوراً بند گاڑی میں بیٹھ کر عمرہ مفردہ بجالاتا ہوں آیا ایسی صورت میں کفارہ لازم ہے۔

جواب :- ہاں اگر حالت سیر میں آپ بند گاڑی میں سوار ہوتے ہوں تو کفارہ لازم ہے البتہ ہر احرام میں ایک کفارہ کافی ہوگا اگرچہ آپ چند مرتبہ سوار ہوتے ہوں۔

سوال :- اگر عمرہ مفردہ بجالانے کے بعد تین دن سے زیادہ گزر چکے ہوں اور ہم جدہ سے طواف و نماز یا عبادت دیگر کے لیے مکہ چلے گئے تو کیا کفارہ دینا ہوگا۔

جواب :- میزان اس ماہ قمری کا ختم ہو جاتا ہے کہ جس میں عمرہ انجام دیا تھا اگر ختم ماہ محرم کے آخری دن عمرہ انجام دیا اور دوسرے دن یکم صفر کو دوبارہ مکہ چلا جائے اور بغیر احرام کے داخل ہو جائے تو کفارہ دینا لازم ہوگا۔

سوال اگر میں اپنے والدین کو کچھ دعوایہ انجام دیتے ہو
 پاکستان سے جہدہ بالوں تو کیا میرے والدین پر لازم ہے کہ کسی
 مینا سے پرہیز کر احوال عمر و بالغین یا میرے عمل کی نوبت سے خیر
 ہو سکتے ہیں جبکہ جہدہ میں ایک ماہ سے زیادہ قیام پذیر ہوں۔

جواب اگر آپ کو جہدہ میں خیر میں رہیں تو وہ پورا ماہ
 جہدہ میں قیام کریں تو ان پر لازم ہے کہ کسی مینا سے پرہیز کر احوال
 بالغین یا قبل ازین مینا سے نزد احوال بالغین کر آئیں۔

سوال اگر خطائے اولیٰ کہ بنام پریمہ عمرہ مفردہ بجا لایا
 ہوں تو ایسی صورت میں کفارہ دینا واجب ہے یا نہیں۔

جواب اگر آپ خطائے کبیرہ میں مبتلا ہوئے تو مصلحت احوال
 کی طرف سے اتفاقاً تھا اور اس کے حکم کو جانتے تھے۔ اور وہ
 خطائے اولیٰ کفارہ تھی تو ایسی صورت میں کفارہ آپ پر واجب
 ہوگا۔ کیوں کہ چند چیزیں احوال میں ایسی تھیں کہ غفلت کے باوجود

بھی کفارہ لازم ہے جب کہ تفصیل مناسک میں منظور ہے۔

سوال ۴: بندہ چند سال قبل اپنی حج حجتہ الاسلام کو بجالا چکا ہوں اور اس کے یقین سے کہ میرے ارکان حج میں خلل تھا اب یہاں استطاعت رکھتا ہوں آیا دوبارہ اپنے حج کا اعادہ کر سکتا ہوں یا خیر۔

جواب ۴: ہاں آپ حج اور عمرہ تمتع کا اعادہ کر سکتے ہیں بلکہ اگر آپ کو سابقہ اعمال حج کے فساد اور خلل کا علم ہو تو اعادہ لازم ہے اگرچہ دوبارہ استطاعت موجود نہ بھی ہو۔

سوال ۵: میں چوں کہ جدہ میں مقیم ہوں۔ آیا حج تمتع یا حج انسداد انجام دینے کے بدلے مجھے لازم ہے کہ کسی میقات سے احرام باندھو یا محل سکونت سے محرم ہو سکتا ہوں۔

جواب ۵: باہر سے جانیا لے حجاج پر لازم ہے کہ میقات سے احرام باندھیں خواہ عمرہ تمتع ہو یا عمرہ مفردہ لیکن آپ جبکہ جدہ

میں مقیم ہیں تو آپ کے لئے گھر سے احرام باندھ لینا کافی ہے جبکہ آپ کے محل سکونت کا فاصلہ میقات سے بہ نسبت مکہ معظمہ کمتر شمار ہوتا ہے۔ آپ پر لازم نہیں کہ میقات جو آپ کی منزل سے دور ہے۔ وہاں جا کر احرام باندھیں اور حج تمتع کا احرام مکہ معظمہ کی گھسی جبکہ عہد باندھا جاسکتا ہے جبکہ مسجد الحرام سے حرام ہونا بہتر ہے۔ جیسے کہ فاسک میں تفصیل مسطور ہے۔

سوال :- اگر کوئی کسی ملک یا سعودی عرب کے کسی شہر سے جدہ میں عمرہ مفردہ یا کسی اور کام کے لئے آئے اور مقیم جدہ کے ہاں بطور مہمان ٹھہرے اور عمرہ مفردہ انجام دینا چاہے تو کیا وہ احرام باندھنے کے لیے کسی میقات پر جاتے۔ یا میرباہن کے گھر سے حرم ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس کا قیام جدہ میں دس دن سے کمتر ہو یا دس دن سے زیادہ قیام کر چکا ہو دونوں صورتوں میں اس کے لئے کیا حکم ہوگا۔ چوں کہ وہ آپ کا مقلد ہے۔

جواب :- جو شخص جدہ میں ساکن نہیں ہے۔ اگرچہ اس کا

میزبان مقیم جدہ ہو تو ایسے شخص پر واجب و لازم ہے کہ کسی میقات پر جا کر احرام عمرہ باندھیں یا میقات سے قبل کسی جگہ میں بطور نذر احرام عمرہ مفردہ باندھ کر آئے اور اس کا حکم باقی سب لوگوں کی مانند ہے جو میقات سے دور رہتے ہیں۔

سوال :- جو لوگ دوسرے ملکوں سے اگر جدہ میں کام کرتے ہیں وہ عمرہ کے لئے احرام کہاں سے باندھیں۔

جواب :- اگر جدہ انکی منزل محسوب ہو تو درمیان جدہ سے احرام عمرہ باندھیں گے اور اگر ایسا نہ ہو یعنی جدہ ان کا فقط مقرر موقت شمار ہو تو ان کی نماز روزہ مثل اپنے گھر کے ہوگی۔ البتہ احرام عمرہ کے لیے کسی میقات پر جا کر باندھنا لازم ہوگا۔

سوال :- اگر کوئی شخص عمرہ مفردہ انجام دینے کے بعد ۲۹ محرم الحرام کو اسے نیت سے مکہ معظمہ داخل ہو کہ ماہ صفر کا چاند دیکھ کر حدیبیہ یا حبرانہ یا تنخیم یا ازادنی محل سے محرم ہو کر عمرہ مفردہ انجام دے گا کیا اس طرح شرعاً جائز ہے یا نہ۔

جواب :- فرض مستندہ مذکورہ میں جب تک ماہ محرم الحرام ختم نہ ہوا ابو شل ۲۹ محرم الحرام کو دوبارہ بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہو سکتا ہے۔ اور ماہ صفر کے لئے مجدد اذنی الجبل یا حدیبیہ یا تنفیم یا حیرانہ سے عزم ہو کر عمرہ انجام دے سکتا ہے۔

سوال :- مقیم کسے کہتے ہیں۔ جو لوگ غیر مکہ سے ہوں۔ جہدہ میں کام کرتے ہیں آیا کتنے دن قیام کے بعد ان کو مقیم کہا جاسکتا ہے۔

جواب :- چند دن جہدہ میں رہنا کافی نہیں ہے بلکہ اتنا جہدہ میں قیام کریں کہ جہدہ ان کا مقر محسوب ہو سکے تو ان کو قیام روزہ مثل اپنے گھر کا ہوگا۔ البتہ احرام باندھنے کے لئے کسی مہقات پر جانا ہوگا۔ واللہ العالم بالحقاب

(مہر دوست خط)

تازہ تفصیح مناسک حج^{اردو}

مسئلہ ۵۵ سطر ۳۔ دریں صورت اگر وکیل مصارف حج کپڑی سے بطور قرض لے لے تو اس پر حج بجا لانا واجب ہوگا

مسئلہ ۵۵ سطر ۴۔ دریں صورت اس سہم زکوٰۃ کو حج پر خرچ کرنا واجب ہے جبکہ اس میں مصلحت عامہ موجود ہو۔

مسئلہ ۶۲۵ سطر ۱۔ یا کچھ مقدار خرمن حج کی سعی مہول جالستہ یا جدار سعی و قبل از تقصیر زوجہ سے حملہ کر کے برجہ باطلہ بالمحکم۔

مسئلہ ۲۶۹ سطر ۱۔ سایہ ہوائی جہانہ وغیرہ کا ہولہاں چھلانگ یا دیوار یا درخت وغیرہ جو کہ اجسام ثابتہ ہیں ان کے سایہ سے گزرنا کوئی عوج نہیں جیسے کہ بالال کے سایہ کا کوئی عوج نہیں ہے جبکہ سورج بادل میں چھایا ہوا ہو۔

مسئلہ ۲۶۵ سطر ۲۔ توالت کا ٹنا جائز ہے بعد ہر ناخن اتارنے

کا کفارہ مٹھی بھر طعاً دینا ہوگا۔

مسئلہ ۲۸۲ سطر ۱۔ اور اگر درخت کا بعض حصہ کاٹا جائے تو اس
مقطوع حصہ کی قیمت دینا ہوگی۔

مسئلہ ۲۸۳ سطر ۱۔ اس کفارہ کا مصرف فقراء ہیں ہاں فقور اس
خود کھا سکتا ہے۔ جبکہ قیمت ادا کرنے کا خاصاں ہوگا جو کھائیگا۔

مسئلہ ۳۳۵ سطر ۲۔ اور بنا بر احوط لزومی تمام اشواط میں موالات
معتبر ہے یعنی اشواط کے درمیان خاصہ عرفی نہیں ہونا چاہیے۔

مسئلہ ۳۳۶ سطر ۱۔ اور محل ہو جائے تو احوط بلکہ اظہر ہے کہ ایک
کھائے کفارہ میں دنیا لازم ہے پھر سنی بھی کامل کر لے جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے۔

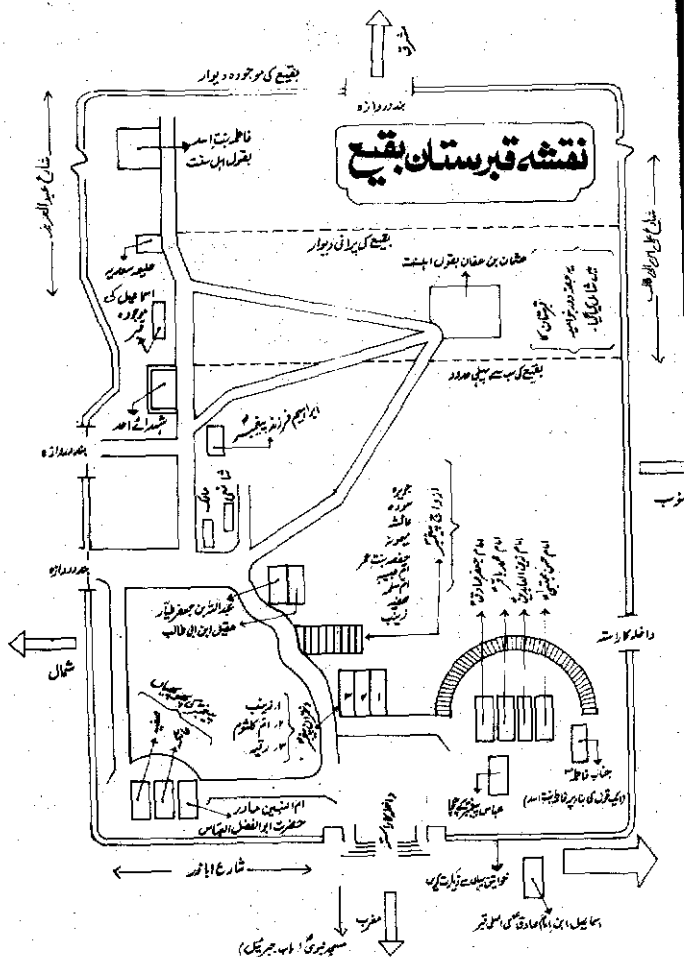
مسئلہ ۳۳۷ سطر ۱۲۔ ہاں اگر عید کی رات منوطہ میں توقف کرے
اور جاہل بال حکم کی وجہ سے قبل از فجر کو ترجیح دے تو حج صحیح ہوگا۔
جبکہ زوال شمس تک واپس جانا ممکن نہ ہو البتہ کفارہ میں ایکہ کرے دینا
ہوگی۔

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۷۴	کیفیتِ احرام	۲	عرضِ مترجم
۸۱	ترکِ احرام	۳	اخبارِ تذکرہ
۸۲	شکارِ بڑی	۴	وجوبِ حج
۸۳	کفارتِ شکار	۶	ضابطہ وجوبِ حج
۸۴	جماع	۳۰	ومت حج
۹۰	تقبیلِ نساء	۴۰	احکامِ نیابت
۹۰	لمسِ عورت	۵۰	حجِ مستحبی
۹۰	عورت کی بدنظر و غاصبہ	۵۱	اقسامِ عمرہ
۹۱	استناء	۵۲	اقسامِ حج
۹۲	عقدِ نکاح	۵۶	حجِ تمتع
۹۳	استعمالِ خوشبو	۶۲	حجِ افراد
۹۴	سلاخ و اباس	۶۴	حجِ قرآن
۹۵	سریرہ لگانا	۶۵	مراتبتِ احرام
۹۶	آئینہ دیکھنا	۶۷	احکامِ میقات

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۰۸	شرائط طواف	۹۷	خفت اہل جہاد پینٹا
۱۱۲	واجبات طواف	۹۸	حبوٹ دست
۱۱۸	طواف سے خارج ہونا	۹۹	جہاں
۱۲۰	طواف میں نقصان	۱۰۰	بدنی جانور مل کر مارنا
۱۲۱	طواف میں زیادتی	۱۰۱	زینت کرنا
۱۲۲	ٹھیک و رد و شروط	۱۰۲	خیل بٹھانا
۱۲۹	نماز طواف	۱۰۳	بدن سے بال زائل کرنا
۱۲۸	وجہ سہی	۱۰۴	مردوں کا سر کو چھپانا
۱۳۰	احکام سہی	۱۰۵	حررت لاجہر کو چھپانا
۱۳۲	سہی میں شک	۱۰۶	مردوں کا زیر سایہ چلنا
۱۳۳	تقصیر	۱۰۷	بدن سے خون نکلنا
۱۳۵	اعزاز حج	۱۰۸	تماخض آنا کرنا
۱۳۶	وقوف عرفات	۱۰۹	امانت نکلنا
۱۴۰	وقوف مزدلفہ	۱۱۰	اسلوساتہ رکھنا
۱۴۲	درک و قریبیں	۱۱۱	شکار و خستہ گوشت جویم
۱۴۴	منیٰ اور اس کے واجبات	۱۱۲	کھانے کا بلور کہاں نہی ہو

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۹۲	مستحبات نماز طواف	۱۴۳	ری جہر عقبہ
۱۹۶	معاذ و مردہ کے دریا کی مستحبات	۱۴۷	منی میں قربانی
۲۰۲	احرام حج کے مستحبات	۱۵۲	مصرف قربانی
۲۰۶	وقوف عرفات کے مستحبات	۱۵۳	حلق یا تقصیر
۲۱۶	مشعر الحرام کے مستحبات	۱۵۵	طواف حج و نماز و سعی
۲۲۱	پتھر مارنے کے مستحبات	۱۵۷	طواف ایسا
۲۲۴	قربانی کے مستحبات	۱۵۹	منی میں سات گزارتا
۲۲۵	مستحبات حلق	۱۶۱	ری جہرات
۲۲۶	مستحبات طواف زیارت	۱۶۳	احکام مصدقہ
۲۲۸	منی کے مستحبات	۱۶۵	حکام محصور
۲۳۰	طواف وداع	۱۶۸	لائل مشرقہ
۲۳۲	دعا کے عرفہ حضرت ام حنین	۱۷۰	مستحبات عروج
۲۷۵	زیارات و دیگر معظّمہ	۱۷۱	مستحبات عمرہ
۲۷۷	زیارت جناب آئمہ	۱۷۶	احرام عمرہ کے مکروہات
۲۷۹	زیارت حضرت ابوطالب	۱۷۷	مستحبات دخول حرم مکہ مندرجہ
۲۸۰	زیارت حضرت عبداللہ بن جعفر	۱۷۸	مستحبات طواف



نَفْسُ رَوْضَةِ رَسُولٍ وَرِيَاضِ الْجَنَّةِ

